

بفضل کرو رب ہمال و گر کریمثال

دیوان جاسم قیاسی کمرست بدینا عدلت نہاد راجہ کشن پرشاد پور دام اقبالہ المسیح

باغ غنشاہ

ED 199

باتھام تمام محمد رفیع الدین فریدی قاضی نوادہ علیہ باہری سید پرینی ملا و دارپیشکار سرکار

در مطبع محبوب القلوب طبع شد

بفضل کرو ربے ہماں و گر گزیناں

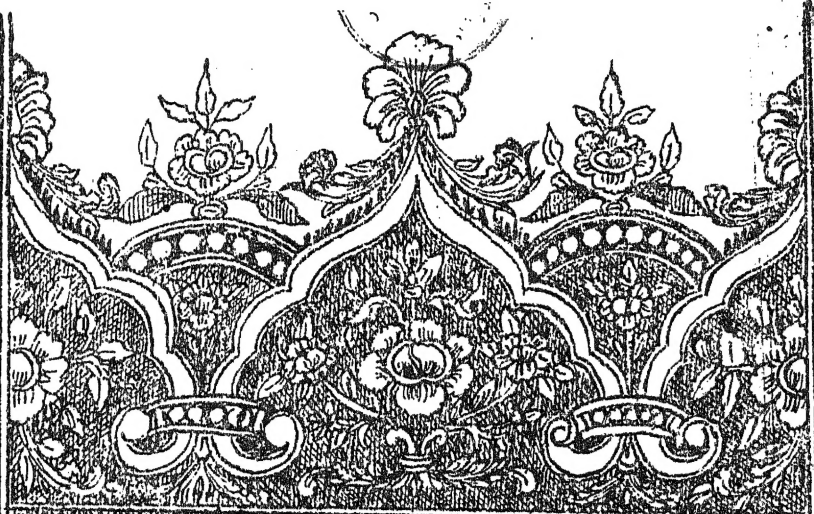
و دیوان جناب سمو قیاب کمرت مینا و مدلت معا و را بر کشتن پر شاد و پیادام آقا دارا طوسی



باہتمام تمام محمد رفیع الدین فریدی قاضی زادہ تعلقہ پانہ پور ضلع پرنسپل محمد ادریس کاسمی

در مطبع محبوب القلوب طبع شد

۲۲۱۲۰
دولت
۲۲۱۲۰



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو جہان فرمان ہے جس ناظر و منظور کا
 چہار ماہ ہے دو جہان میں جلوہ کو نور کا
 میں تو عاشق ہوں اسی معشوق رشک کا
 حضرت موسیٰ کہو کیا تھا یہ جلوہ طور کا
 جب دیا ساقی نے یک جرعه مر انگور کا
 سر پہ بارِ شرع رکھنا کام ہی مزدور کا
 ہرگز اندیشہ نہ کرنا حضرت دل دور کا
 منہ نہ دکھلا اب خداوند اشیعہ بخور کا

میں تو بندہ ہوں اسی یک جہاں مقدور کا
 جان و دلیس ہوں میں قربان اوشش منور کا
 طور پر موسیٰ نے دیکھا جلوہ جس کو نور کا
 نور تھا یا چاند تھا یا ذرہ یا خورشید تھا
 پتے ہی اک لکھون میں سیر او کیفیت ہوئی
 ساقی و صبیہا و ساغر کار رندان ہر دماں
 نحن اقرب کہدیا قرآن میں تفسیر ضامن
 چاندنی راتوں میں وصلِ ہر دوش کا لطف کا

| | |
|--|--|
| جس نے ماتون ہاتھ دل کو لگیا چھینکر ہیں جو مقبول خدا او نکا بیان کیونکر نہ پڑ گئے ہیں خیر سے ناسورین میں میر راگ و ترنہ ہو کر جان تن میں آگہی جب سے قاصدے سنایا ان کے آنیکی خبر | جان و ایمان سے خدا ہوں اور میں منور دیکھ لو حق کس طرح سو ذکر ہی منصو وصل اور اس دلبر کا ہی مرتبم میر ناسور کیون نہ خوش معلوم ہونہمہ مجھ ملندو اور ہی عالم ہوا ہے اس دل بخور کا |
|--|--|

شاد تیری عالم دنیا میں ہو کیونکر نہ

نام ہے محبوب تیرے شاد و ذمہ قدر کا

| | |
|--|---|
| دم و صف محمدین نکل جائے تو اچھا امید شب و روز بھی ہے میر یار ب موسے کو کرم سے ہی بھی آرزو میری گر غور سے دیکھو تو بھی خواہش دل ہے | یہ سن ہی اسی فکر میں گلبائے تو اچھا دل مکر سے شیطان کے سنہل جائے تو اچھا جو آئے بلا مجھ سے وہ گلبائے تو اچھا یکبار دوی دل سے نکلبائے تو اچھا |
|--|---|

ہے دل سے دعا شاد کی نہایت

دم و صف محمدین نکلبائے تو اچھا

| | |
|---|--|
| ہے اب پیش نظر میر سر پا غوث اعظم کا تصور جم گیا آئینہ دل میں میر جب سے | جد ہر دیکھوں نظر آتا ہی جلوہ غوث اعظم کا نظر ہر چیز میں آتا ہی چہرہ غوث اعظم کا |
|---|--|

| | |
|---|--|
| عجیب شان حضرت کی کہین کہہ نہیں سکتا خدا اور مصطفیٰ کی دید اوس کو کیوں نہ وصل خیال روئے والا میں ہوا ہوں محو کچا ایسا خدا کے فضل سے سب اولیا و مین زما نیکی | سراپا نقشہ وحدت ہر نقشہ غوث اعظم کا تصور سے جو دیکھے رو و الا غوث اعظم کا سراپا نیکیا ہے میرا نقشہ غوث اعظم کا اکسی نے ہی نہیں پایا ہر تہ غوث اعظم کا |
|---|--|

تنہا سے زیارت شاد کو دلیکین مدح
دکھا دے یا آملی اوس کو روضہ غوث اعظم کا

| | |
|---|--|
| نکتہ بہم پیر نے مجھے ایسا بتا دیا بوسہ نے تیرے لب کا مجھے یہ مراد دیا مرشد نے جب کہ مجھ کو پیا لہ لہ دیا اعجاز اوس نے پانون کا اپنی دکھا دیا پردہ جو چشم مست سے اپنی اٹھا دیا کچہ عاشقان زلف کی حالت نہ پوچھئے گردن پہ عاشقوں کی ہر آنچر ستم دل جو تہوں کو میں نے دیا کیا بر کیا تاثر کچہ نہ پوچھئے اس سوزہ آہ کی | پا یا خدا کو میں نے خودی کو مٹا دیا ہوٹوں کو میرے قند مکر چکھا دیا خنخا نہ طہور کا راستہ بتا دیا ٹھوکر سے قسّم ساتھ ہی مرد جلا دیا مستانہ یک زما نے کو اوڑھنا دیا ماحق کے درد و رنج میں دل کو پھنسا دیا ایرو جو ناز و غمزہ سے اوسٹھلا دیا بیٹے بیٹائے خاک میں خود کو ملا دیا یک پل میں میری جان و جگر کو جلا دیا |
|---|--|

| | |
|--------------------------------------|---------------------------------------|
| و مدہ کبھی کیا کبھی انکار و صل کا | مجھ کو منہسا دیا کبھی اوس نے رولا دیا |
| مطلب کا مجھ کو کھٹے دیا ایک ہی چرنا | باتوں میں اوس نے بات کو میری بہا دیا |
| صیّا و نے کتر کے پر دن کو بہار میں | بلبل کو استیسان چین سے اڑا دیا |
| یہ بٹے بٹھائے ہنسنے سر زلف یار میں | اوس مرغ دل کو دام بلا میں بٹھا دیا |
| دلبر تو دل کو جان کو ایمان کو لے لیا | بیم ہی تو پوچھے کوئی عاشق کو کیا دیا |
| آہون کا میرے پوچھے صاحب کچھ اثر | مالہ کا گرد ماہ کے حلقہ بنا دیا |
| شوخی ہے غمرہ عشوہ اداہی ہی ناز ہی | سب کچھ تون کے پاس ہی اسد کا دیا |
| لٹا ہے رنج و غم مجھے سرکار عشق سے | اشد نے اچھی جا میری لگی جا دیا |
| جلوہ بھی شکل یار کا آجائے کانظر | اس دل کے آئینہ کو جو تون نے جلا دیا |
| چوسری بازی ہار کے نزدون کو دشمن | اوس نے بکھر کے غفتم سے کچا ملا دیا |
| رنج و غم و مصیبت و درد و الم مجھے | جو کچھ یہ میرے پاس ہے سب آپ کا دیا |

ہی جائے شکر شاد خدا کی جناب میں

بگڑے ہوئے جو باتون کو میرے بنا دیا

دل سے دیکھا تو خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
دیدہ دل سے جو کونین کو دیکھا ہم نے

کفر و ایمان سے جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
ہار کا نور ضیا تھا مجھے معلوم نہ تھا

| | |
|---|---|
| <p>دیر و کعبہ میں نہ دیکھا نہ کلیسا میں تجھے بر سرِ دروازے آیا تھا انا الخجی کہہ کر</p> | <p>دل کے پردہ میں چھپا تھا مجھ کو معلوم تھا میں ہی منصور بنایا تھا مجھے معلوم تھا</p> |
| <p>فضل مرشد سحر یہ معلوم ہوا اب ای شاعر</p> | <p>میں خدا سے نہ جدا تھا مجھ کو معلوم تھا</p> |
| <p>مجھے پیر نے رفرج بنا ہی دیا تیرے آتش عشق نے کام کیا وہ جو بزم میں مے کا تھا جام بہرا غمِ ہجر میں جو بولا نہیں کہہ نہ لبِ لعل سے بوسہ دیا جو مجھے قدم اپنا بصورتِ نقش قدم</p> | <p>میرے دل سے دوسری کو اٹھایا دیا دل و جان و جگر کو بھلا ہی دیا مجھے اوس نے تمام پلا ہی دیا تیرے وصل نے دل سے بھلا ہی دیا مے عشق سے اپنے گہا ہی دیا تیرے کوچہ میں ہم نے جا ہی دیا</p> |
| <p>کیون نہ شاد و ہمیشہ یہ شاد رہے</p> | <p>دل یا رے دل کو ملا ہی دیا</p> |
| <p>تو نے عشق کا جام پلا ہی دیا مجھے پیر نے مست بنا ہی دیا مجھے اپنی خودی سے فنا کر کے</p> | <p>میرے دل سے خودی کو مٹا ہی دیا میرے مار و مٹی کو مٹا ہی دیا اس نے یار کا جلوہ دکھایا ہی دیا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>سوزِ تجسہ سے دل جو جلا ہوتا میرا</p> | <p>آپ وصل نے اوس کو بے جا ہی دیا</p> |
| <p>اپنی ہستی کو شاد و غم و رکب</p> | <p>آپ اپنے کو حق میں ملا ہی دیا</p> |
| <p>بہلا کیجئے یا بُرا کیجئے گا : مین راضی ہوں ہر دم رضا پر تیار شبِ جبر میں آپ سے پیہم دعا ہی غیر ہون کا دل توڑے گا نہ ہرگز خدا نے دیا ہے تمہیں تاجِ شاہی کہوشخ سے شیشہ دل بن بہر کر</p> | <p>دلیکن نہ دل سے جدا کیجئے گا تسنا کیجئے یا گلا کیجئے گا نہ ملنے میں ہرگز دغا کیجئے گا جو جی چاہے پسب کہہ کیا کیجئے گا غیر بیرون کو کبہ فدا کیجئے گا شہرِ ابِ محبت پیا کیجئے گا</p> |
| <p>رہے شاہِ وقایم پہ شاہِ زمانہ</p> | <p>پہ پہ ہر وقت دل سے دعا کیجئے گا</p> |
| <p>بعد مدت ہوا وصال اوس کا تیغِ ابرو سے کر دیا مجروح کی نظر دل کے آئینہ میں جب گرچہ زہری ہے مازِ زلفِ سیاہ</p> | <p>واہ کیا خوب ہے جمالِ اوس کا کیا کہون میں دلا کمالِ اوس کا ہمکو حاصل ہوا وصالِ اوس کا مومبوٹا نہ ہے وبالِ اوس کا</p> |

رہے حسرت ہمیشہ شاہ دکن

شما و کوہے یہی خیال ادس کا

کیا اعتبار زندگی مستعار کا
نرکس سے پوچھو حال میرے انتظار کا
خاک اپنی دھونڈتی ہے تپا شہسوار کا
دودھ و تور و روئے منور ہے پیار کا
پالا ہے گلزار سنے جوڑا یہ پار کا
واپس لوگ رہے آپ کے باعث پیار کا

دم میں خزان دکھاتا ہے عالم حبار کا
اوس گل کی یاد میں یہ کیوں کیوں انگینہ اند
سرکش نہ یہ بگولہ نہیں دشت شوق میں
کھتے ہیں جس کو خلق خدا ماہ چارہ
دہو کا ہے اس کر کا کل مشکین کو دیکھ کر
لیجئے سر آپ بوسہ لب کے خفا نہ ہو

اے شاد و شاد و خرم شادان پرگناؤ

تجھ کو وسیلہ تر ہے پروردگار کا

تو سچ و اہم دل سے جاتا رہے گا
مجھے اور کب تک جلاتا رہے گا
یہ کب تک تو خود کو چھپاتا رہیگا
مراجی نکل تن سے جاتا رہے گا
کہاں تک اسے چھپاتا رہے گا

اگر تو میرے پاس آتا رہیگا
جدا الی کی آتش میں خود جل رہا ہوں
کبھی آ کے مل ہم سے ایجان جانان
اگر تو ٹٹے گا نہ مجھ سے پیارے
یہ درد و محبت کبھی تو کہلے گا بینہ

کبھی تو کرم کر تو اے جان جانان
 پلا کر مجھے بادہ عشق ساقی
 محبت کی آتش بڑھتی رہی گی
 کرے گی اثر کچھ نہ زند و نکو راہ
 کبھی تو منہادے بہن ایفلک تو

کہان تک تو مجھ کو ستا رہے گا
 یہ خصل میں کب تک گہتا رہے گا
 مجھے جس قدر تو جلاتا رہے گا
 نصیحت کہان تک سناتا رہے گا
 یوہن کیا بیشہ رلاتا رہے گا

کرم پر رکھہ اے شاداؤ کی نظر تو
 وہی دادر سر کام آتا رہے گا

رونق افروز اگر وہ متا بان ہوتا
 جوش پر گریم مرادیدہ گریان ہوتا
 رونق بزم جودہ رشک سلیمان ہوتا
 اے بتو تم بین اگر جلوہ ایمان ہوتا
 صحت رخ کو اگر یاد میں کرنا اوس کے
 ہوتا افشا نہ عزیز و نیپہ زلیخا کا جوت
 قاصد دلبرہ رو سے ملا دیتے اگر
 یوسف دل اگر اے رشک لینا چھکتا

میں بھی اوس شوخ پہ سو جان قربان ہوتا
 دیکھتے آپ کہ پہر نوح کا طوفان ہوتا
 میں نہ ہرگز کبھی بلقیس کا خوان ہوتا
 دل و جان سے نجد امین بھی مسلمان ہوتا
 نام میرا اے صنم حافظ قرآن ہوتا
 چاک اگر یوسف مصر کا نہ دامن ہوتا
 مجھ پہ اے حضرت خضر آپکا احسان ہوتا
 چاہ کفان یہ تیرا چاہ زرخدان ہوتا

وحشت دل پہ اگر جوش جنون دکھلاتا
 رخ روشن سے جو وہ ماہ اٹھاتیا نکلا
 گر خط سبز پہ عکس آنکھوں کا اوس کے
 رخ سے آنچل جو اٹھاتا وہ سکند طلع
 بے ثباتی چین دہر کی گریہ آتی
 عشق میں زلف پریشان کچھ نہ رہتا دل
 گوشہ چرخ تنگ سے بجلی گرتی
 مے الفت سے اگر قطرہ مل جاتا
 دولت حسن پہ رہن کا نہ ہوتا پڑتا

پرزے پرزے میرا ہوتا کریمان ہوتا
 شرم سے ابر میں خورشید ہی نہان ہوتا
 پھر وہ کیونکر نہ چراگاہ غزالان ہوتا
 صورت آئینہ خورشید ہی حیران ہوتا
 مثل سنبل ورق گل بھی پریشان ہوتا
 عمر بھر کے لئے کاش اپنا پتہ نہان ہوتا
 وہ اگر غنچہ دہن باغین خندان ہوتا
 غیرت چشمہ لب چشمہ جوان ہوتا
 زندگی خال جو زخیر تیرے دربان ہوتا

ہر گل و رنگ میں جلوہ اوس کا ایسا

راز افشا ہی نہوتا جو وہ پنہان ہوتا

کیا خوب لطف جو ہر موسم شب بکا
 ساقی دے ہر کے ایک پیالہ شراب کا
 ان کو شب صاف بیانیہ خواب کا
 مد نظر میں ہے رخ پر نور مصطفیٰ

دلیر ہو برین ماہہ میں ساغر شراب کا
 فصل بہار میں ہی یہ موسم شب بکا
 عالم ہے میرے دلمین لیلیٰ چرتا بکا
 ہر روز سامنا ہے خدا کی کتاب کا

حسرت بھی ہر فراق بھی ہر انتظار بھی
 پشت پناہ جس کے رسول امین رہیں
 سیاب کی طرح بنیں اوس کو کہیں قرار
 ساقی دے جام محرمہ ہر کوئی نگار خلد
 کہہا ہے باغبان نے پرخیز لب زار
 نام علی ہو روزبان جس کے رات دن
 اس وقت کوئی غیر نہیں ہر شب وصال
 وہ ولولہ نہیں وہ طبیعت نہیں رہی

احوال کیا کہوں دل پر اضطراب کا
 کیا خوف اوس کو گور کے پنج و عذاب کا
 خانہ خراب ہو دل خانہ خراب کا
 فروس بن حلال ہے پینا شراب کا
 محکمے عیوض چین میں کٹورہ کلاب کا
 پھر خوف اوس کو کچھ نہیں روز حساب کا
 باقی کہاں ہر وصل میں موقع حجاب کا
 پیری میں یاد آیا ہے عالم شباب کا

اے شاد و دو جہان میں فضل کرم

مجھ کو وسیلہ بس ہر سال تاب کا

عشق نے جب دل میں گہر پیدا کیا
 عشق نے حیدم اثر پیدا کیا
 یا نبی حق نے شفاعت کیلئے
 لوح دل سے جب سحر ف دوئی
 کہو دیاسب عشق میں ناموس ننگ

درد نے اپنا اثر پیدا کیا
 درد ادھر تھا سوا دھر پیدا کیا
 آپ کو خیر البشر پیدا کیا
 دل نے یکمائی میں گہر پیدا کیا
 جس کو میں تہ عمر بہر پیدا کیا

| | |
|----------------------------|-----------------------------|
| وہ سوال وصل پر اوٹھ کر چلے | ربخ ناحق چہیڑ کر پید اکیا |
| آتش فرقت ہی کیسی اگ ہے | داغ دل سوز جگڑ پید اکیا |
| آرزوئین دل کی بر آنے لگیں | اب دے جانے کچھ اثر پید اکیا |

بیٹے بیٹلا تو دوسرے دل دیکھو تیار
ہم نے عشق فتنہ گر پید اکیا

| | |
|--|--------------------------------------|
| ہو گیا کس لئے مشتاق زمانہ تیرا | سہل کیا خلق نے سمجھا نظر آنا تیرا |
| مجھ کو ہستی ہی میں دشوار تھا پانا تیرا | مٹ گیا میں تو ملا مجھ کو ٹھکانا تیرا |
| نجد اشقیقتہ ہر سارا زمانہ تیرا | موجب فخر ہوا دہر میں آنا تیرا |
| اے میرے ختمِ رسلِ رتبہ والا زہنا | بجز اللہ کے کسی نے بھی نہ جانا تیرا |
| شافعِ روزِ جزا ساقیِ حوضِ کوثر | خیر مقدم یہ جہان میں ہوا آنا تیرا |
| ہو گیا تصنیفِ بخشش امتِ رب | کیا مبارک ہوا معراج کو جانا تیرا |
| نیرے باعثِ سر کیا ارض و سما کو پیدا | ہو گیا حق کو جو منظور دکھانا تیرا |
| چشمِ خلقت سر گرا دہر میں مردود ہوا | جس کسی نے نجد کہنا نہ مانا تیرا |
| جب کیا خود کو قذات میں تیری ہم لئے | تب کہیں ہم کو ملایا رہنما تیرا |
| کیا تجھے یاد ہوا بجان و ہنگامِ حاصل | منتین کرنا میرا نہ کہ کوچھپانا تیرا |

سر کو پھر خرم پھر نسیم پھر نسیم و رضا کو دنگو
 پیش قدمی کے لئے مین ہی نکل آؤنگا
 دوست دشمن پہ نظر رہی ہے یکساں تیرا
 سخن اقرار کا کہلا راز توجیب جاگئے
 جان بیکر و زجنون تن سے نکلی انگلی
 لعل خوشترنگ کو کر دیتا ہر گویا بد رنگ
 اے موزن وہ میرے پہلو اٹھا گیا
 تو سلامت رہی اے جذبہ عشق دلبر
 کیا مجھے یاد نہیں ادب کا فردہ دن
 تیرے مرقان کے لگا شوق سے دلبر میر
 جستجو تیرے پہ کیا غبث دروہم
 فضل اوس کا ہے تو پہر کچھ ہی ہو گا ایدل
 کام یہ تجھ کو سزاوار ہے ای بندہ نواز
 صدوی سال سلامت رہو اٹھ دن
 ہے دعا شاد کی دل ہی ہے ہرقت دمام

پہلے ہم دیکھ تولین تیغ لگاتا تیرا
 گر ٹہر جائے میرے گور پہ آنا تیرا
 کیون نہ بیگانہ ہی ہو یا بیگانہ تیرا
 کہ ہر شہ رگ سے ہی نزدیک کا تیرا
 دیکھ اچھا نہیں ہر روز ستانا تیرا
 لب پہ کیسا ہی یہ مستی کا جانا تیرا
 دیکھ اچھا نہیں یہ شور مچانا تیرا
 جا بجا دہرین رہتا ہر فسانہ تیرا
 قتل عشاق پہ بیڑے کا اوٹھنا تیرا
 ہے بھی ترک ستمگار نشانا تیرا
 تھا میرے دل ہی میں ایسا بھانا تیرا
 دشمن جان ہوا اگر سارا زمانہ تیرا
 جرم کرنا میرا اور ناز اوٹھنا تیرا
 عدل و انصاف میں بکنا ہر زمانہ تیرا
 رہے تاحشر شہا جشن شہنا تیرا

نظر لطف کشادہ ہو جو آتشا بہان
شاو کیا بلکہ شاخوان ہے زمانہ تیرا

حضرت احمد مختار کرم اللہ وجہہ

بجدا خلد برین ہو گا تمہارا تیرا

دل دیکھ جس گھڑی سرین عاشق تیرا ہوا
اے عالم آشنا جو تیرا آشنا ہوا
دیر کا عشق میں جو تیرا آشنا ہوا
سو دازلف یار میں جو مبتلا ہوا
اوس بحر حسن جو کوئی آشنا ہوا
دل مبتلا الفت زلف رسا ہوا
وہ بحر حسن جب ہوا مجھ کے کنارہ کش
عاشق کے قتل ہو نیس نادام ہو کس کس
سیری نظر ہو چپ کے کہان آجائیں
آینکا مجھ سے وعدہ کیا تھا جو آپ نے
بوسہ جو میں مانگا تو ہنچلا کر یوں کہا

خویش و یگانہ دوست سب جدا ہوا
غرق محیط وحدت کثرت نہا ہوا
گو یا سوار کشتی بحر فنا ہوا
قید خودی سے چھوٹ کر نیند بلا ہوا
ہر دم غریق و رطہ بحر فنا ہوا
بیشمار بیٹا سے قیدی دام بلا ہوا
ہر آشنا مزاج ہی نا آشنا ہوا
اجہا ہوا برا ہوا جو کچھ ہوا ہوا
سایہ کی طرح ساتھ ہی یہ دل لگا ہوا
آئے کبھی نہ آپ نہ وعدہ وفا ہوا
بنواؤ منہ کو آپ کا یہ حوصلہ ہوا

فقر و فقا کار نہ کہوں کیا میں مجھ کو شاہ

بیٹا خود کو جس نے وہ بیشک خدا ہوا

عدو اپنا تجھ کو مقرر بنا یا
میرے عشق نے حور پیکر بنا یا
تجھے حق نے رشک صنوبر بنا یا
یہ کس کے لئے تو نے محض بنا یا
کہ انسان کے پتلے کو کیوں کر بنا یا
سیری خاک کا اس نے ساغر بنا یا
تیرے عشق نے جھکوا غرنا یا
محبت نے آخر کو مضطرب بنا یا

جفا و ن کو بہر گم کر بنا یا
تیرا کون تھا بیشتر اس سے عاشق
مین دون سرو طو کشت پیسہ کیونکر
کیا دعو خون کسی نے ہی تجھ سے
طلسمات قدرت میں حیران ہوں یا پ
عمایت جو پیر مغان کی ہے مجھ پر
ہوا سو کھ کر تیری فرقت میں کاشا
ہمیشہ سے پخلے رہے حضرت دل

غزل شاد و ز اوس کو جہدم سنائی

رقیبوں نے منہ خشک جل کر بنا یا

آکے پیکان ٹھہرتا ہے دلیں جہدم کا
پوچھتے ہو حال کیا اس عاشق دلیگر کا
کب مٹو لکھا کسی سے خانہ تقدیر کا
رنگ نیلا ہو رہا ہے جو ہر شمشیر کا

دُر کے اوڑ جاتا ہو شبنم خوش دم پھیر کا
فرقت و رنج و الم سے دل ہر مضطرب کا
مست اے محنت بے راز دل ہی بین ہم
آئینہ میں سرمہ لگا آئینہ وہ بقیل

| | |
|--|--|
| اندون ہو کیون نہ تہنڈی گروٹی بازار جب اے وحشت ہوا ہون مبتلا دایم آسمانوں پر میری آہ رسا کا ہے عبور نے فقط دید و حرم میں اس جلوہ کی ہجوم خون رلوتا ہر مجھ کو حسرت پابوں میں ہوں شہ ملک کن کی آستان بوی پہ شہ | غیرت یوسف ہر یک نقشہ تیر تصویر کا منع دل شیدا بنا ہر حلقہ زنجیر کا عرش پر چند اجڑا ہوا نالہ شگیر کا سب خدایٰ میں شہرہ اس بت پیر کا طایر رنگ حنا ہی پر بنا ہر تیر کا میں نہیں خوان ہوں ہرگز منہ جگر کا |
|--|--|

ہیں تیر حامی محمد شاہ گہرا ہا کیوں

آج کل ہر اوج پر تیر تیری تقدیر کا

| | |
|--|---|
| دل میں جب عشق خدا پیدا ہوا غیر کی ابا اس میں گنجائش کہاں ہوش عارض دیکھ کر اوڑنے لگے بوسہ لعل لب جان بخش سے کیا پچھن سودا زلف یار سے آفت اس بت کو تصور کا اثر ذات میں اوس کے ہوا حیدم فنا | سوز حب مصطفیٰ پیدا ہوا دل میں عشق دلربا پیدا ہوا پیر غشی کا عارض پیدا ہوا آب حیوان کا مزا پیدا ہوا دل میں عشق اثر دہا پیدا ہوا دل میں اور یک مہ تھا پیدا ہوا میں ہوا پنہاں خدا پیدا ہوا |
|--|---|

جب تصدق یار کے سر پر ہوا

چند ہی بن کر سہا پیدا ہوا

خاک میں بل کر کیا حاصل نشان

جب سائین نقش پا پیدا ہوا

کفر کو چوڑا رہ اسلام لی

جب سے عشق مصطفیٰ پیدا ہوا

شاد و کعبہ سے مدینہ جائیں گے

عشق احمد رہنما پیدا ہوا

غزل و رباعیت و مدح عارف اللہ رہبر راہ یقین حامی دین

متین شاہ محمود میان صاحب دام کرامتہ

آج کی شب وہ حبیب شاہ دین پیدا ہوا

بندہ مقبول رب العالمین پیدا ہوا

جسپہ آئینہ ہے حیران وہ حسین پیدا ہوا

رشتک یوسف ماہ طلعت بہرین پیدا ہوا

واقف اسرار ارباب یقین پیدا ہوا

آج محمود دود عالم قطب دین پیدا ہوا

ہو سبار کستم کو ایوان بنگان بزم خاں

آج خاصان خدا کا ہشتین پیدا ہوا

ساکنین عرش کھتے بن نہایت فخر سے

آج کی شب صاحب عرش برین پیدا ہوا

خانہ دل کیون نہو آباد میرا دوستو

اس مکان کا وہ مکیں دلشیں پیدا ہوا

ہو گی سارا جہان انکا منخر او طبع

جب وہ محمود زمان قطب بن پیدا ہوا

طالبان راہ مولیٰ کو شاد و پیہ خبر

آج کی شب رہبر راہ یقین پیدا ہوا

| | |
|---|--|
| <p>وہ حسینِ جهان کا نازنین پیدا ہوا جب کہ دنیا میں وہ شاہِ سلیم پیدا ہوا</p> | <p>نازنینِ جهان کو جس عجز و ارزو دنیا کافر و ملحد جوتے سارے مسلمان ہو گئے</p> |
| <p>خوفِ عصیان نڈر آیشا و بخشا تیری بخشش کیلئے وہ شادین پیدا ہوا</p> | |
| <p>دیکھئے آتا ہے کیا اپنی قدر کا جواب کوئی پیغمبر نہیں ایسے پیمبر کا جواب کوئی کب دنیا میں ہوگا ایسے دلبر کا جواب گم کیا ہے ایک فریضے تگر کا جواب</p> | <p>دل بہہ کہتا ہوں آج دلبر کا جواب آیتِ لولاک لایا رب جسکی شان میں حسن میں دلبر مراد ہر مہر و مہ سے بیشتر میں کراؤ کا تبین سے نامہ لونگا خیر میں</p> |
| <p>غورِ عظم کا وسیلہ تجھ کو ہر عشرین شاد کس کا کیا مقدور پوچھ تیرے قدر کا جواب</p> | |
| <p>آپ سے ہمو کھئے کیا مطلب برے آ تو یہ سب میرا مطلب بس بھی دل سے ہر میرا مطلب پھر کوننگا یہ سب کھلا مطلب یہی ہر دم ہے دعا مطلب</p> | <p>ہم سے تم نے نہ کچھ کہا مطلب یا اچھی طغیئل مولے سے شاہِ ملک دکن رہیں آباد ایک دن بریں آ تو اسے دلبر رکھ سلامت خدا میرے جد کو</p> |

رازِ دوا کا بیان کردن میں کیا
شاد و کوبس طفیل حضرت سے
کو چہ یارِ مین جو جا پہونچا

جاننا ہے میرا خدا مطلب
سخنِ اقربِ کامل گیا مطلب
ابتدا ہوتا تھا مطلب

من عرف من عرف
دبسم بکمانا انا مطلب

بخت جا گئے آگیا میرا سفرِ آفتاب
صبح کو نکلا تھا گرچہ کرو فرے آفتاب
آسمان پر گر گرے برق نگاہِ تدیار
اپنی رخ سی گر نقابِ اولیوہ مہراہِ ش
طرہ الماس ان کے سر پہ جیبا منظر
دیکھتا ہر شک جب دوتیری تصویر کو

جلوہ گر ہے رختِ دیوارِ آفتاب
ہو گیا ہے ہنرِ فعل اس عشقِ گرِ آفتاب
ابرین رہا چھپ کر اوسم دورِ آفتاب
گر پڑے بتیاب ہو کر چرخِ پری آفتاب
ہو گیا دہو کا کہ چھ نکلا ہی سر آفتاب
نور برساتا ہی اپنے چشم تر سے آفتاب

بیت شاہ دکن کا شاد و شہرہ ہوا آج
کیون نہ نکھر کا پتا جیبِ سحر سے آفتاب

مے دساقی و گلفزارِ عجیب ہے
چشمِ مخمورِ قامتِ اوس کل کا

آج ہے موسمِ بھارِ عجیب ہے
زرگس و سدر جو کبارِ عجیب ہے

| | |
|--|---|
| <p>ہے یہ ولد ارطاردار عجب دیکھو گلشن میں ہے بہار عجب من عرف کا ہو اہل عجب میں ہوں دنیا میں میگسار عجب گویا چہتا ہے دل میں خار عجب ہی جہان میں یہ شہر یار عجب</p> | <p>چشم بد و رطافہ حسن و جمال کرتے ہیں شور بلبل و قمری بس تیرے دل کو فضل مرشد صاف خالی کئے ہیں حشم خار نے اوس کے مرگان کی ہر کٹنگ شہروز وصف محبوب شاہ کیسے کیجئے</p> |
| | <p>شاہ تمکین کی استعانت سے ہیں رستم شعر ابدار عجب</p> |
| <p>شع پر پروانہ سا بنکر جو اعنید روے گل گلشن میں اگر دیکھ جا عید ہر طرف سی تھی انا گل کی صد اعنید نالہ زن گلشن میں ہم بھی جا عید ہے الایا ایہا الساقی ند اعنید</p> | <p>اس کی محفل میں نہ کیا خط اشاعید مانہ ہو کون کے خزان پر آخر دیدار کو گل کی صورت دیکھ کر محو حقیقت ہو گئی وہ تو بے خود ہو گئے اوس لالہ کو دیکھ کر پہرچین میں جہوتی مستانہ آئی ہی بہا</p> |
| <p>ہوں مدام آشا و شادان خوش و کن ہر گلستان میں بھی ہر دم دعا عید</p> | |

| | |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| بارغم فراق ہو کر ٹونپہ جان ہوا اب | مجھ میں بستم ادھیا نیکی طافت کہاں اب |
| چھوٹے غمایتوں کا کرین کیسے اعتماد | قاتل سے غیر قتل بھلا کیا گمان اب |
| کرتے ہو وعدہ وصل کا لکین فنا نہیں | یہ انتظار ہی اجل ناگہان ہوا اب |
| روئے صدم پہ برق شامی کا کہیں چنا | گویا کہ شمس اس شفق میں نہاں اب |
| فکر دہی مٹا کے تو اب چشم دل تو کھل | جلوہ خدا کا ہر گز پوین عیان اب |
| ہنستی ہوس کے آپ ہمارا یہ حال غم | آہ و فغان سو کام ہیں اسیان ہوا اب |

قایم شدہ دکن رہیں آگیا دتا اید

خلق خدا کو جس کے امن امان اب

| | |
|------------------------------|----------------------------|
| کچھ بھلا منہ سے تو فرمائے آپ | اس قدر ہم سے تہ شرمائے آپ |
| آتے ہیں تو ابھی آجائے آپ | یا نہیں تو بہین بلو اسے آپ |
| عشق میں ہم میں ازل سے شیدا | طعن اب ہم پہ نہ فرمائے آپ |
| ایک بوسہ کے لئے اتنا غضب | رحم پر کچھ بھی تو آجائے آپ |
| غیر پر اتنی عنایت ہے تمہیں | ہم پر اس طور نہ گرامائے آپ |
| ایک بوسہ کے لئے اے میر جان | اس قدر ہکو نہ ترسائے آپ |
| چہرہ پر آپ کے وحشت ہے نمود | اپنے دل کو ذرا بھلائے آپ |

| | |
|--|--|
| <p>اُف تلک بھی نہ زبان سے نکلے عاشقوں سے بنیں پہنچے گا ضرر مانگایک بوسہ جو مینے تو کھا ہوتے ہو دیکھتے ہی چین بہ چین رہے قائم شدہ والا یارب</p> | <p>گر میرے پر سے ہی اڑو آج آپ دل میں اپنے تو نہ گہرا آپ دیکھو منہ کی نہ کہیں کہا آپ اس قدر ہم سے نہ کروا آپ پہہ دعا شیخ جی فرمائے آپ</p> |
| | <p>نشا و اگر چھتے ہو قربت ان نخن اقرب کو بیان پائے آپ</p> |
| <p>رہنا ہر روز شب مجھ اریں خیال دوست مسجد سے کچھ غرض نہ کلیسا سے کام قرآن سے کام ہے مجھ مطلب سے</p> | <p>یارب نصیب ہو مجھ ہر دم وصال دوست آنکھوں میں جلوہ گری ہمارے جمال دوست ہر کان میں ہر اہوا میرے مقال دوست</p> |
| | <p>کامل ہوئی نگاہ ہر شد کی شاد پر فی الفور دل میں بس ہی گیا ہر حال دوست</p> |
| <p>بادۂ الفت سے تیر ہیں سہی سہ شادست چشم اوس بت کو جو دیکھو ہر گھر سب یکبار جب کیا دعویٰ انا الحق کا ہو عاشقین</p> | <p>شیخ نست و زردست و کافرو دیندار دوست صاحب بیج مست و صاحب زنا مست ہو گیا منصور بخود ہو کے فوق دار مست</p> |

| | |
|--|------------------------------------|
| راہ ہا پر زہد و تقویٰ میں پڑھو کہ اکبرین | ہم تو اپنے یار کے ہن دید میں سرشار |
| عکس تیرے رنگین کا پڑا جب ہو | نخ مست و برگ مست و غنچہ و گلزار |
| بادہ گلگون سر کب ہوتا ہے زند و نکو سر | وہ بلا ساقی سے وعدت کہ ہون یکبار |

غیر کی ہستی سر ہر کچھ غرض ہر گز نہیں
شاد او اس کے عشق میں جا دو اہر بار

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| رد ہا ہے مجھ سے وہ بت غنچہ دہن عیش | مجھ پہ خفا ہے وہ سیر گل پیر ہن عیش |
| ہر عندلیب فکر ہوا ہے چمن عیش | اندوہ و رنج و یاس و غم گلبدن عیش |
| حمد خدا و نعت رسول کریم کا | کیا کر سکین بیان لپٹ کام و دہن عیش |
| میں نے تو دوستوں کی کیا | دشمن میرے بے خبر ہیں یہ اہل وطن عیش |
| پہنکوا دو یون ہی عاشق کیس کی نفس کو | ہے خواہش و تجسس گورو کفن عیش |
| تا کہ امید زلیست کہ مرا ہے ایک دن | ہو گی مجھ سے سب موافقت روح و تن عیش |
| یک دن بہار باغ جہان بستان کو مائتہ | ہے آہ و زاری دل مرغ چمن عیش |
| شیرین کا تجھ سے وصل تو آخر نہوسکا | محنت یہ تیری ساری گئی کوہ کن عیش |
| سجدہ جو بت کو کرتا ہے ہرگز رو نہیں | کیون پہوڑ تا ہے سر کو تو ابرہن عیش |
| جامہ درمی نہ خلعت سر کار عشق ہے | ایدل نہ جاک ہو مجھ تیرے پیر ہن عیش |

نادان و بیوقوف سمجھ کر تو او کو شہ

جو لوگ کتھے ہیں کہ ہر فکر سخن عبث

آفتاب آیا ہمارے گہر میں آج

یار آیا ہے خوشی سے بر میں آج

جلوہ ادس کا چھا گیا ہے چو طرف

گم ہوا ہے نامہ ادس کا یا نصیب

مل گیا ہے یار بھی اغیار میں

جس طرف دیکھو ادس کا ہر ظہور

لطف و ساقی نے اک مدت کو کبھ

طرز مقیش ان کو سر پہ ہے

کون سے دل بر کا آیا ہے خیال

نور پہیلا جس سارے گہر میں آج

کیون نہ جلسہ ہو ہمارے گہر میں آج

ہے تجلی دیکھو کیا اختر میں آج

دہنڈتا ہوں صبح سے دقیر میں آج

شور و زخمی ہاں اس قدر لشکر میں آج

اوس کا ہی جلوہ ہو بحر و بر میں آج

بادہ رنگین بہرا ساغور میں آج

جانا میں نکلا ہے سوچ پہر میں آج

جان و دل میں میرے چکر میں آج

وصل کی شادی ہو دل میں شاد و کر

شادیاں بے بحر ہے میں گہر میں آج

مگر افسوس کہ چھوڑا جگایا دم صبح

جو وہ زندہ ہی رہے گا تو ہر تادم صبح

میرے گھر کو جو وہ آیا ہی تو آیا دم صبح

لے خبر جلد کہ بیمار کی حالت ہر بری

ہوش آتا بھی تو آتا ہے بوقت آخر
شب فرقت میں تیری یاد میں ایسا رونا
کس بلا کی تیری وعدہ خلافی آیا
جام گاہتہ مراد کس جو یہاں میں شب وصل
اس کو جانا تھا کسی حال جو اپنے گھر کو
میرنا لون نے عجب ہوم مجاہی شب سحر

آنکھیں بھی ہوئیں سو تو کی تو وادہ صبح
سوجھن گہرین ہوا شک کا دریا دم صبح
نتظر آئینکا بیٹھا میں رہا تا دم صبح
رات نہ نشہ کا عالم تھا دو بالاد دم صبح
بد مزاجی کا کیا اوس نے یہاں دم صبح
سارے عالم میں بڑا ایک تہہ بالاد دم صبح

مغتم جان اس عیش و روزہ کو شاد
پہر تو ہی نہ تو ساقی نہ تو مینا دم صبح

ہر میر اسور جگ شمع شبستان کی طرح
بار موتی کا دیا اوس نے جو اپنا غیر کو
داغ ایسے کہا ہم نے لالہ کے عشقین
جس طرف دیکھوں نظر آتی ہر صورت آپکی
تبع کو جلا دے پیدا ہوا شوق مصال
ایک بھی امید اس پر نہ آئی داحیف
جب سو دشام ہجران کا اثر پیدا ہوا

داغ دل روشن ہوں کیونکر چرانا کی طرح
رات دن رویا کی میں ابر نیسان کی طرح
ہو گیا گلزار سینہ بھی گلستان کی طرح
محو حیرت ہو گیا ہوں میں ہی میرا کی طرح
وہ لپٹ رہیں گل سے میرے قریب کی طرح
آرزو میں رہیں سب ان میں ہمارا کی طرح
ہو گئی خاطر پریشان زلف جانا کی طرح

دیکھتا ہوں رو جان کوین قرانکلیط
مین ہی جلتا رہ گیا شمع شبست نکلیط
اشک آفت دُمار ہرین موج طوفانکلیط

سجف رخ کی تلاوت کر رہا ہوں رائد
اس کی محفل میں ہزاروں آؤراٹھکل
ایک آنسو ہی نہیں تھمتا آہی خبر ہو

اج پر ایشا و تیرا نیر اقبال ہے
کیون نہ چمکیگا بدلا ہر خوشا نکلیط

معنی قران ہے سب گفتار شیخ
حضرت دل گرم ہزار شیخ
جب میسر ہو گیا دیدار شیخ
ہر نفس میرا بنا ہے تار شیخ
اج پر ہے رتبہ رفقا رشیخ
بن گیا ہوں صورت دیوار شیخ

خاص بن اسرار حق اسرار شیخ
عاقبت کا کچھ تو سو دا سیکھئے
صورت حق کی حقیقت کہل گئی
دل کی دل کو کیون نہیں ہوتی خبر
کیون نہ پل میں لا مکان بر ہو گذر
ہے تصور جب سر دل میں شیخ کا

زادہ دن کو چاہتے خلد برین
شاو کو بس سایہ دیوار شیخ

دو عالم بنا میح خوان محمد
خدا کا مکان ہے مکان محمد

ہے شان آکھی جو شان محمد
بھی کہتے ہیں عاشقان محمد

ہماری زبان کو کہاں ہر پہ قدرت
 بھی دل کی خواہش بھی آرزو
 کسی کی ہوئی ہر نہ ہوگی کسی کی
 حقیقت کے آنکھوں سے دیکھا تو سمجھا
 وہ مرد وہ ہیں اور دشمن خدا کے
 وہ سبطین پاک وہ خاتون جنت
 وہی بخشے جائیں گے روز قیامت
 نہ جنت کی شادی نہ دوزخ کا عذاب

کرین ہم جو ہر دم بیباک
 مرا سہ ہوا اور آستان محمدؐ
 ہوئی جس طرح غوث شان محمدؐ
 سے عرش علی آستان محمدؐ
 جہان میں جو ہیں دشمنان محمدؐ
 حقیقت میں ہیں جسم جان محمدؐ
 رہیں گے جو زیر نشان محمدؐ
 یہ سب خوف ہیں عاشقان محمدؐ

شفاعت تیری شہاد کیونکر نہ ہوگی

کہ دل ہے تو مدح خوان محمدؐ

قافل کو جس گہڑی ہو امیر اگلو پسند
 کرتا ہے غیرت کو جو اپنی زمین تو پسند
 آیا جو میری آنکھ کو وہ خبر بد پسند
 پیار عشق طالب درمان درد ہو
 بیل ہے تیری ناز و ادا پر ہم دل ہل

جگر نے کہا یا ہر مجھ سے ملے پسند
 ہو کس طرح عیار کو تری پہنچ پسند
 دل نے کہا پکار کر مجھ کو تیرے پسند
 عاشق کو وصل یار کی ہر آرزو پسند
 کیونکر نہ عند لب کو ہونگے پسند

عشق صنم میں روز چکا تا ہون خم کی خم
 ہنگام قتل سجدہ شکرانہ کے لئے
 جنت کا وصف کوئی صنم چھوڑ کر نہ کر
 مجنون میں یا دلی محل نشین میں ہم
 جب تک خودی تھی مجھ میں تو میں خود پسند تھا

ساقی وہ مست ہوں کہ سرجام پسند
 کرتا ہوں آب تن کو بہر وضو پسند
 واعط تیری ہنیں بہنہ مجھے گفتگو پسند
 تانہ کو کاروان کی ہے جستجو پسند
 یدنا خودیکو میں نے جب آیا تو پسند

غیروں نے شاور ربط برنایا اندون
 کیونکہ مزاج یار تہو بہر عدد پسند

گردن میں ہر شستہ دار تعویذ
 ہے نقش لکھا ہوا یہ حب کا
 چوٹی کے لٹک رہا ہے لٹ میں
 بو بکر ز علی محمد عثمان
 ہوتی ہنیں زلف کی بلادور
 پی لین پے بول دل تو بس
 کیوں اس سے نہ چشم بد کو رو کر
 بیڑجائے ہماری قوت دل

ہے اس کے گلے کا مار تعویذ
 لٹ میں ہنیں نقش دار تعویذ
 یا گنج پہ ہے یہ مار تعویذ
 میرے میں یہ چار یار تعویذ
 باندھیں وہ اگر سزار تعویذ
 دھو کر وہ میرا مزار تعویذ
 ہے رخ کے لئے حصار تعویذ
 باندھے جو وہ ذی وقار تعویذ

کیونکہ نہ کروں میں رشک اس شاد

اس بت سے ہے ہمکنار تعویذ

ہو اوج عشق میں مبتلا درو جگر

تڑپ تڑپ کے بعد اضطراب و تابی

چپاے سر کہیں چستی ہو رشک سخن

تڑپ کے جان جو کھلی ہو اوجی ثابت

رضا جو تیری ہو جان میں سپہ ہم راضی

ہوئی نہ جیف کسی سے دوا درو جگر

تمام رات کہا دل نے ما درو جگر

الٹی کوی کہاں تک چپا درو جگر

کہ جان کہوتا ہو بس انتہا درو جگر

ہر اختیار ترا جو بڑھائے درو جگر

لڑائی آنکھ تھی کس فتنہ گرو کہ شاد

جو ہو گیا نہچ بیٹھے بیٹھائے درو جگر

عدو کو چشم میں کہشکاخس کو جہان ہو کر

رہی ہو عالم اجسام میں جان جہان ہو کر

حوادث کی کچالے سینہ پرواغ کو یارب

بروز حشر اویٹ تیر دیوانوں کی وحشت

چڑھایا خاکسار سخی عروج اوج پر چمکو

میر گھڑاتے آلودہ رقیبوں کو چکر گھر کو

کیا کار تو نامی ہم نے ناتوان ہو کر

کہ ہر آئے جناب شاد صبا ہم کہا ہو کر

چمن پھولا پہلا جائے تاراج خزان ہو کر

اڑیگا دامن صحرا عشیرہ چیمان ہو کر

رہا آنکھوں میں گردوں کے غبار کاروا ہو کر

گئی تجاوری میری نصیب دشمنان ہو کر

| | |
|---|---|
| <p>ہنگامایار کا ہر جاہ لیکن مل نہیں سکتا حرم کو پھر نکل کر چاہتا ہو سو تجا نہ لگے ہو گالیان دینے جو ٹھٹھی ٹھٹھی باتوں میں میری طرزِ محبت کو عداوت غیر کھڑے ہیں افساران کے مڑگان کے زینوں کے جو ہونے ہیں</p> | <p>مکان بھی ہو گیا نظروں غائب مکان ہو کر مرید مع بنے ہوش کیوں پیرِ مغان ہو کر یہ کیسی بد کلامی امیان شیرین زبان ہو کر کھین بگڑے نہ وہ اپنی گمان میں بد کیا ہو کر جگر میں عاشقوں کے چب رہیں چہاں ہو کر</p> |
|---|---|

خود کو کم نہ کہو یا جب ہو احوالِ مصال د کا
 نشان یار پایا شاد و ز جب نشان ہو کر

| | |
|--|--|
| <p>سج و صف کا کل چپان دراز سروے تشبیہ کیوں کر دیکھئے عمر تھوڑی ہے بیان کیونکر کروں رشتہ طولِ اہل کوتاہ ہے تنگ میدانِ دنیا دیکھ کر ہے اٹھی جب تلک طولِ اہل</p> | <p>ہو گئی ہے عمر خضر ایجان دراز ہے کئی درجہ قد جانان دراز قصہ طولِ شب حیران دراز کرنے تو دوست ستم ایجان داز پاؤں مرتدین کرے انسان دراز ہو دئے عمر حضرت سلطان دراز</p> |
|--|--|

اشما و دنیا کی ہوس کیونکر مٹے
 ہے یہ مثلِ مدتِ زندان دراز

رہلوں نہ کیوں بن دلوں غل میں دیا پاس
ہم آشنا بجز غم و رنج کیوں نہ بن
ظلم و ستم کو اوبت کا فتنہ بھول جا
پہنچا جو اس کے در پہ تو دل کہا مجھے
پہلو میں دل کے کیوں نہ تو تصویر یار کی
رخمی ہزاروں جنبش شرکان ہو گئے
پاؤں تک جو ہم کو بنیں اس کے دسترس
پرچہ راستہ ہر بلا کا ہے سامنا

جانا ہر جھکنا وبت پر وفا کے پاس
دعوت ہر او کو روز ہر ایک آشنا کو پاس
انصاف ہو گا خیر میں اک دن خدا پاس
مدت کو بعد پہنچیں نا آشنا کو پاس
بتخانہ چاہئے حرم کبریا کو پاس
کیا کیا سنان دتیر میں تیری اداس پاس
بیٹھ کر سر لگائی ہو نقش پا کو پاس
ایدل سنبھل کے جا زلف رسا پاس

شاہِ دکن ہمیشہ رہیں شہا و با مراد

میری بھی دعا ہے ہمیشہ خدا کو پاس

زاد کو جسطرح سہا اوقات کی تلاش
کیوں دل کو ہونہ بوسہ کیسوی آرزو
شہ رگ ہر بھی قریب ہر قرآن میں کیچک
دل کو بلائے زلف کی ہر لو لگی ہوئی
عقدے کہیں گے کیچک ہر شہ کا شاہو

رندوں کو سا قیما ہر خرابات کی تلاش
دایم گدا کو رہتی ہے خیرات کی تلاش
نادان ہر چار سو جو کرے ذات کی تلاش
عاشق کو ہر مصیبت و آفات کی تلاش
دل کو ہے جھکنا وبت حاجات کی تلاش

| | |
|--|--|
| <p>ہم نے صفات یارِ سر کی ذات کی تلاش کہہ دین خدا کے بھی ہر خواہاں کی تلاش ہرگز نہیں ہے اوسکو کسی بات کی تلاش</p> | <p>آئینہ آگے رکھتے ہی صورتِ نظر بڑی مسجد میں میکشی کا ہر زاہدِ تنہا ہے بنیاز سے غنی اوسکی ذات ہر</p> |
| <p>خواہش بھی ہر شاو کی دید اپنی نصیب مجھ کو نہیں ہر کشف و کرامات کی تلاش</p> | |
| <p>مرغِ دل کو ہے میرِ دام کی حرص میرے کانوں کو ہر پیغام کی حرص ساقیا مجھ کو نہیں جام کی حرص نہیں زندوں کو کبھی نام کی حرص عاشقوں کو ہے کب آرام کی حرص اب فقط باقی ہے اسلام کی حرص کیا کرین نامہ و پیغام کی حرص تو نہ کر اب طمعِ غام کی حرص دل میں ہے بوسہ و دشنام کی حرص کیا کرین غصے کے حمام کی حرص</p> | <p>بڑکھئی زلفِ سیاہ کی حرص آرزو دید کی ہے آنکھوں کو نشہِ عشق سے بہن مست شراب عشق میں کہو دئے تنگ و ناموس چین و آرام جو کہو بیٹھے ہیں چکھہ پیکِ عشق تہان کا تو مزہ اس نے ایک بھی نہ لکھا خط کا جواب عشق ہے خام تبوں کا ایدل وصل کی شب میں کہوں گا اوس سے جب نہیں پتی ہے کچھ صورتِ وصل</p> |

| | |
|---|---|
| <p> تنگ کی کچھ نہ ہی نام کی حرص نہ بلبون کو ہوئی گلہ ام کی حرص رہی ہو نہ دروہام کی حرص باقی اتنگ ہرے و جام کی حرص جھکو بھی زلف سیہ فام کی حرص </p> | <p> ایسے بدنام ہوئے الفت میں دیکھ کر جوئی کا تیرے گجراہ عشق میں تیرے ہوئے خانہ بدوش قبر سیکش سے یہ آتی ہر صدا ہند سے شام کو پہونچا تو ہوئی </p> |
| <p> کعبۃ اللہ کو جو پہونچے ایشاد دل نے کی جائے احرام کی حرص </p> | |
| <p> زمین سے اوکو غرض نہ آسمان سے غرض جد ہر وہ یا بلو ہے ہمیں مکان سے غرض نہ یان کے بلو غرض ہر نہ کچھ دمان سے غرض ہے سرکٹا نیسی طلب نہ امتحان سے غرض نہ آشیان سے غرض نہ باغبان سے غرض </p> | <p> جولا مکان کا اوس کچھ نہیں مکان سے غرض حرم میں دیرین تجانہ میں کلیسا میں اگر دو دونوں جہان میں تو جہ سے مطلب ہوئے ہیں مستعد قتل ہم رضا پریری فراق گل سے چمن میں کھمبہ زن بلیں </p> |
| <p> میں درپہ دو سر جاؤ گا کسلج کاشاد مجھے تو شاہ دکن کے ہر آستان سے غرض </p> | |
| <p> لکھتا نہیں جواب میں وہ گلہذا رخط </p> | <p> لکھتا ہوں میں روز روز آد بار بار رخط </p> |

رحم آئیگا کبھی تو کسی خط کو دیکھ کر
 افسردہ اشتیاق کیوڑ ملا جو ایک
 پہونچا نہ یار کو نہ تو واپس ہوا حجب
 دیکھا پیام وصل تو میں نے بغیر شوق
 پتی پڑائی ہے جو قیوں نے کچھ اور

اوس گل کو میں نے کبھی ہن بلی نہا خط
 ہر ایک پر سی بانڈہ دلی چار چار خط
 سہ سہ پیہ کیا ہوا میر پر دو گار خط
 آنکھوں پہ دل پہ سر پہ رکھا بار بار خط
 پڑتا نہا میں کبھی وہ مرا زینہا خط

شاید کہ طول ہوئی پڑتا نہا میں وہ شام
 اب سر کلہیں گے او سکویت ختم خط

مغز ہر دم تو یوں نہ کہا واعظ
 شام تک بیٹھ کر سر سنبھڑ
 وعظ کس کو ترا کرے گگا اثر
 زندہ ہن ہم نہ کر دست ہے
 کچھ تو پی ہوگی آج اس نے شراب
 عیب چینی نکر تو زندون کی
 دخت رز کے بہن ہجر میں بیمار
 آج انکار ہم سے کرتا ہے

مان میرا ذرا کھوا واعظ
 صبح سے بک رہا ہو گیا واعظ
 چب بھی رہ کر خدا خدا واعظ
 پھر نہ ایسی کبھی سنا واعظ
 جو کہ اٹنا بہگ گیا واعظ
 عفو کر دے گاسب خدا واعظ
 اس مرض کی تو کر دوا واعظ
 مے جوا اس روز پی گیا واعظ

شاد کرتا ہے پند زندون کو
لوگ کہتے ہیں چیل گیا واعطا

| | |
|-------------------------------|-------------------------------|
| ہیں جو دلمین یہ میرا رمان جمع | حضرت عشق کے ہیں سامان جمع |
| ہو اگر خاطر پریشان جسم | کیجئے حال زلف پہچان جسم |
| آرزو خواہش اور شوق امید | میرے دلمین ہیں سب یہ ہما جمع |
| غمرہ و عشوہ اور ناز و ادنیٰ | سب میری جان کو ہیں خواہا جمع |
| خال شکیں بنیں ہیں چہرے پر | ہیں در حسن کے یہ دربان جمع |
| اس سے پڑتا ہی تفرقہ دل میں | مال کیوں کرتے ہیں یہ انس جمع |
| دونور خسار و خط سے خالق نے | کئے دو جلد میں ہیں قرآن جمع |
| ایک تو وہ تیرے اشاروں کا | دلمین رکھتا ہوں مثل پیکان جمع |
| مرحبا جلد آ تو جو شش جنوں کا | تا کہ ہو جاؤں جیب و دامن جمع |
| آج زخموں کو کیوں مزانہ ملے | کئی اس نے سکے نکدان جمع |
| طبع کی گریوں ہی روانی ہے | کیوں نہو جائے اپنا دیوان جمع |

داد کیونکر ندین سخن کی شاد
اچھے اچھو ہیں بان سخن دان جہر

| | |
|------------------------------------|-----------------------------------|
| گلہ نہیں جو نہو گورین قیسا چراغ | ہجوم دل جگر ہے ہین بجا چراغ |
| کسی رقیب نے اونکو پرٹا ہی پی | نہ آئے قبر پہ سیر نہ وہ جلا چراغ |
| حوادثات میں ایسی گزر رہی ہے عمر | ہوا کے زور سے صلیح جہلکا چراغ |
| نقاب نہ یہ جو ڈالے ہو فائدہ کیا | چھپے نہ پردہ فانوس صبا چراغ |
| مرے جو ہم سر قشقہ و عشق ابرو میں | بتوں نے مسجد و درگاہ میں چلا چراغ |
| ہاں تو چہرہ روشن دکھا کے خلوت میں | و فور شرم سے اس شوخ کو بجا چراغ |
| خدا بچاے ہمیشہ عدو کے جو کون سے | کوئی خزان مخالف ہو کیا چھا چراغ |
| ہنیں جو خوف اندہیر کا گور کی ہر گز | طلوع مہر رسالت جو ہو بجا چراغ |

مجھ کو شمع رسالت کا عشق ہوا شاد

نہیں ہوں صورت پر وائے آشنا چراغ

| | |
|--|---|
| فضل رب کو سرا، افضل واعلو دماغ | راز احمد پاسکون مجھ میں کہا تادماغ |
| آکھہ بہر حوران جنت کو نہیں جو دیکھتا | بندہ رب العالی کا عرش پر کیا دماغ |
| شاہ چند اکا حقیقت میں بیرون کیونکر نہ دم | نبض بخشی ہو انہیں ہو گیا علو دماغ |
| میر محبوب علی شاہ و کن کا ہر مطیع | کیون نہ ہو و عو شیرا ہی شاداب تیرا دماغ |
| عارفی یہ رنگ دودن بن سیف بجا لگیا | حسن پر ایمان تمہیں لازم نہیں اتنا دماغ |

چو روی یاد آملی کو تونکی دیہانین
وصل کی شب ہر گلے اگر لپٹ جا بیدار
جان و دل کو صرف کرتا ہوں خدا کی راہ
تھے کوئی وہ دن کہ ہم تہا جو آیتن
روک لے اپنی زبان پند نصیحت گزر
شاہ کے الطاف حاصل ہر تخت سرد
شاعری آسان نہیں جو مشقت ہاتھ

زادہ کا ہی کو ایسا ہو گیا تیرا دماغ
کرنے میرے ساتھ اتنا اہمیت و غلام
حاکم طائی سر بر کر کیوں نہو میرا دماغ
اے بت کافر ملائی پر تمھو اتنا دماغ
ناصحا یک بک سر تیر یک گیا میرا دماغ
ہو گیا تاج اطاعت سر میرا بلا دماغ
شعر کیا کہوں کہاں لا وینن آسا دماغ

|| تو ہر خاکی بس بھجواب خاکساری چاہے ||

|| بیت کبر الامان آسا ویتیرا دماغ ||

بیان تبون کے آملی کروینن کیا اوصاف
ترا وہ حسن خدا داد ہی صنم خجدا
نہ بہول ظلم و جفاؤن کو آبت بیدین
خطا ہوئی جو لیا میں بوسہ گیسو
حسین و شوح و جفا جو و جافستان عیا
خدا قادر مطلق نہر عادل و منصف

مزاج میں نہیں ان ظالمون کے کچھ انصاف
کوئی نظیر نہیں جبکاتاف سرتاقان
بروز خضر تر امیرا ہو گیا انصاف
کر و خدا کے لئے جان من قصور معاف
کہاں تک آبت و غماؤن تیرا دماغ
پسند کیوں نہر خالق کو عدل اور انصاف

ہوئی توجہ کاں جو پیر کی آفتاب و

میرا یہ آئینہ دل ہوا دوسری صاف

عاشقوں کے لئے بلا ہے عشق

پوچھتے کیا ہو مجھ سے کیا ہے عشق

کیا بتاؤں تمہیں کہ کیا ہے عشق

پر وہ دل میں آچھا ہے عشق

نعمتِ زیست کا مزا ہے عشق

دلربا تو تو جان رہا ہے عشق

جس سفینہ کا نا خدا ہے عشق

عارفوں کو خدا نما ہے عشق

کیون نہ کھتے تھے ہم بُرا ہے عشق

با وفا ہم تو بے وفا ہے عشق

غمزہ نادر کفصا ہے عشق

آفتِ جان و فتنہ محشر

اثر عشق سے ہو بے بہرہ

جیسے پتھر میں ہے شررِ پنهان

کس مزہ کو میں اوس پہ درونِ حرم

ایک سر ایک بڑھکے ہیں ظالم

خوفِ طوفانِ غمِ بین اس کو

بواہوس کو نہیں ہر قدر اوس کی

تو نے مانا نہ اسے دلِ ظالم

ہم میں اوس میں رہیگا کیون نہ خلا

اس مرض کی دوا نہیں آفتاب و

سچے تریوں ہے کہ لا دراما ہے عشق

تیری کشتی دیکھ کر چکر میں آئی ایفلک

آکھبہ ز فرقت میں دہندی بہائی ایفلک

| | |
|--|--|
| عشق میں جو کچھ مصیبت پہنچی ایٹھ لک | بہنو مرنا نہ وہ سب سر پہاڑ تھامی ایٹھ لک |
| دن پھرین کیا گردش قسمت سزا پنی عمر بھر | انتظار وصل ہی میں موت آئی ایٹھ لک |
| تا بکو ضبط فغان فرقتیں ہم کرتا رہیں | عرش تک مالون کی اب ہوگی رسائی ایٹھ لک |
| کینچکروہ تیغ آتا ہے مگر بھرا مان | تیری سخا کی کمی دیتا ہوں دہائی ایٹھ لک |
| جامہٴ ارزق کا تیرے حال سب پر کھلیگا | رات دن پیرا ہے کیوں کر ناگہانی ایٹھ لک |
| ملکوتی میں ہم جب بھی نہیں نکلا غبار | تیرے دل میں خاک ہے ہر قسم صفائی ایٹھ لک |
| اب تو نوبت آگئی ہے وہ کہ دنیا سے روٹیں | تا بکے ہم سزا ہو درود جدائی ایٹھ لک |

شما و کو کیونکر کریں گو وعدہ و صلت نہ
رو تو رد و تو بھر میں جان لب پہ آئی ایٹھ لک

| | |
|------------------------------|---------------------------|
| عاشقوں کے لئے جاکب تک | یہ رہیگا ستم تراکب تک |
| کچھ ترے جو رکا ٹھکانا ہے | صبر آخر کروں دلاکب تک |
| سوچے تو کہہ دے رہیگا خوابیدہ | اسے میرے نجات مار ساکب تک |
| اسے فلک خاک میں ملائے گا | پیس کر ہکدو سرا ساکب تک |
| یا اٹھی رہے گا غیروں پر پہ | ملتفت شوخ بنے دفاکب تک |
| پیر دے جلد تیغ گردن پر | ہکو تو آواز مائے گاکب تک |

| | |
|--|---|
| <p>ہو شب وصل ہم جیا کب تک دور تبیح ز ادا کب تک</p> | <p>آپٹ جا گلے سے رجا ن چاہئے دور سا غمے ناب</p> |
| <p>ہو گی مقبول تیرا دعا بر نہ ایشگی مدعا کب تک</p> | |
| <p>اب سکے پہاگن میں رہا یکار رنگ لائی ہے کیا نشہ سرشار رنگ اس لئے بدلا ہر کوئی کار رنگ میں ہوں اس کو چھوڑ کر پزار رنگ زادہ اجلدی سے تو دستار رنگ بدے گر گٹ کی طرح سو بار رنگ</p> | <p>اس قدر لایا فراق یا رنگ زادہ آنکھیں تیری کیوں سرخ ہیں ہے خفا شاید کسی پر آج وہ کی یہ بی رنگی فراق یا رنگ سرخ مے ہو جشن ہر بولی کا آج کیا زمانہ کی کہوں نیرنگیاں نہ</p> |
| <p>کہیلو ہو لی خوب تم دل بہر کر شاد آج لایا ہر سیرا دلدار رنگ</p> | |
| <p>ہے خاک قدم میں ملا نیکی قابل یہ آتش نہیں ہے بھانیکے قابل یہ آفت نہیں ہے بھلا نیکی قابل</p> | <p>یہ مردہ نہیں ہر جلانے کو قابل عجب آتش عشق میں ہے بجلی شد آفت بھون یا درب ہے</p> |

| | |
|----------------------------------|-------------------------------|
| خدا نے دیا ہے سیر تاج شاہی | وہ گردن نہیں ہر جہاں کے قابل |
| جو میں صاف سینہ ملوان صاحب | یہ سینہ نہیں ہر ملائیکہ قابل |
| یہ گل جو کہلائی میں دل پر فلک نے | یہ گلشن نہیں ہر دکھائیکہ قابل |
| عجب تیغ قاتل ہے ابر و تہا را | یہ ہر دم نہیں ہر بلائیکہ قابل |

جو پایا تمھیں شاد و آج دلیں

تو شادی ہوئی شاد دیاں کے قابل

| | |
|---------------------------------|------------------------------|
| دیر و کعبہ میں کہاں جاتے ہیں ہم | آپ ہی کو آپ میں پائے ہیں ہم |
| راز مولے ہو عجب راز خفی | جس کے کھنکھائی شرمنازیں ہم |
| دماغ سر سینہ گلستان ہو گیا | عشق میں ادس گل کے گل کہاں ہم |
| دیکھتے ہیں دلیں جب صورت تیری | من کے چپ خاموش رہتے ہیں ہم |

افضل مرشد سے خدا کی یاد میں

شاد و اپنوں کو پہلاؤ ہیں ہم

| | |
|---------------------------------------|--|
| راہ کعبہ چوڑ کر جاتے ہیں بیخانہ کو ہم | توڑ کر ظرف و ضو لیں ہیں بیخانہ کو ہم |
| اپنوں کی مذہب تیغ و برہمن چوڑ کر | ایک روش پر دیکھتے ہیں خوش بیگانہ کو ہم |
| زندگی میں وصل تیرا غیر ممکن ہے اگر | بعد مردن گرے راضی ہیں مر جانے کو ہم |

| | |
|---|---|
| کیا کر بن جائیں کہ ہر ایک کو بھائی کو ہم | دل ہار اتنگ آیا اجر سے تیر صنم |
| روز وصل یارین آنیکو نے فصل بہار | شاد آباد اب کریں دگر دیر لاکھ کو ہم |
| مری جاتے ہیں تو اداس کب جدا ہوئیں ہم چوڑ کر سب تن سے اپنی بیاہوئیں ہم چوڑ کر دل سے خود دیکو خود جدا ہوئیں ہم شعرو پریش پروانہ خدا ہوئیں ہم | دل سے اپنا دس پر پروں خدا ہوئیں ہم زہر و دھوکہ کبر و کینہ بغض و الفت جدا تو تن راز مولا چیکہ پایا ہم نے اپنی پیر سے حسن از کام نہ دیکھا مہر و مہرے بیشتر |
| فصل رب عمر بہر او شاد بربانی کو | ایک دم میں نیک نام دوسرا ہوئیں ہم |
| سر کو دروازہ سے ٹکراتے ہیں ہم سریہ پہر کالی بلا لاتے ہیں ہم اسپر جینے سے تو مر جاتے ہیں ہم کیسے کیسے دل پہ گل کہاتے ہیں ہم جان سے اپنی گزر جاتے ہیں ہم سر سے آنکھوں سے چلے جاتے ہیں ہم | جب ایک گھر میں گجراتے ہیں ہم زلف میں پہر دل کو او لکھائیں ہم چین یکدم زلیست میں ملتا نہیں کیا کہیں لالہ رخون کے عشق میں گھر وصال دل بادشور رہے گھر کو اپنی گرہیں بلو اسے یار رہے |

کچھ تو غرت کا بارے کا خیال
 یہہ دل نادان سمجھتا ہی نہیں
 شوق میں تعویذ راعف یار کے
 جاوہ گہر آنے میں کھتر میں بھی
 روتے ہیں ہم گاہ ہنستے ہیں کبھی
 کا پنتے ہیں حاطان عرش بھی
 اس قدر اظہر ہے دل کو غیر سے
 یا و آتا ہو خیال زلف جب

دو جہان میں تیرے کہلاتے ہیں ہم
 سو طرح سے اس کو سچا ہن ہم
 عرضیں قبر و نہ بند ہو آہن ہم
 رات تہوڑی ریگئی جا تو ہیں ہم
 ہر طرح سے دل کو بہلاتے ہیں ہم
 بخودی میں جبکہ ملا تے ہیں ہم
 اپنے سایہ سے بھی گہرا ہن ہم
 مثل کا کل دل میں بل کہا ہن ہم

مشاد جب ملتے ہیں اون دھلیں

شوق سے ہر دم لپٹ جاتے ہیں ہم

بندے ضعیف میں تیرا تو نیاز ہم
 عجب غرور و ناز سے کیا کام ہے ہن
 اچھی نہیں جو صورت منصو اچھل تر
 کم ہو گئے ہیں اپنی حقیقت میں اس قدر
 ہر سب کو شغل بانی و ساز زائد

کیونکر اوہا کیلنگے ترا بار ناز ہم
 تیرے نیاز مند ہیں آجے نیاز ہم
 حق بھی کسی سے کھ نہیں سکتے ہیں ساز ہم
 کیا جا گیا ہے معنی لفظ حجاز ہم
 دنیا میں ساقیا رہیں کیا پا کیا ہم

کی اپنی عمر خوشبختی پہ کو تھی
 ذلت و دجھان کے ہر بچھا ہین محال
 عابد ہین آپ اور ہین معبود آپ ہی
 ہم نالو ہین کبھی اے بت ترا کہا
 جانبازی ہین کی ہو اختیار سرفراز

کچھ کہہ سکے نہ قصۂ زلف و راز ہم
 جب تک نہ دل سرور کرین حوصلہ آرام
 کہہ دو جناب کسکی ٹپہیں پہ نماز ہم
 مشہور ہو گئے ہین عبث حیلہ سنا ہم
 سمجھو فیہی آپ ہین یاد او باز ہم

اے شادمانگہ ہین مرا ہین جو دلیں ہین
 پڑھتے ہین اوٹھ کے صبح کی جدم نہاد ہم

خود کو کرتے ہین فنا نام دوی دما ہین
 خیر کہچہ ختم کی ہین بھی مے باقی ملجائے
 بزم جانان میں چلو آئیں وہ بزم بچچ
 جاتو ہین جان و جگر سر سوئے ملک عدم
 آشا دیدہ دل وہ یگانہ ہر کہ اب
 ہم تو سمجھتے ہو بیٹے ہین ازل تو ہر بات

ہم تصویر ہین تیر اور مزا پا ہین
 جام دل لیکے سوئے سیکدہ پہر جا ہین
 کہہ دیو ناصح مشفق ہو کہ ہم آتو ہین
 ہاتھ جب رکھ کے کپڑو وہ چلو جا ہین
 غیر نظرون میں مری دیکھو ہین آتو ہین
 حضرت تھضر چہر اب کیا ہین بجا ہین

شاد دشا در ہو گھر ہین کہ ہم وحشت
 دل کے بہلائی کو اب سوچن جا ہین

کہیں کیا فلک کے سستا ہوئیں
 نہ گیسو تیرے چچ کیا ہے ہوئے ہیں
 جو تیری حقیقت کو پا ہوئے ہیں
 رولانا سچ کر مجھے اے ستمگر
 کچھ حال ہم درد مندوں کا پوچھو
 معطر سر رخ سے نکلیں گے آنسو
 ندیکہ کریوں غضب کی نظر سے
 شب حیر گریاں نہیں دیدہ تر
 نہ کیوں ابرین ہو نہاں جہر تاباں

مصیبت میں ہم آزمائے ہوئے ہیں
 یہ کالے نیازنگ لائے ہوئے ہیں
 وہ ہستی کو اپنے مٹے ہوئے ہیں
 یہ نالے میر عرش ڈکا ہوئے ہیں
 ہزاروں ہی صدیہ انتہا ہوئے ہیں
 یہ پھولوں میں موتی بسا ہوئے ہیں
 ہو چوٹ ہم دلپہ کہا ہے ہوئے ہیں
 یہ چشمے سے سر جوش کہا ہوئے ہیں
 وہ عارض پہ کاکل جا ہوئے ہیں

دکھاؤں میں کیا اپنے داغوں کو کشاؤ
 پہ پر کالے آتش لگا ہوئے ہیں

وہ کونسا ہے رنج جو ہم پر ہوا نہیں
 ہنسنے تمہارے عشقین کیا کچھ سہا نہیں
 جو روح جفا کی تیری فلک انتہا نہیں
 کاٹا ہی جس کو ادسنے وہ ہر گریہا نہیں

اے عشق تو نے ہم پر ستم کیا کیا نہیں
 رنج و غم و مصیبت درد و الم تو
 روز شمار میں ہی نہو جسکا کچھ شمار
 تشبیہ سے تر زلف کو ناگن سو کہیں ندو

تم کو علاج کی ہر عبت فکر آسج
 ظاہر ہے ذرہ ذرہ میں وہ مثل آفتاب
 جزاات حق ہی سب کو فنا جناب خضر
 جن کو غور مال تھا وہ اب کہاں رہے
 کرے شب وصال ہو کیوں جلا بازمان
 منت کر پاؤں آپ کی پڑتہا ہوں باز
 وہ کوں سا ہر دن نہیں چلتا جو مگر غیر
 ناحق ہیں دو رو ہم سر ہمہ شیخ و برین
 دکھلا رہی ہو غیر دن کو بھی جلو ظہور
 ہن سنگدل یہ ایسے کہ کرتے نہیں مین دم
 کس طرح شکل یار تجھے آئیگی نظر
 قسمت میں جس کے جو رہی پیش آئیگا
 نفرت ہی کس لئے تجھے زائد شراب

جز وصل اس مریض کی کوئی دوا نہیں
 واعظ بتا دے مجھ کو کہ کس خدا نہیں
 دنیا میں کوئی آ کے ہمیشہ رہا نہیں
 روئے زمین پہ ملتا کیا تپا نہیں
 عاشق کے ساتھ کرنا کوئی یوں دغا نہیں
 کیا لایق قبول میری التجا نہیں
 کس روز چھپے وہ بت کافر خا نہیں
 شہہ رگ سر ہے قریب دہم جدا نہیں
 فریادہ ایسے ہو کہ تہین کچھ حیا نہیں
 پیدا ہوں کی ذات میں گویا دغا نہیں
 دی دل کے آئینہ کو جو تو جلا نہیں
 اسے چرخ پیر چھپے سے ہارا گلا نہیں
 کیا مرشدوں کا تو نے پیالہ پیا نہیں

ہو غائبہ نغمہ مرادین برائین سب

اس کے سوا شہاد کا کچھ مدعا نہیں

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| طلسمات قدرت کا گلزار ہونین | کہین شکل گل ہون کہین غار ہونین |
| مین اپنا ہی عاشق ہون معشوق اپنا | مین ہی دلربا اور دلدار ہونین |
| کبھی جا کے مسجد میں کرنا ہون سجدہ | کبھی بت کدہ کا پرستار ہونین |
| مین رہتا تھا آزاد و وحدت کے اندر | بہم کثرت میں اگر گرفتار ہونین |

بہم کثرت میں آتشا د بندہ لہایا
حقیقت میں حق ہون دسروا ہونین

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| مین تجہ سے نہ چھرو دیا چاہتا ہوں | کسی طور تیری رضا چاہتا ہوں |
| مجھے اب میری جان قسم ہے خدا کی | دل اپنا میں تجھ کو دیا چاہتا ہوں |
| کرونگا میں ہرگز نہ خواہش آدم کی | جد ہر تو ملیگا ملا چاہتا ہوں |
| ہے خواہش میری تیرا ہون سدا | شرابا طعم ہوا پیا چاہتا ہوں |
| تصور ترا مجھ کو رہتا ہے ہر دم | تیرے زلف میں پہرین چاہتا ہوں |
| زروے ترحم اگر مجھ کو دیوے | چہر اک بوسہ لب لیا چاہتا ہوں |
| قسم ہے خدا کی میرے جان میں تیرا | دل و جان سے بندہ ہوا چاہتا ہوں |

اب آتشا دل سے درنیکو شاگرد

مذاخرو دین آپ ہی ہوا چاہتا ہوں

بہشت ہم ان کی اطاعت میں دھاک کرتے ہیں
 وہ کرین ہمسر و فایا کہ کرین جو روحنا
 نہ سناؤ کوئی اب انکی شکایت ہمکو
 آپ ہی دیکھتے ہیں اپنا تماشا نہ ذرات
 غیرت کا جوا ہٹا دیتے ہیں آنکھوں سے خیال
 رحم فرما دیں کہ وہ ہمہ کرین جو رستم
 دیدہ دل سزا دھاتے ہیں و دیکا پردہ

حیف صد حیف کہ وہ ہمہ چھٹا کرتے ہیں
 ہمتو ہر حال میں جان اپنے فدا کرتے ہیں
 وہ جو کرتے ہیں بھڑحال بجا کرتے ہیں
 دل کے آئینہ گویوں اپنے صفا کرتے ہیں
 اپنی ہستی کو ہم اپنے سے جدا کرتے ہیں
 سر کو ہم خم پئے تسلیم و رضا کرتے ہیں
 پہلے مرنے کے جوا پر کوفہ کرتے ہیں

نشاد کہہ ماوشامسینین مطلب اپنا
 روز و شب تہو بدل یا و خدا کرتے ہیں

کسی کے آستانہ پر بھی ایسے جبین برسوں
 منایا تھا عدو کے سانحہ اسکو تصویریں
 سچے صبح گزایا ہیں عمر و گردش کے ہم کینو نکر
 خاتم ہو ہوا یاں پر شکن امید کا دامن
 سبب یہ چھٹا تے ہیں کیوں عدو پر جبرانی
 مہینوں منتظر وعدہ وفا کی کر رہے ہم بھی

مٹایا میں قسمت کا لکھا یوں ہنشین برسوں
 اسی اک بات پر دو ہٹا را وہ مازین برسوں
 بیلا آرام کی بیٹھی ہیں عاشق بھی کہیں برسوں
 رہ گئی اب یہ آنکھوں میں مہر چیں جبین برسوں
 دہرا سی بات پر عجب ہر را وہ خشکین برسوں
 کبھی نکلا نہ نہہر آپ کے مان پر نہیں برسوں

لب شیرین کوچو ساتھ کبھی ایل تقرر
تھیاری کوچہ کی ہنسی جینوں خاک جہانی
یہ محبوب علیشاہ دکن باحشت و خلعت

اسی پر بے مزہ سمجھا کئی ہم انگبین برسوں
رہی ہے سجدہ گاہ شوق اپنی پیزین برسوں
بحق مصطفیٰ یارب میں مسند نشین برسوں

ستارہ اوج پراقبال کا استاد ہوا
رہی باشکوت و حشمت چہا زنگین برسوں

دل سے تیرے لکڑے جاتا نہیں
یام پر وہ ماہ کب آتا نہیں
بحیرین ظالم تیرے بے تاب ہوں
وصل کی امید دیکھو حیرین
کیا فرے کی جا ہے ملک عدم
جب ہر تیری یاد میں مشغول ہوں
سیکڑوں وعدہ و نپہ قہین ہر چکین
وہیٹ ایسا ہو گیا ہوں عشق میں
تیری ہستی میں فنا ہوں اس قدر
پڑ گئی ہے بے حجابی کس قدر

ہوں غشی میں ہوش تک آتا نہیں
رشتک سے کب ہر شرماتا نہیں
کیا کروں دم بھی نکلیا تا نہیں
کیا میں اپنے دل کو پہلاتا نہیں
جو گدا و ان سے پلٹ آتا نہیں
غیر کا کچھ بھی خیال آتا نہیں
پہرچہ کہتا ہے قسم کہا تا نہیں
صدہمہ فرقت سے گھبرا تا نہیں
خود کو اپنی کبسمی پوتا نہیں
غیر سے بھی آنکھ چپکا تا نہیں

| | |
|---|---|
| <p>جان و زنگا تجھ پہ مثل کوہ کن نقش ہو تا بہین کس دن مزاج کیا نظرتے او س کے مین بھی گر گیا عشق مین تو کہو دیا ہوں نقل ہوش کسل خط کو مین لکھوں قاصدا بیقراری کا خدا ہو دے پہلا راندن رہتا ہوں غم مین مبتلا پند سے تیرے نہوگا کچھ اثر ساتی کو زنجیر اک جام دو جو نفس ہے ذکر مین مشغول ہے</p> | <p>کب سیر دل مین خیال یا نہیں زلف وہ کس روز الجھتا نہیں استخوان تک جو ہا کہا تا نہیں کیا کروں اب کچھ کہا تا نہیں نا توانی سے ہلا جا تا نہیں ہجر مین دم بھر بھی چین آتا نہیں کوئی آکر مجھ کو سمجھا تا نہیں ناصحا کیوں اس سے پاتا نہیں تشہ لب ہوں قرار آتا نہیں کوئی دم خالی مرا جاتا نہیں</p> |
|---|---|

آبرو کو کہو دیا ہے عشق مین

اب کسی سے شہاد شر تا نہیں

| | |
|---|---|
| <p>ہر گہری طرز عتاب اچھی نہیں شوق مع مال ہے بے فائدہ اسے فلک کب تک جہاد کا ہجوم</p> | <p>یہ روکا دٹ ایجناب اچھی نہیں فلک کا رنا صواب اچھی نہیں یہ بنا سے انقلاب اچھی نہیں</p> |
|---|---|

پہلے ہی کہہ دین زلف کا عاشق ہوا
کہتے تھے ساقی سے میکش نرم میں
ایک بوسہ میں نے مانگا تو کھا
سخت جان ہوں کٹ سیکھا گیا کلا
عالم رویا میں پھر رہا ہوں مسم
پل میں ڈبل جاتی ہے سایہ کیطرح
وصل کی شب میں نے چھیڑا تو کھا
چکھ لے ایدل جام و حد تکامرا

اے دل اب پیسے بچتا اچھی نہیں
آج کی بالکل شراب اچھی نہیں
بات یہ خانہ خراب اچھی نہیں
آپ کے خمر کی آب اچھی نہیں
آج کل تعبیر خواب ایسی نہیں
گرے حسن شباب ایسی نہیں
یہ تیری طرز شباب اچھی نہیں
پینے کثرت سے شراب اچھی نہیں

آگئی پیری اوٹھو غفلت سر نشاد

صبح دم نیندا کی جناب اچھی نہیں

کیون پڑا ہر عاشقی کے دہلیا میں
بیچ قباب دل کی حالت مرہو
جان و ایمان بھی دیا دل بھی دیا
عاشقی کتنی مفرے کی بات ہر
عشق ہر کشتی کا میرے ناخدا

اک نہ اک دن آئیگا طوفان میں
زلف کھتی ہے تمہارے کان میں
اور کیا دو دن کچھ نہیں امکان میں
جزو اعظم ہر بھی انسان میں
اس لیے خوف ہوں طوفان میں

بوسہ مانگا تو کھا جنہ جلا کے یون
عشق شیر ہی کہیر رہے پر اجنباب
کی سیمائی پیام وصل نے

کچھ سلیقہ پا ہوا انسان میں
فائدہ اس کے بن نقصان میں
آگئی جان پیرتن بیجان میں

عشق اچھڑے صلفے دل میں ہر شاد
دم نکلیا دے اسی ارمان میں

جھکو آئیکا حکم عام نہیں
میں ہوں گناہ کوئی نام نہیں
دید یاد دل کو میں نے مفت تجھے
سوئی کیسی ہے سا قیام مجلس
یا آہلی کہ ہر گیا فاصدہ
اب تو ہمارا غیر ہونے لگے
کہہ اوٹھے یون سوال وصل یہ وہ
کبھی وعدہ کیا کبھی انکار
میں ہوں بندہ تو تو ہر بندہ نواز
وصل کا اون سے آج ہر اقرار

غیر کو کچھ یہی روک تھا ہم میں
لا مکان کے سوا مقام نہیں
ہے یہی بے سول کوئی دامن
بزم میں آج دو در جام نہیں
آیا اب تک کوئی پیام نہیں
آپ سے ہکو کوئی کام نہیں
منہ کو تیرے ذری لگام نہیں
بات کا ان کے کچھ قیام نہیں
اس میں یارب کوئی کلام نہیں
ماتے جلدی سے ہوتی شام نہیں

ایسی ہے سینا بھی حرام نہیں

اوس کی جھوٹی شراب دی ساقی

ایسر گڑھے میں مجھ سے وہ اشک

راہ میں بھی کس بھی سلام نہیں

ہم جو چلا ہے اسے آج منالون تو کہوں

پہلے پہلا کے اوس راہ میں نہاں تو کہوں

میرے پہلو میں اوس پہلے بہاؤن تو کہوں

پہلے دلبر کو گلے سے من لگاؤن تو کہوں

شہر و شہر اسی میں پہلی سنبھالون تو کہوں

ابھی دو چار گواہوں کو بلاؤن تو کہوں

دل پہنے کی کوئی راہ نکالون تو کہوں

زادہ اوس بت بیدین کو بلاؤ تو کہوں

یار کے حسن و یوسف کو من کی دو تشبیہ

وصل کی رات میں دلوں کو ہوسلی کیسی

دوستو پوچھو ہر وقت بے تاب دل

جو وہ جانے لگے میں غیر کچھ چھپ چھپ کر

جو گذرتی ہے میرے دل پہ کہوں کیا اشک

حال انیا میں اوس چلے سناؤن تو کہوں

تھی ہر تیغ ابرو قتل پر وہ نہ کر بیٹھے ہیں

میرے پہلو سے اٹھ کر متصل دشمن کے بیٹھے ہیں

کہہ رہے ہیں سامنے ہم جگ گردن کھینچ رہے ہیں

باکر صبح عز لغون کو وہ بن ٹھن کر بیٹھے ہیں

اشک بغیر کرتے ہو چہون کے بیٹھے ہیں

قیامت یوں پیا کی ہے انہوں نے آج محفلین

کہنچی ہے تیغ ابرو و دھا ہمارا سیر ہوا حتم

ٹہنی کی مٹا آئیگی کیسی جان جائے گی

بہلا دیکھیں تو محفل آجکی کیا رنگ لایگی
 زلالہ بنگ چھپر کا سر محفل نکالا ہے
 رنگہا نے کہیں غن شہید ناز کا دہبا
 تکبر کا قیجہ آخر انجام انفعالی ہے

وہ خضر ہاتھ میں لیکر ہوں کہ بکری بچہ
 نقاب رخ اٹھا کر آٹھ میں چلے کہ بچہ
 بوقت دفن کیوں وہ متصل دفن بچہ
 وہ تنک کی طرح جگ بیا میں جو تنک بچہ

سے وساقی و ساغر یار و باغ فرحت آواز
 نقطہ ہم شکار جہا منظر ساؤ کو بچہ

دل میں ہے تیری آرزو مجھ کو
 اب سرِ دست آرزو ہے بھی
 دیر و کعبہ میں دہنڈتا ہوں تجھ
 تنب جبران میں الفت کیسو
 بوسہ مانگا تو بولا ہو کے خف
 میں گنہگار ہوں غفور رحیم
 وصل کی شب میں ماں کے باتیں
 چشم وحدت کو دیکھتا ہوں بدھر
 دیکھا ہر رنگ میں تیرا جلوہ

کیوں نہیں چاہتا ہے تو مجھ کو
 رکھتے تو قدموں کے روبرو مجھ کو
 رہتی ہے تیری جستجو مجھ کو
 لئے پھرتی ہے کو بکو مجھ کو
 کیوں عبث چھیڑتا ہے تو مجھ کو
 بہر حسین بخش تو مجھ کو
 بنیں بہا تی یہ گفتگو مجھ کو
 نظر آتا ہے تو ہی تو مجھ کو
 آئی ہر گل سے تیری بو مجھ کو

زاد حسن یا کاجلہ | نظر آتا ہے چار سو جھک

ہو میرا خاتمہ خیر | شاد

کچھ نہیں اور آرزو جھک

عشق میں سیر جان میں شمع کیا ہو
لغو روز بد چوڑ کے تو ہر نہ کو مور کے
آفت رنج و درد و غم سر پہ لیا ہو
ماہ سے اوس کے جام مٹی لیا ہو ہر سو ہو
نکرد وئی کی چھوڑ کر اپنی خودی سر توٹ کر
باوہ عشق سائیا نیو پیا جو ہر سو ہو

سب کے ہزاروں رنج و غم مگر حسین

شکایتوں کو سینہ دل مٹی ہو ہو

محب سے اسے جان کوئی کام تو لو
شاد کمتر ہے بندہ بے دام
میں کیا لاتا ہوں سلام تو لو
مفت آتا ہے یہ غلام تو لو
ساتھ غیروں کے میکشی ہر دام
ساتھ میرے اوس کا نام تو لو
وعدہ وصل سے مکر تے ہو
سہ پہر اشد کا کلام تو لو
مچھو کو ہونے لگی غشی تو کھے
بوے گیسوئے مشک فام تو لو
اس کی جھوٹی شراب ہے راہ
نہ نہ سچو اگر حرام تو لو

واسطے مرغ دل کے دام تولو

غیر سے اوس کا انتقام تولو

زلف کے پیچ سے بن جائز نکل

قتل کرتا ہے رشک دیکھ مجھ

پوچھتے گر ہو حال فرقت شاد

باتہ سے دل کو پہلے تہام تولو

آیا ہے سچا او سہو بیمار دکھاؤ

عاشق کو فقط ابرو خدا رو دکھاؤ

مٹاؤ اس طرح صدار دکھاؤ

زور کشش آہ شہر بار دکھاؤ

مشتاق ہرن دیدار کا دیدار دکھاؤ

صحرا مجھ بہا تا ہے نہ گلزار دکھاؤ

مٹاؤ سیر ابروئے خمدار دکھاؤ

مجھ سے سا کوئی عاشق بھی وفادار دکھاؤ

دلیر کو ذرا حال دل زار دکھاؤ

خبر سے کرو قتل نہ تلوار دکھاؤ

مشتاق ہوں انہل کو ذرا منہ دکھاؤ

اے حضرت دل خانہ گرد و کوہ جا کر

آ جاؤ نہ ترساؤ خدا کیلئے جھکو

کیا یوچتے ہو حال میں خوش جنون کا

مقتل میں جو آئے ہو کرو قتل کیسکو

منہ دیکھ کر الفت تو بھی تم گریز کو

ہر دم سیر آنکھوں کا تقاضا بھی شاد

اب بھر خدا جلوہ دیدار دکھاؤ

گھر کو اغیار کے جایا نکرو

رابطہ اعداے بڑایا نہ کرو

زلف پر ماتہ پسا یا نہ کرو
 غیر کی یاد دلایا نہ کرو
 منظر بد نہ کہین لگ جائے
 پیچ سے مرغ دل عاشق کو
 غیر اگر تم کو گوری دیوے
 بند انگیا کے ذراتنگ کسو
 وصل کی شب میں جو چہرہ اترکے
 صاف کہد جو ہو کچھ مطلب کی
 کونسی ایسی ہوئی ہم سے خطا
 وصل کی شب میں جو کہنا ہو کہو
 جھوٹے فقرے نہ بناو ایمان
 زلف دکھلاؤ نہ سودا ہی کو
 عشوہ و ناز سے دل زخمی ہے

مار کو سات کہلایا نہ کرو
 دل عاشق کو حسدایا نہ کرو
 رخ سے انچل کو اٹھایا نہ کرو
 دام گیسو میں پھنسا یا نہ کرو
 لو اسی پر کہین کہلایا نہ کرو
 چڑیا محرم کی اڑایا نہ کرو
 ہر گھڑی مجھ کو ستایا نہ کرو
 بات میں بات اڑایا نہ کرو
 دانت یون ہمہ چایا نہ کرو
 راز مطلب کو چھپایا نہ کرو
 جھک باتوں میں اڑایا نہ کرو
 دل کو دیوانہ بنایا نہ کرو
 تیر پر تیر لگایا نہ کرو

شاد کے دل کو چرا کر صبا

آنکھیں غیروں سے لڑایا نہ کرو

جگر امراض کو ہر سیاق و سباق ساتھ
 قاتل کریگا کیا مراد شمشیر کے ساتھ
 آتا ہے سو گو رغبیان جو وہ جو
 جان بالوق نہ میر نہیں تھکا و اعتبار
 مایل ہو کیون نہ یہ تن کا ہیدہ کو یاد
 محرم کی چڑیا جان کے کڑی کے جالین
 ہنتر ہو کدو آئے ہیں آنکھیں لٹا کر
 خواران فضل کیون نہ خدا بہن ملک
 رہتا ہوں جب محو سر زلف یا زمین
 کشتی ہماری رہتی ہر گرداب غم میں غرق
 یا باب جہان میں شاہ دکن خوش ہیں دلا

تہوڑا سا زہر و بھر ملا کر دو ساتھ
 دم پہلے ہی نکل گیا تیغ ادا ساتھ
 مردے بھی جی اوتھیں ہیں آواز پاس
 شاید پاڑا ہے کام کسی بیوفا کو ساتھ
 نسبت ہر گاہ گوشتش کھرا کو ساتھ
 باز ماٹے مرغ دل کو بھی بند قبا ساتھ
 ہر حجر بھی ملی ہو جو رو جفا کے ساتھ
 پا لاپڑا ہے ایک بت بیوفا کو ساتھ
 ہر دم مقابلہ ہے محمرا دما کو ساتھ
 ہوں جبکہ آشناب آشنایا کو ساتھ
 ہے ورو را دن بھی میر ادا ساتھ

ای شاد مشکین میر سار برائگی

سہوگا ہمارا حشر جو شکشا کو ساتھ

نہ کر تو ہر اک شرمین نمان اللہ ہی اللہ ہی
 ہدین آنا نظر ہرگز جو ہی دلیں معی تیر

شجین شکین جلوہ کنان اللہ ہی اللہ
 اٹھا کر رو کیو تو عیان اللہ ہی اللہ

| | |
|---|--|
| <p>وہی عالم وہی فاضل وہی زاہد وہی عارف گروں کیا میں اب ازاد کہ ناماچھوڑتا ہوا لاد لہو والا خیر ہوا ظاہر ہوا باطن وہی لیلیٰ وہی مجنون وہی فرما دوسرین</p> | <p>بیان اللہ ہی اللہ ہی ایمان اللہ ہی اللہ لسان دل جاری ہر زبان اللہ ہی اللہ جہان دیکھو نہ طریق اب عیا اللہ ہی اللہ یقین سچو ہر ایک جانب عیا اللہ ہی اللہ</p> |
|---|--|

بغاہر دیکھتا ہوں شہاد کثرت خلق کی بزر
 نظر میری وہاں پر جہا اللہ ہی اللہ

| | |
|---|--|
| <p>کہوں کجا پہ اک جاتو نہاں ہے جو بھیہ منظر میں آسمان ہے پتا اور سکائیں کیا دکھلاؤں تم کو رہا کرتا ہوں بنجو جستجو میں تو قادر ہے تو ہی حاکم ہی تیری شب و صلت وہ فرما تو میں ہنس کر نہ کر زاہد تو رندوں کو ملامت بنے کیوں یاد و زمان میں زموت کدہر ہو ایک مدت میں مکان</p> | <p>تیرا جلوہ سبھی میں عیاں ہے ہمارے آہ سوزان کا دیوان ہے مقام اسکا مقام لا سکاں ہے ذرا اے بیوفا کہہ تو کہاں ہے حکومت میں زمین و آسمان ہے وہ اب آہ و فغان تیری کہاں ہے غفور اسم خدا سے مہربان ہے میرے آنکھوں سے جو آنسو روان ہے نہ نامہ ہے نہ قاعدہ درمیان ہے</p> |
|---|--|

دوئی کشاد جب دل ہو دور

وجود یار و اغیار ایکان سے

جو لوگ اپنی دل سے دوئی کو مٹائیں گے
 پہنوں میں اپنی یار کو حیدم سلائیں گے
 لاکھوں ہم اپنی ہانیہ ایذا اٹھائیں گے
 سنتے ہیں لیکر تیغ وہ قتل میں آئے
 ہار غم فراق ہو دلیرا و ٹھائیں گے
 دیرو حرم نہ کہے بکلیسا کو جائیں گے
 پہنچال کی چال ہو ملک عدم میں ہی
 واعطے سے کہہ دے لوی نہیں حلقہ فر
 آجھر صید آبت نادر گلن اید ہر
 دہائیں پر طین گے پیر رات دن جہن
 بوسہ جو میں مانگا تو جہا کے یوں کھا
 ہو کہیں نہاب نوح کو طوفان کا نہ خوف
 افس بھی نہ اپنی منہ سے کہی آپ کہ آئیگا

ہر شان میں خدائی کے جلوہ کو بائیں گے
 پہر کیوں نہ دل میں شاد بھی شادی نہ
 پر تیرے عشق سے نہ کبھی باز آئیں گے
 اسے ضبط ہم بھی آج تجھ آرائیں گے
 آخر وہ لذت شب صلت بھی بائیں گے
 اپنے صنم کو آپ ہی اپنی میں بائیں گے
 ہٹو کر سے کیوں نہ فتنہ محشر جائیں گے
 ہم اپنے کوئی یار میں مسکن نہ بائیں گے
 عشاق چمکو دیکھ کے قربان جائیں گے
 تقدیر کے لکھو کو ہم اپنی مٹائیں گے
 جو بکھو مٹے چڑائیں گے وہ منہ کی کسائیں گے
 ہم اپنے چشم تر سے جو انسو بہائیں گے
 گردنہ گروہ لاک ہی خنجر طائیں گے

اے آسمان نہ جان کہ سینہ میں شہ

سوز و رن کا انگوٹھ کبھی عجباً

نالہ ہمارے عرش کی دیواروں میں گونجے

پیلوی ہم بھی حیرے دلوں کو کھائیں گے

ہر شہاد تو غلام جو پیران پیر کا

فضل خدا سب کل تمہارے نصیب میں ہے

ایک جام گلزنک پلا دے ساقی

جام پہرے کے میرے منہ سے لگا دے ساقی

ایک جام مے تو حید پلا دے ساقی

نشہ بادہ الفت جو خالی ہے دماغ

منقہ شیخ نہیں ہوں جو کر زمین نکال

میکاشی غیر سے ہوں رہوں محروم وصال

دختر رز کے چڑا رہتا اسرا شہر

خم کے خم جو بیون ہونہ سیری حال

دخت زرنو میرے تن میں لو لگا دی آگ

لنڈ و سوڈا کلاٹ کی نہیں ہے خوش

جانکر منفعت غیر بقول حافظ

نشہ عشق کا ستانہ بنا دے ساقی

لذت شہرت دیدار چکھا دے ساقی

صورت نقش دوستی دل مٹا دے ساقی

بہرے کے ایک جام مے ہوش ربا دے ساقی

مے تو پی جاؤں اگر چھک پلا دے ساقی

یون سر زرم مجھ کو تونہ دعا دے ساقی

دور زندون رہے اوں کو جہاد دے ساقی

طاقت میکشی مجھ کو جو خدا دے ساقی

برف پلوا کے میری آگ بجھا دے ساقی

اک برانڈی کا مجھ کو جام تولا دے ساقی

ایک دو جرعه مخاک پہ دیا دے ساقی

| | |
|---|--|
| <p>در پہ میخوار دل افکار پڑے ہیں صد مرض عشق شب و روز ہر افرونی پر دیکھے اک جام محبتش رہا بہ خدا زہد واقف سے ہو اجاتا پھر رنگِ ابد</p> | <p>آج اللہ تو میخانہ لٹا دے ساقی ہم مر لفظیوں کہ بھی اک جام شفا دے ساقی نشد عشق سے محفل کو لٹا دے ساقی میرے اس آئینہ دل کو جلا دے ساقی</p> |
|---|--|

خسین ساقی کو ترس کر گنگا اٹھا د
ایک چلو مے دھکا پلا دے ساقی

| | |
|--|--|
| <p>یاد ہے جیسے میر دل میں بکثرت تیری اس قدر کہ گنگا گندہ میری الفت تیری صورت نقش جہاں سب ہی میٹگی کباب میں تیرے عشق سے ریاکان نہ کبھی باز آون جہاں کو اپنی سبھا لون کہ تجھ کو ایدل ار سے دشنام مجھ غیر کو خلعت ہو عطا کر فراموش نہ حال سفر ملک عدم چہ شیر ناز و طلب بوسہ پہ چنبلا نا تیرا رہ میں جب مجھ پر وہ ملتی ہیں پند لک تیرا</p> | <p>مجھے ہر شے میں نظر آتی ہے صورت تیری ابہ مردن بھی رہے گی مجھ حسرت تیری پر مٹا کے مٹی کی نہ محبت تیری گر کوئی لاکہ کرے مجھ شکایت تیری کر دن میں اپنی حفاظت کہ حفاظت تیری تکا کب تک رہوں میں شکر سے مہو تیری یا دور دودہ ہو دنیا میں اقا تیری یا د آتی ہے مجھ دیکھ کے صورت تیری کھنٹی کون تو کیا ہے حقیقت تیری</p> |
|--|--|

شب فرقت میرا دل غم کو چھلچھاتا ہی
 پند گوئی پر کہہ آوا عظما دان نہ خیال
 خوش بن غیر خفایں رہوں کبتناج کہا
 یار و غمخوار میرے آہ و فغان کو سنگین
 وصل کی شب جو ستا یا تو کھچھچھلا کر نہ

جب کہ بہر جاتی ہے آنکھوں شبہت تیری
 کام کب آئیگی زندون کو نصیحت تیری
 سن کے فرماستے میں میں کیا کردیت تیری
 پوچھتے ہیں کھکب جائے گی وحشت تیری
 ارے کبھی نہ نہیں جاتی یہ عادت تیری

حق سے مایوس ہو رکھ تو یہ وسوسا
 فضل اس کے نکل آئیگی حسرت تیری

پہو لے ہیں باغ و بہرین ہر آن نثر
 وحشت میں ہیں جو موت کے سنا نثر
 کیونکہ تھکے نہ دشت خون حال ضعف
 ساتی بھی محو بھی جام بھی دلیر بھی باغ بھی
 سوز و گداز آہ فغان ہجر یار میں :
 شادسی گاہ گاہ غمی گہ خوشی و بے
 کس طرح دوستان قیدی کی ہو گی قدر
 روز و خون سے دامن دل چاک چاک

بلبل نئے نئے گل خندان تئے نئے
 دکھلا رہیں غول بیابان تئے نئے
 دامن نئے ہیں میں گریبان تئے نئے
 بزم صنم میں روز و رہیں سنا تئے نئے
 ہر دم میں جوش پر غم نہاں تئے نئے
 دکھلا رہے ہیں رنگ و ران تئے نئے
 پیدا ہیں روز و ریا کے خوابان تئے نئے
 لب تک سلا دن روز گریبان تئے نئے

| | |
|----------------------------------|-------------------------------|
| روئیکسی پیر یار میں جب ہم چلاؤم | اوئیکسی روز اشک کے طوفان سے |
| پابندی مذاہب دینی سود و رسوں | ہیں دہریں گردہ مسلمان نئے نئے |
| سیری سخن کی قدر نہ کیوں کر ہو ہو | واقف ہیں مجھ کو سارے نئے نئے |
| ملک عدم حاجت اسباب سو بری | آتے ہیں طفل یان تن عریان سے |
| میں بھی مثال غول کھن پیر میں ہے | کرتا ہوں دور وشت بیابان سے |
| جس دن سے انکو صید غزالان کا شوق | جنگل ندریں نیتان سے نئے |
| اچھا ہے میں جب وہ کامل شب وصال | دل بھی ہو عاشقوں کے پریشان سے |

جو ہو کہ باین شاد طبیعت کا کینہ

شاعر ندریں نیتان سے نئے

| | |
|--|--|
| لاؤ نے رمای میں خبر داری بہت سی کی | نہ کلچر و زلفون کے بھاری بہت سی کی |
| میرا دل لیکو ظالم دل آزاری بہت سی کی | وفا داری کے بدلے میں جانا کا بہت سی کی |
| بچو کیا لاکھ بچاؤں ایل نادان | شب و صلت میں جہم کو تو نہ عیاری |
| بہ یا یو شان میں ہمیشہ مار مرقی کا | شب و صلت میں جہم کو تو نہ عیاری |
| نہ دیکھی آنکھ ساقی نہ اس محفل کو کیفیت | اگر چہ عمر بھر رندوں نے مجھاری بہت سی کی |
| مثال نرگس شہلا زار و تھلاری میں | نہ سو یا رات بہر اکھوں نے پیر بہت سی کی |

رسول اللہ ﷺ کی تہنیت کا شاد مغیرین

اگرچہ عمر بہر تو لوگ ہنگامی بہت سی کی

رہے پاس میرے نشانی تہاری
 ملے ایک بھی گرنشانی تہاری
 ہے صاحب بھی قدر وانی تہاری
 یوں ہی ہے اگر ناتوانی تہاری
 سنوں حال اپنا زبانی تہاری
 ریلین وہ آنکھیں میں جانی تہاری
 بنی سبز ہے شیر وانی تہاری
 ہے کڑی غضب آسانی تہاری
 کہاں ہی طلاق لسانی تہاری
 میرے ولین ہر یاد جانی تہاری
 نہیں کوئی شتا کھانی تہاری
 ہے آنکھوں میں صورت بہانی تہاری
 غضب ہر غضب ہر جوانی تہاری

بقیہ کے اک پرانی تہاری
 کروں جستجو یا ر جانی تہاری
 ہو غیر و نیم مہربانی تہاری
 ولا ہو چکی زندگانی تہاری
 شب وصل تفسیر سے یہ غرض ہر
 کرین چشمہ ہر کسی کیون نہ چشمک
 ہے کرتی دلون کو غریبوں کے مکرے
 دل مہر گردون بھی کڑا ہی چسپزش
 لکھو اہل قیامت ہر خوششان
 خودی کو بھی اپنی میں بہلا ہر لیکن
 فسانہ جو دل کا سنا یا تو بوسلے
 نظر دو سرا کوئی آنا نہیں ہر
 فدا ہر دل پیر گردون بھی جس پر

خدا کے حوالے ہو، محض دل
 طلب نہ باز آون گامشل ہو
 جو سینہ میں اسیر ہے دماغ الفت
 مجھ دل نے سونے دیا کب شب بھر
 چھ کیا لنگو ہے ذرا نہ سنبھالو
 رہو مہربان غیر یہ تم نہ اتنا
 ذرا سی پیری بات پر روٹھ بیٹھے
 جو تم لغت گوی کے بانی بنے ہو

کروں کب ملک پایا پانی تمہاری
 سناؤ نہ یون لن ترانی تمہاری
 میری جان ہے یہ نشانی تمہاری
 سحر تک سنائی کھانی تمہاری
 بس اب بس کرو بد زبانی تمہاری
 ہر کافی بھی محسوس بانی تمہاری
 یہ خصلت نہیں خوب جانی تمہاری
 خدا شاد رکھیگا بانی تمہاری

مقاصد بفضلِ احمیٰ برائے
 ہوئی شاد اب شادمانی تمہاری

غیر ہو برباد کیون کیسی کھی نہ
 ہو عدو شا و کیون کیسی کھی
 شاخ گل پر نغمہ زن ہر عندلیب
 خاک پر بسمل ہوں شیخ ناز سے
 بہر تسکین دل شیدا من

تم رہو آباد کیون کیسی کھی
 دوست تیرے شا و کیون کیسی کھی
 دام لے صیاد کیون کیسی کھی
 فوج کر جلا دکیون کیسی کھی
 کچھ تو مہار شا و کیون کیسی کھی

دوستی غیر دین مجھ سے دشمنی
 قمریوں کو تجہہ پر کردون گانگار
 جوش پر وحشت ہر میری فصد لے
 باغبان بیل کی سنکد استان
 تہانہ ذکر غیر وہ دن یاد ہے
 غش میں بھی کہو لاشکایت نہ موزہ
 ہو جو تم ظالم تو مجھ پر مظلوم کو
 فوج ہوتے ہیں فری کی بات ہر
 سرور قد کے مقابل ہر تیرے
 میسے بیٹے میں اگر جا حضور
 حشر میں منصف لقب ہو جائیگا

ہو بڑے آزاد کیون کیسی کھی
 اے میر شمشاد کیون کیسی کھی
 شاد ہو فضا کیون کیسی کھی
 غش میں ہر صیا کیون کیسی کھی
 نھی ہماری یاد کیون کیسی کھی
 اے لب فریاد کیون کیسی کھی
 کیجئے برباد کیون کیسی کھی :
 تیغ لے جلا کیسون کیسی کھی
 کیجئے آزاد کیون کیسی کھی :
 ہو ہماری یاد کیون کیسی کھی
 سن تو بے فریاد کیون کیسی کھی

اس غزل کو اس میں بن شاد

داد و داد ستاد کیون کیسی کھی

ذلیل و خوار ہوئے اور وقار کھو بیٹھے
 امید وصل تو امیدوار کھو بیٹھے

فقط نہ عشق میں صبر و قرار کھو بیٹھے
 علاج زلیست ہو اب انکا امیج زما

بہا کے اشک جدائی میں دیدہ تر
 تمہارے غمزدہ ابرو پہ جان و دل نہ
 بتوں کے دزدانہ کائنات میں قصور
 دیا تھا ہم نے تو دل تم کو کر دیا واپس
 گیا شباب تغافل میں آگئی پیری
 تمہیں کھو کہ برائی کی یا بھلائی کی
 بگاڑی جہوش سے کر کے محفل میں

ہم اپنے مفت و در شاہوار کھو بیٹھے
 ہم ایک کیا کہ میں لاکھوں نہرا کھو بیٹھے
 لڑا کے انکھوں میں بقدر کھو بیٹھے
 پیہ ما تہہ آیا ہوا کیوں شکار کھو بیٹھے
 غضب کی بات ہر عید بھار کھو بیٹھے
 تمہارے عشق میں جو جان زار کھو بیٹھے
 وقار ما تہہ ہر ای بادہ غار کھو بیٹھے

بتو کو شاد بخت تم کو دیدار
 پیہ کیا امانت پروردگار کھو بیٹھے

سامنہ اون کو پھیا چاہے ہے
 چشم کے پیار کو کیا چاہے ہے
 بے گئی حد سے میری افتاد کی
 و بھیاں کرنیکر اے جوش جنون
 پاؤں تو رکھا ہوں راہ عشق میں
 بواٹھوس دعو کرے کیا عشق کا

آنکھیں حسرت سے لڑایا چاہے
 شربت دیدار تمہوڑا چاہے
 حسرت دل اور ایسا کیا چاہے
 پیرہن وحشی کا اچھا چاہے
 ہوگا کیا انجسام دیکھا چاہے
 صدمہ سنہر کو کلبچا چاہے

کشتہ کیسو ہون میری ہنسر پر
وصل کی اتنی شتابی کس لئے
سوز الفت کی حقیقت اور جسم
دل ہے وحشت میں انقباض کیلئے
ایک بوسہ کے طلب پر نخل بھی
دل میں ہر گرون کو رکھ کر زیر تیغ
کاٹتے تیغ جہازی سے گلاب
وصل کا کرتا ہوں جہدم میں سوال
وحشت دل کی ترقی کے لئے

گل کے بدلے کوڑیا لایا جا ہے
آدمی کو صبر تھوڑا جا ہے
عاشقوں کے دل ہی پوچھا جا ہے
جائے فالین مرگ چھالا جا ہے
حاکم کا دلتو دریا جا ہے
شوخیان قاتل کے دیکھا جا ہے
تشنہ لب ہوں آب تھوڑا چاہی
نار سے کھتے ہیں دیکھا جا ہے
پہر سبز زلف چلیا جا ہے

شک و اپنے نامہ اعمال کو

آنسو لئے آج دھویا جا ہے

وڑتا ہوں میں کیسے گدسا سے
ایمان کی خیر و تندرستی
اے حضرت لپیٹ پرستی
بیٹھے ہوشال غیبہ خاموش

اے بچائے اس بلا سے
ہم مانگتے ہیں بھی خدا سے
کیا بات کرو گے تم عذا سے
مطلب نہیں عرض دعا سے

شوخ ہے نمود نقش پا سے

زفتار کی ان کے اُف ریزی

بیار محبت اس دوا سے

اچھا نہیں ہوتا اے سبھا

ہم پر محتاب غیر سے شاد

در گزرے ہم آپ کی دفا سے

قول اسکا کوئی قول ہم پر نہیں

فریخ و اعط کا ہین ڈر تو نہیں

اے شوق میرا الیامقد تو نہیں

مین جسمین ہون وہ کوچہ دلبر تو نہیں

لوک قرہ یار بھی خنجر تو نہیں

کیون رہی ہر سینہ میں تلش اسکو ہمیشہ

ہر عشوہ تیرا تیغ و ویکر تو نہیں

مجروح جو کرتا ہر میری جان و جگر کو

دل میرا ہی یارب کوئی تیر تو نہیں

لُس طرح میں اس بت کر سہوں صدف

کچھ یار کا قد نخل صنوبر تو نہیں

نمری کی طرح جو یہ سید احمد اول

تا تیر سز زلف معنبر تو نہیں

ہر میرا دماغ آج جو خوشبو و معطر

جاری میرے آنکھوں سے سند تو نہیں

ہر نوح کو طوفان بیا ہر نیکا پر ڈر

ابو میر دلدار کا خنجر تو نہیں

عشاق اشار و غین ہو جاتی ہیں کیون

اس گھوڑین کیسی کا کھو کچھ ڈر تو نہیں

گہرا کے شب مل وہ فرما میں ہر بار

اے شاد پہرتی ہر میری آنکھ جو ہرما

پر دین نہان صورتِ دلبر تو نہیں

| | |
|-------------------------------|-------------------------------|
| جب وہ پہلو سے میرا دھکے چلے | حضرتِ دل بھی تھا ہو کر چلے |
| انجن سے جبکہ وہ اوٹھ کر چلے | شور اٹھا بزمِ مین ہم مر چلے |
| چہین کر دل یوں وہ آگھر چلے | ناز سے انداز سے تنکر چلے |
| باتہ خالی کیوں نہ جائیں قبرین | ایک دل تھا سواہنیں دیکر چلے |
| تیرے مرگان کے تصویر میں مدام | میرے ولین سیکڑوں نشتر چلے |
| مڑ کے دیز میں نکر شد ویرین | جلد ساقی بزمِ مین ساغر چلے |
| وہرے لالہ رخون کے عشقین | داغ دلپر سیکڑوں لیکر چلے |
| وحشتِ دل ابرو کی یا د میں | کیا کھون میں دلپہ جو خنجر چلے |
| ایجنون ہم دادے پرخار میں | دو قدم محزون سے بھی بڑکھ چلے |
| کوٹی کھدے جا کر اوس لدار سے | ہم تمنا ہی میں تیرے مر چلے |
| دیکر جہشید کے آجائیں شہا | جامِ محفل میں تمہارے گر چلے |

لیون نہ پیو بحرِ منہا مقصد کشاد

آگے آگے جب کوئی رہے

ہے بیکوتم میرے لھو کی

لے جلد خبرِ رگ گھو کی

خواہش جو ہوئی میرے طوکی
 حیران ہوئے دیکھ کر وہ دھڑک
 کہہ کر اس نے لگا جودل بجا را
 موسیٰ سے رہی نہ لکن تر آئی
 عریانی تن لباس ہے خوب
 آنکھوں ہی کا پر وہ در بیان ہو
 گل کو بھی جہان میں آگل اندام
 بہر لگے اشک چشم تر سے
 جب صبح کو اس نے مانگی خست
 کھٹے لگے اپنا منہ تو ہوا
 آنسو جو ہمارے اس نے پونچے
 امید نہ تھی فلک سرا ایسی
 نہی زلیست میں میکشی سر الفت
 موسیٰ کی زبان میں آئی لکنت
 میں دیر و حرم میں دہونڈ آیا

تلوار نے لی خبر گلو کی
 تعریف جو کی رخ نکو کی
 تصویر کو تیرے روبرو کی
 جس وقت کہ اوس نے گفتگو کی
 حاجت نہیں جسکوشست و شو کی
 کچھ ٹپک نہیں ہے دوبرو کی
 حسرت بڑھی تیر رنگ ابرو کی
 خواہش جو ہوئی فحجم وضو کی
 دن تہام کے میں لگفتگو کی
 بوسہ کی جو میں نے آرزو کی
 اشکوں نے ہمارے آبرو کی
 شاید کچھ اوس نے چال چو کی
 مٹی ہو لحد میں بھی سب کو کی
 اوس شیخ سے جبکہ گفتگو کی
 کچھ حد بھی ہے تیری جستجو کی

اے شاد خدا کا شکر ہم نے
دنیا کی کبھی نہ آرزو کی

| | |
|--|---|
| تبا سے فلک ز ستم کیسے کیسے رقیبوں نے ڈالی ہو ناحق عداوت کہا جبکہ مرتے ہیں بولا کہ مرئے لئے تھے جو ایک روز بوسہ تہا رک | جدا ئی عداوت الم کیسے کیسے وہ کرتے تھے چھپر کرم کیسے کیسے کئے اس نے ہمپر ستم کیسے کیسے کئے آپ نے تھے ستم کیسے کیسے |
|--|---|

جب شاد تو نور و نیکو مٹایا
کھلے تجھ پہ باب کرم کیسے کیسے

| | |
|--|--|
| بتوں پر مجھے جان کھونا پڑا ہے تیرے عشق میں یار رسوا ہوا ہوں محبت کسی سے نہ کرتے تھی ہرگز مرا یا رہنسا ہو چلو میں میرے چلو سو رہیں رات تھوڑی رہی ہے | اب ایمان سے ماتہ دہونا پڑا مجھے سبک محبوب ہونا پڑا ہمیں اپنی غفلت پہ رونا پڑا ہے رقیبوں کی قسمت کا رونا پڑا اکیلا بلنگ اور بچہونا پڑا ہے |
|--|--|

دوبارہ نکل زحم دل پر چھپر کو
دل شاد سونا سلونا پڑا ہے

جہان میں ہیں دیکھو چن کیسے کیسے
 لئے ہم نے بوسہ تمہارے جو لب کے
 جدائی میں بھی اوس گل باغ دین کے
 ہر پیر میں باقی نہ حسن جوانی
 بچاؤں نکیوں دلو گھیرے ہو جو میں
 دکھائی جو اوس شوخ فری آنکھ اپنی
 پیارے تمہاری جدا نہیں بہتر
 دسویں خدا نے تیرے کیسو و نہیں

کھلے ہیں گل و یاسمن کیسے کیسے
 سنائے زبان سخن کیسے کیسے
 کھلے ہیں گل داغ تن کیسے کیسے
 اجاڑے خزان نورچن کیسے کیسے
 رہ عشق میں راہزن کیسے کیسے
 چکارے بنو میں ہرن کیسے کیسے
 اٹھائے ہیں بے رخ و چن کیسے کیسے
 خم و پیچ و دام و شکن کیسے کیسے

تجھ شاد دایم مزے لوٹ کر کو
 خدا نے دیا گلبدن کیسے کیسے

روتے روتے بحر میں دل پہ خوشی کا ہیکو
 میکشی اور بادہ خور کی کمر سوا کیا کام تھا
 خوفِ فرقت تو کیا تلخ اپنی عیش و صل کو
 بے رخِ فرقت ہم ہماری عمر سب روتی گئی
 باغ تھا مینا بنا جام تھا و صل یا تھا

ضعف و دندان نہایان ہنسی کا ہیکو
 آفت و رنج و الم جانے سچی کا ہیکو
 بحر میں قسمت بگڑ کر بہر بنی کا ہیکو
 یا الہمی و ہر میں پیدا خوشی کا ہیکو
 پہر کھو ساقی طبیعت پر غمی کا ہیکو

| | |
|---|---|
| ہنتر بہتر کھیل میں مارا جو تیغ مار نہ کر | قتل تہا منظور میرا دل لگی کا ہیکو تھی |
| بنجو دا پنہر سے ہوئے جب ہم تو اولس گنگو | ایک ہی تھو ہم وہ دونو اور دوسری کا ہیکو تھی |
| غیر کے کھنے نہ لڑ تو ہو جو مجھ سے بار بار | غوتھاری الیئم الیسی کھی کا ہیکو تھی |

نشادین جب میرے شاہ دکن
دولت دنیا کی تیر تھو کی کا ہیکو تھی

| | |
|---------------------------------------|--|
| چاہوں جو حق سے اور جو مانگوں ملا کر | دل کی مراد میری برا اُغدا کرے |
| ساتی ہوئے ہو جام ہو جلسہ ہوا کرے | پہلو میں میرے آپ ہوں وہ دن ^{کرم} ^{ملا} |
| واسد جال انکی قیامت کی چال ہے | مرد پر میرے آئین تو محشر بنا کرے |
| قہین ہزاروں کہا ہی ہن وعدہ کا کیا ثما | اب کیا امید اس جو وعدہ وفا کرے |
| اچھا نہ ہونگا میں کہ ہوں بیمار ہجر کا | غیر از وصال یا رکوی کیا دوا کرے |
| جو روح باغیہ تہوں سے ہے کیا حصول | ناوان ہر اوس جو کہ امید وفا کرے |
| اقبال و عمر شاہ دکن ہو فرزند مام | حق سے دعا کرے تو یہ مرد دعا کرے |

بعد از نماز نشاد ہر لازم کہ پیش ختم
ہر خاتمہ بخیر بھی التجا کرے

| | |
|----------------------|------------------------|
| آپ کا انتظار کون کرے | دل کو امید وار کون کرے |
|----------------------|------------------------|

کب تک انتظار جلد آؤ
 وہ تو بخود پڑا ہے ست شراب
 غیر پر ملتفت جو ہر ذرات
 صید سے اوس کے ہو گیا آزاد
 پرورش تجھ سے سوا غیبوں کی
 قتل کر کے لکر بھی جاتا ہے
 بیٹھ بھلائے عشق میں ہنسکر
 بن گئے دل سے بندہ محبوب

اب و فون کا شمار کون کرے
 پار کو ہوشیار کون کرے
 تمیہ دل کو شمار کون کرے
 مرغ دل کا شمار کون کرے
 میرے پروردگار کون کرے
 اس کو اب مسرہار کون کرے
 دل کو بے اختیار کون کرے
 غیر کا روزگار کون کرے

مین ہون عاشق بغیر سے نشا
 اوس پر پرو کو پیار کون کرے

یون ہی میخوار و اگر بادہ پستی ہوگی
 خاکساران محبت کا کھون کیا احوال
 فاسقے سیکڑوں پانسرو چلے جاہن
 وہ ترا حسن خدا واداکر فرسک چن
 دیکھ کر ابرو ہوا اور گھٹا سادگی

اہل مجلس کہ نہ کیوں جوشش مستی ہوگی
 دیکھو جا کے دہان خاک بتی ہوگی
 آخر اذکی کہیں تبتی بھی تو بتی ہوگی
 بند انگلیا کو تیرے حوہی کسی ہوگی
 روح میخواروں کی مرقدیں بتی ہوگی

زندگی تک میں مگر عشق کے اور بعد فنا
نیرت پیرین یارب جو کوی جلتا ہو
آجکل خوب ہی سادگی گھٹا چاہتی ہے

نہ جنون ہو گا نہ سودا نہ تو مستی ہوگی
آگ کیسی دل و سینہ میں پہنچی ہوگی
پہر شراب اہل طرب کے لڑستی ہوگی

خود پرستی ہو نہ اور بہنیں کو استاد
جنکی نابود و فنا دہرین ہستی ہوگی

دل سے یاد رخ مٹو نہ گئی
کوچہ تیار کی میرے دل سے
میں وہ میکش ہوں میری مٹی
یار کا دل میں اب سراغ مٹا
دل گیا میرا دل بے کسے ساتھ
میں تو کیا یا تیرے کوچہ سے
روح تن سے گزر گئی لیکن
عمر پہنچی شباب کو بھی مگر
مجھ سے چوٹی نہ خور جامہ وری

جان بلیں سے گل کی بو نہ گئی
تا دم مرگ آرزو نہ گئی
حر کی بعد فنا بھی بو نہ گئی
مفت میری یہہ جستجو نہ گئی
مگر افسوس جان تو نہ گئی :
آرزو کی بھی آرزو نہ گئی
اب تلک تیری جستجو نہ گئی
خو تیری یا رحیلہ جو نہ گئی
زخم سے عادتِ رفو نہ گئی

میں وہ ذاکر ہوں مرد لہر شاد

بعد مردن بھی یاد ہونہ گئی

ہمارے سہاے اب بدگمان ہو رہا ہے
 عداوت تو اسے آسمان ہو رہا ہے
 ستم الیسا کس پر کیا ہو رہا ہے
 عدو میرا ہر پاس بان ہو رہا ہے
 مخالف میرا راز دان ہو رہا ہے
 لکھن کیا میں کیا کیا دمان ہو رہا ہے
 میرا دل تزاراز دن ہو رہا ہے
 یہ چھرہ ترا در فشان ہو رہا ہے

وہ اغیار پر مہربان ہو رہا ہے
 خدا جیسے ہر مہربان او س کا کیا ہو
 ذرا جھکوتا دے چرخ ستمگر
 خدا یا میری داد کیوں کر لگر کی
 نہ کیوں حال میرا کسی پر نہ ظاہر
 مجھوں کے شعور فقیہوں کو بلو
 جو ہے حال میرا سو تیرا وہی ہے
 شب و صبح رنچر پسینہ بنین ہے

نہیں غالی تجھے پر نیم ظلم و ستم سب
 ترا شاداب امتحان ہو رہا ہے

خود پرستی بھی حق پرستی ہے
 دل طلب گار بت پرستی ہے
 یا نہی خلقت دمان جو بستی ہے
 و نون جانب یہ تیغ کستی ہے

نیتی میری عین ہستی ہے
 جب سہاے اس سنگدل کو بہن عشق
 کیا ہی اچھی جگہ ہے ملک عدم
 کیا لکھن وصف ابرو خدا ر

| | |
|-----------------------------|---------------------------|
| چہر تابیون جو گنج خوبی کو | زلف بن بن کے ناگ دوستی سے |
| دیکھ کر پیہ ترود و تدبیر | میری تقدیر مجھ پر ہستی ہے |
| آ خدا کے لئے بت مغرور | میری جان وصل کو ترستی ہے |
| دیکھ لو جا کے مرقد عاشق | بیکسی کس قدر برستی ہے |
| خم کا دستار محتب سہ مول | ٹیکشو لو شراب سستی ہے |
| حیدر آباد کی ہو کیون نہ ثنا | علم و فن کی بھی تولبتی ہے |

بیخبر غیر سے جو ہوں آشتاد
مئے وحدت کی دلپہ سستی ہے

| | |
|--|--|
| خوابین عشاق کو آؤ خدا کیو ^{سط} | اس دل وحشی کو بہلاؤ خدا کیو ^{سط} |
| مرقد عاشق کو ہنگراؤ خدا کیو ^{سط} | قم باذنی آ کے فرماؤ خدا کیو ^{سط} |
| لن ترانی تم نہ فرماؤ خدا کیو ^{سط} | میرے بجان باہر نکل آؤ خدا کیو ^{سط} |
| سرنہ دیواروں سے نکل آؤ خدا کیو ^{سط} | شادان باتوں سے باز آؤ خدا کیو ^{سط} |
| وصل کی شب ہر نہ شرماؤ خدا کیو ^{سط} | میرے بجان آغوش میں آؤ خدا کیو ^{سط} |
| دل بہت بیتا ہے ہجران تسکین ^{کلمے} | بھولی بھولی شکل دکھلاؤ خدا کیو ^{سط} |
| ہر طرح سے مین سجھا یا سجھتا ہی نہیں | اس دل نادان کو سجھاؤ خدا کیو ^{سط} |

زلفین اور جبین میں نیاؤ آئینین ملکہ
بے تکلف تم لپٹ جاؤ گل سر چل میں
وی نمودن نے اذان بیوقت بے ہنگام آج

سربہ عاشق کے بلالاؤ خدا کیوا ^{سط}
میر کجاں مجھ نہ سراؤ خدا کیوا ^{سط}
رات باقی ہے نہ گہراؤ خدا کیوا ^{سط}

شاداب دل کا تقاضا بھی صبح ^{سط}
تم مدینہ کو چلے جاؤ خدا کیوا ^{سط}

دل کو خواہش تنگی مدت سے
بیٹھ کر بھلائے والہ کیسو نہ
اپنی صورت ذری دکھاؤ مجھے
آنکھ ان کی ہے فتنہ محشر
ہو جو مقبول دعا میرا
چب بھی کھتے ہیں وہ مجھے چیرا
ہو گیا ہے خلاف کیون بیوجہ
مجھ کو پہچانتے نہیں کیا آپ

گھر وہ آئین میں آج قسمت سے
دام میں پنہن گھر میں قسمت سے
دم نکلتا ہے تیری فرقت سے
چال ہم پائیہ ہے قیامت سے
کچھ نہیں دور اوس کی قدرت سے
حق تعالیٰ بے پامے نہمت سے
تم کو اے جان میری صورت سے
دیکھتے ہو جو چشم حیرت سے

شاد کی ہو گئی دعا مقبول
یا الہی تیری غایت سے

بلال عبیدی ابرو پہ اُس کی نہ قربان ہے
 فقط زخم جگر ہی غم میں اُس کی خندان ہے
 بہارتِ تہا سینہ باؤ ذکرِ لا الہ سے
 گنجی یاد پر یو بیاں خالی رہ نہیں سکتا
 تمہاری یادِ بخ اور یادِ گوش و لعلِ شکوہ
 بہنِ جنک قیدِ ہستی میں کیا لطفِ مطلق
 ضیاءِ نقشہ اشعارِ زنگارِ مضمون سے
 بہنِ کچھ کام ہو نہ پیش و بر بہن سے
 خاکِ یواسطِ رحم اب تو احوالِ عاشق پر
 میرا نجاتِ مقصود کی واسطِ حامی

تصدقِ عارضِ روشن پہ بھی خوشیدِ تابان ہے
 ہمارا سینہ پرداغ بھی رشکِ گلستان ہے
 نگینِ ولیہ کندہ نقشہِ مہرِ سلیمان ہے
 ہمارا خانہٴ دل ہے کہ گلزارِ پرستان ہے
 ہر بلبلِ مضطر اور خاموش گلِ سنبلِ پرستان ہے
 ہمارا جسمِ چچاں کیلئے یوسف کو زندان ہے
 مرقعِ خانہٴ آرزوِ نگ چہن ہر باکِ دیوان ہے
 محبتِ اُس بتِ کافر کی اپنا عینِ ایمان ہے
 ستا گیسٹے ہوا سقدِ رآخِ تو انسان ہے
 شہِ ملکِ دکن نوابِ محبوبِ علیخان ہے

مدینہٴ رشکِ خستِ ہر کنیرینِ حورِ بہنِ اسکی
 غلامِ اس شہر کا اشدِ ہر یکِ شکِ غلامِ

تشادِ بیاں انتظار کرتا ہے
 دلِ میرا دس کو پیار کرتا ہے
 جانِ مجھ پر تیار کرتا ہے

وعدہ آنے کا یار کرتا ہے
 طلم وہ بے شمار کرتا ہے
 تیرا جانبِ از شوقِ الفت میں

| | |
|--------------------------------|--------------------------------|
| آئے جلد انتظار بہت | اپ کا جان نثار کرتا ہے |
| آگے سے لپٹ کہہ ہو تسکین | دل کو کیوں بے قرار کرتا ہے |
| تیر مژگان سے وہ کمان ابرو | مرغ دل کو شکار کرتا ہے |
| دعوے الفت کا کیا جتاؤں ہم | وہ تو غیروں کو پیا کرتا ہے |
| ایک بوسہ کیوا سٹے ہم کو | روزِ امید وار کرتا ہے |
| واہ کیا ان کے بادِ خواروں کو | پست زورِ حشر کرتا ہے |
| سر بھی ہے دل بھی ہر جگہ بھی ہے | دیکھیں وہ کس پہ وار کرتا ہے |
| روزِ رھر گزرتی ہر نشہ نئے | وہ ہم کیوں بادِ خوار کرتا ہے |
| پاس بٹہلا کے اپنے غیروں کو | مجھ کو محفلِ مینِ خوار کرتا ہے |
| زاہد کیوں شراب پینے میں | خوفِ روزِ شمار کرتا ہے |

سب مصیبت گذر گئی ای شاد

رحم اب کر دگا ر کرتا ہے

خمسہ بر غزلِ قدسی علیہ الرحمۃ

سید تیرے امیرِ مائتبی و مطلبی

مرحبا سید مکی مدنی العربی

کیا کروں صوفِ رقمین تیری عالی نبی

میر والی میر سے سترجائی نبی

دل جان با فدایت عجیب خوش لقی

ہو گئی سب پہ اسبقت تجھ ایشاہ اتم
من بیدل بجمال تو عجیب حیرانم

کی جو نقاش از لہ تیری تصویر رقم
ہر وظیفہ سیر اہر دم بہ زبان پیہم

اللہ اللہ چہ جالست بدین بوا لعجبی

بس تیری شان میں لولاک لما ہی آیا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

گنہ سبھا تیر تہ کو جو حق نے سبھا
کر سکون جو تیری توصیف تیرا منہ ہر کیا

بر تر از عالم و آدم توجہ عالی نفسی

مر جا کیا میرے موہی تیری ذات پاک
شب معراج غروج تو گذشت از افلاک

جبکہ پہنچا تو فلک پر میر شاہ لولاک
لحمہ اٹھے عرش پہ سب جتنی ہیں ارباب پاک

بقا میکہ رسیدی نہ رسیدی بجائی

پایہ دین تیرے صدقہ ہی ہوا استحکام
نخلستان مدینہ ز تو سر سبز بدام

عابدین پر میر مولیٰ تیری رحمت ہر دم
ہر چہ روز بان پر چمکی صبح و شام

از ان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی

گر می حشر سے جب شور مجاہدین بہشت
ماہرہ نشہ لبانیم تو ہی آب حیات

انس و جن و ملک اور جو سار خشت
ماہرہ سپلا کے کھین کر تجھ انیکصاف

لطف فرما کہ رحمدیگز و تشنہ لبی

چشم بد و رتیری نظرون میں کیسا اثر
وہی زندہ ہوا جیسے کہ پڑی تیری نظر
روزِ فراخچہ کھینکے تجھ ہر ایک بشر
چشمِ رحمت بجٹا سوکھ من اندازِ نظر

اے قیریشِ لقی ناشی و مٹلی

شرمِ سزا پی خطا کے ہر میرا دل بہم
رات دن فکر سے مجھ کو ہر بہت بخ و الم
بھی آتا ہے مجھ شہرِ زبان پر دم
نسبتِ خود سبک کر دم و بس منفعلم

ز انکہ نسبتِ بسک کو تو شد بوا دبی

شاد کی عرض ہے مجھ آپ سے میری
چشمِ رحمت میرے کو لار ہے چہرِ تیری
بھی نکلا کرے ہر دقتِ زبانِ میری
سیدی انت جیبی و طیب قلبی

آمدہ ہرہ قدسی پیے درانِ ملی

وَلَّه

ذاتِ پر تیری ہر امت کی شفاعتِ ملی
مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

دل و جان با وفایت چہ خوب شعلقی

کیا کر دین کی وصفین اب تیری قم
من بیدلِ بحال تو عجب جبرائیم

انشاء چہ جالست بدین بوا لبعی

| | |
|--------------------------------------|----------------------------------|
| سب خدائی میں ہے سیر ایک تو مقبول غذا | نہیں ہے نیست بذات تو بنی آدم را |
| بر تراز عالم و آدم تو چہ عالی بنی | |
| موتی مسوخ جو توریث و انکسیر و زبور | ذات پاک تو درین ملک عرب کرو ظهور |
| زان سبب آمدہ قرآن زبان عربی | |
| وصل حق کو لئے جب تھر کی سیر افلاک | شب معراج عروج تو گدشت از افلاک |
| بقایکے رسیدی ز رسیدیج بنی | |
| تیرے اقبال سے جاری ہے فیض اسلام | نخل لبنان مدینہ رتوسر نیرام |
| ران شدہ شہرہ آفاق بشیرین بری | |
| دل سے مہنون ہوں بندہ ہو تیرے کسیر | چشم رخت بکشا سوے من انداز طر |
| اے قیرشی لقی ہاشمی و مطلبی | |
| ہر پاسوں کے لئے ابر کرم تیری ذات | ماہہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات |
| لطف افرا کہ ز حد میگزد روشنہ لبی | |
| ہر سگون کا تیرے درگاہ کا بر عالم | نسبت خود سبگت کردم دہن منقلم |
| ز انکہ نسبت سبک کوئی نوشیدہ ادبی | |
| نشاد کی آپ سے ہے عرض بقول قسی | سیدی انت حبیبی و طیبی قلبی |

آمدہ ہمرہ قدسی پے درمان طلبی

سب سز بڑا کہہ سزا تیرا تہہ عالی نسبی
مرحبا سید مکیؑ فی العربی

حبذا اے شہ والا حسبِ مطلبی
شانِ مین تیرے چھ کھتوین بنی اور ولی

دل و جان با وفایت چہ عجیب شلقتی

جس نے دیکھی تیری تصویر مبارک کدم
من بیدل بحال تو عجب حیرانم

کیا تیری شان علیؑ میرے شاہِ عالم
مخویدار ترا ہو کے کہا یوں پیہم

اللہ اللہ چہ جالست بدین ابوالعجبی

ہوں سیہ کار گناہنہ نہ میرے نکر
چشمِ رحمت بجنا سو گمنانِ اندازِ نظر

دست بستہ چھ کھون کا تجھ روزِ محشر
میرے مٹاؤ میرے شافعِ روزِ محشر

اے قیرشی لقبی ناشی و مطلبی

چشمہ فیض سے تیرا پیا سون کی بنات
ماہمہ نشہ لبانیم و تو ہی آبِ حیات

نشگی سے ہن بہت جان بلب بلب کا صفات
بحرِ الطاف و کرم مرجعِ کل مظہرِ ذات

لطف فرما کہ زحہ میگذر و شہ لبی

وصف تیرا میں لکھوں امیر مولا کی
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

مرحبا صلِ غلاسیہ ذاتِ یکت
ہمتن شانِ خدائی کی اور تجھ کو پیدا

برتر از عالم و آدم توصیہ عالی نسبی

جنگہ کی احمدی میم نے سپر افلاک
مرحبا جذبہ اخوش آمدی شاہ لولا

لکھ او ٹکے عرش پر سب تہذیبین ارباب
شب معراج عروج تو گزشتہ از افلاک

بہ مقامیکہ رسیدی زہد پیچ نبی

کیا کھون صل علی امیر سردارانام
رشتک سر یوں شجر طور بھی کھتا ہر دوام

دات سر ترے ہر مضبوط بنا اسلام
نخلستان مدنیہ ز تو سر سبز ہوام

زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ملی

ہر تیری ذات کا منڈان سبھی جاخصو
ہر ستر اور تیری شان میں کھنا یہ ضرور

بیشتر سب سے ہوا پیدا تر اور ہرین نور
ذات پاک تو درین ملک عرب کر خوبو

زان سبب آمدہ قرآن زبان عربی

ایک مدت ہے جبکہ مرض ہجرت نبی
اسلم درد زبان ہر بھی شعر قدسی

وصل سر دل ہر مرا شاد بھی ہر مری
سیدی انت جیسی دلیب قلبی

آمدہ ہمرہ قدسی پے در مان ملی

کیا کروں صوف تیرا شبہ والا نسبی
جانتے رتبہ کو تیری ہین زکی اور غبی

تو بی والی تو ہی مولوی میرا تو ہی نبی
کرتے ہیں وعدہ زبان راقتن اپنا پیچھی

مرحباً سید کی مدنی العربی
دل جان با وفایت عجب خوشبختی

صدقہ پتر ہے میر جان عزیز امولا
دل سے ہوں بندہ و گاہ تقدیر خدا
تو ہے ما و امیر اور گوشتی ہلجا میرا
بس بھی شعر مبارک ہو وظیفہ میرا

مرحباً سید کی مدنی العربی
دل جان با وفایت عجب خوشبختی

دست تیری ہر محکوب بھی شفاعت کی امید
قلہ و کعبہ امت ہر تراباب سعید
درہ زریں سیر ہو امون اگرچہ میں
واسطی میرے بھی شعر مبارک ہو مفید

مرحباً سید کی مدنی العربی
دل جان با وفایت عجب خوشبختی

کیونکہ مقبول خدا ہو تیری وفات والا
تو ہے مقبول الٰہی تو ہو محبوب خدا
مجھ سے کیا وصف ہو اسید عالم تیرا
کوئی ہو سکتا نہیں وصف ترا اسکا سوا

مرحباً سید کی مدنی العربی
دل جان با وفایت عجب خوشبختی

تو نہ ہوتا تو نہ تھا کچھ بھی زانہ کا ظہور
تیرے ہونے سے سو اپدینہ سامان و ہور

و د جهان نور مبارک ہی تیرے پر نور

شانین تیرے پر ہوں کیون زمین شہ نور

مرحبا سید کئی مدنی العربی

دل و جان با فدایت چہ عجب خوش بختی

تو خدا ہی ہے جدا ورنہ خدا تجھ سے جدا

جلوہ گر ہے سبھی آثار میں جلوہ تیرا

گل میں ہی بو میں بھی گلشن میں بکثرت انقشا

تو خدائی کا ہے مختار و مودون کیا کیا

مرحبا سید کئی مدنی العربی

دل و جان با فدایت چہ عجب خوش لختی

روح عالم ہر شہ وین تن بے سایہ تیرا

اس لئے جسم مبارک کو نہیں ہی سایا

تو ہی ہی نور خدا تری ذات یکتا

کھتے تجھ کو میں ملک و یکہ کے یون صل

مرحبا سید کئی مدنی العربی

دل و جان با فدایت چہ عجب خوش بختی

جنس و دیکھی تیری تصویر مبارک دم بھر

دل و جان ہوا شیدا تیرا با سوز و جگر

سوزش نار جنم سے پیا وہ یکسر

حالت عشق میں پڑتا ہی بھی شعر اکثر

مرحبا سید کئی مدنی العربی

دل و جان با فدایت چہ عجب خوش بختی

| | |
|---------------------------------------|--------------------------------------|
| حق نے بخشا ہی تجھ پر جو عیہ خطاب محمد | میں کے پردہ میں پوشیدہ ہر ایک تہ بند |
| پردہ میں اہلاد تو رہا نام احد | آگے ہو جائے ادب وصف مرا مقصد |

مرحباسید مکی مدنی العربی
دل جان با وفادایت عجیب خوشلقی

| | |
|----------------------------------|-------------------------------------|
| روز محشر تیری است پہر لکھی یاشا | دلیں باقی نہ رہی کوئی طرح کی اب چاہ |
| رحم است پر کر وہر خدا شام و بچاہ | بیکسو نکا بنیں اس شعر سو کوئی نہاہ |

مرحباسید مکی مدنی العربی
دل جان با وفادایت عجیب خوشلقی

| | |
|--------------------------------|---|
| شب معراج بلایا جو خدا نے تم کو | تہا کچھ مقصود کہ آپ انیا بھی رتبہ دیکھو |
| فرق کو طور کے اور عرش کا زیبحو | کیون نہ پہر پردہ و حدت یغفل ظاہر |

مرحباسید مکی مدنی العربی
دل جان با وفادایت عجیب خوشلقی

| | |
|-----------------------------------|------------------------------------|
| پیدا جس دم کہ تمہیں خالق اکبر نوک | دین پاک آپکا سب دینونہ بانج ٹہرا |
| علم تو ریت کا انجیل کا سنوخ ہوا | ہر گھڑی کیون نہ پر یون دل وظیفہ کا |

مرحباسید مکی مدنی العربی

| | | |
|---|--|--|
| | دل جان با وفایت پر عجیب شعلہ | |
| ہر کو ایمان پر میرا خاتمہ نیک انجام شعر قدسی کا رکھوں دل وظیفہ دہم | | عزم کشاد کی جھپٹا پتیا شاہ مدام آپ کے درگاہ والا کا میں کھلاؤں غلام |
| | مرحبا سید گل مدنی العربی دل جان با وفایت پر عجیب شعلہ | |
| | مثلاً بر غزل وطن | |
| جس دن سر ہے دل نایل کیسوی محمد | ہے پیش نظر تارنگہ کوئے محمد | |
| | ہے آنکھ کے پردہ میں نہان رو محمد | |
| مشفون میں کشف دل مقبول خدا | آئینہ ارشاد میں ابواب صفا کے | |
| | معنی جو خدا کی ہے وہ ہر روئے محمد | |
| سجود میری بات کو تم سب مقدم | ہر شان بشیر میں ہر خان نور عجم | |
| | عادت جو خدا کی ہے وہ ہر روئے محمد | |
| کہیں کا تصور جو ہے ویرات خدایا | معراج کی شب کا مجھ پر چل ہے سایا | |
| | ویدید میں گھٹکتی ہے میرے موئے محمد | |
| سجدہ کیلئے شاد کھڑا ہوں ہر تین | قبلہ کے طرف سر تو جھکا تا ہوں طہن | |

آنکھیں پھر سے جانے ہیں میرے سوا

خمسہ بر غزل وطن

الگ ہوں سب اور سب میں ملا ہوں

کھوں کیا آپ میں آپ کیا ہوں

نہ بندہ ہوں کسی کا نے خدا ہوں

میں عبد و رب کے جھگڑائیے جدا ہوں

انہیں دو کا مگر میں مدعا ہوں

خودی کو اپنے خود بھولا ہوا تھا

نہ تھا جب تک کہ میں عاشق کسی کا

ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا

کھوں کیا میں عجب ہے حال میرا

میں اپنی شان کا خود آئینہ ہوں

دوئی کے وہم میں اتناک چھپا تھا

کھوں میں حال اپنا آپ سے کیا

ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا

خدا ہی کو خودی میں اپنے پایا

میں اپنی شان کا خود آئینہ ہوں

فرشتہ ہوں کھیں جن اور انسان

کھیں ظاہر کسی جا ہوں میں پنہاں

منو دیے منو دی سیمیری شان

کھیں ذرہ کھیں ہوں مہر تابان

کے صورت ہوں گا ہی آئینہ ہوں

کدورت ہی کسی سے کچھ نہ کیا

بہرا ہے جوش و حدت سے سفینا

سدا مجھ کو سنے الفت ہے پنیانہ | نہ مرا یاد ہے تجھ کو نہ جینا

نئی سیرت نئی صورت نما ہوں

کرون میں شاد ہو کر کسی پوجا | جیون کس نام کا ہر روز مالا
سبھی جا رہے ہیں بے جلوہ سکا | وطن صاحب کرون کس زخمن بچا

میرے صاحب کو ہر سو دیکھتا ہوں

رباعیات حمد و نعت

مقدور کھان ہو حمد رقم خدا | خالق ہر وہ اور میں ہوں اسکا بندہ
ہر خچہ کہ ہوں شاد گنہگاروں | بنختے گا مجھے حشر میں آقا میرا

رباعی

ہے نور خدا کا تجھ سے شاد پیدا | کلتے ہیں تجھے کہ ہر تو محبوب خدا
ہے شاد کی جھیر مراد قلبی ہر دم | ہوں دل سے تیرے رونقہ اقدس یہ خدا

رباعی

عاشق ہوں دل جان رسول اللہ کا | شیدا ہوں دل جان رسول اللہ کا
امید شفاعت نہ رکھوں کیونکر شاد | بندہ ہوں دل جان رسول اللہ کا
خالق نے جو پیدا کیا خضر مکی دہ | رباعی ان کے ہی سبب ہوئی کل مخلوقات

| | |
|-----------------------------|-----------------------------------|
| اے شاد کچھ اسرار حیاں نکادو | بندہ میں نظر آتے ہیں خالق کی صفات |
|-----------------------------|-----------------------------------|

رباعی

| | |
|------------------------------|----------------------------------|
| تا بندہ کھین جلوہ کعبہ دیکھا | زیندہ کھین رنگ کلیسا دیکھا |
| میں چشم حقیقت کے بدلتا اشد | ہر جا سے یہ اس شہر کا جلوہ دیکھا |

رباعی

| | |
|------------------------------|-----------------------------|
| دل قبلہ نما نور سے بنائے مرا | ایمان سے بس حاتمہ ہو جا مرا |
| پہہ حق و شب و روز کا اوشاد | دم یاد محمد میں کھلے مرا |

رباعی

| | |
|------------------------------|-------------------------------|
| اے شاد یہ دنیا مقام غفلت | عجبے کے کرو کام ہر توڑی صفت |
| جب سر پہ قضا آئی تو پتھاؤ گے | رجا بیگی بس دل ہی کہ ولین رست |

رباعی

| | |
|-------------------------------|----------------------------------|
| غفلت کے سوا دہریہ کیا کام کئے | عجبے کا کچھ مانے سزا نام کئے |
| جب سر پہ قضا پہنچی تو بخت شاد | منہ ڈمانکے ہوئی قبر میں آرام کئے |

رباعی

| | |
|------------------------------------|-----------------------------|
| ہے ماتھ میں جامِ خم و پھلورین نکلا | ہر لطف وصال یاد حاصل ہر بار |
|------------------------------------|-----------------------------|

| | |
|------------------------------|------------------------------|
| اے شاد نہ کیوں خم تسلیم کروں | ہے حال پہ دایم میری لطف غبار |
|------------------------------|------------------------------|

رباعی

| | |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| کیوں غش نہ کرین دیکھ کر تیری تصویر | بہولی ہے نہ رالی ہے پہم پیاری تصویر |
| اے شاد قسم حق کی بیان کو نہیں | ایسی تو کبھی ہم نے نہ دیکھی تصویر |

ایضاً

| | |
|-----------------------------|-----------------------------|
| جہدم کہ فنا آپ کی ہستی ہوگی | پیدا صورت سر حق پرستی ہوگی |
| جب ساقی کو ترے ملیگی کوثر | سینون کو دلا جوشش مستی ہوگی |

عید آخری چہار شنبہ

| | |
|--------------------------|------------------------------|
| آخری چہار شنبہ آیا ہے ہن | جوش دل پر خوشی کا چہایا ہے |
| گل گلے پوریان اڑاؤ آج | حق نے پہم دن تہمین دکھایا ہے |

عید دیوالی

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| اس سال دیوالی ہو عجب ہم سے آئی | منہاب کی یہی چوٹ گئی منہ پہ ہولی |
| ہم آجکی شب ہو کے چراغوں کے مقابل | دیکھیں گے چہرہ ندر کی شہرہ درائی |

قسط درہولی

| | |
|------------------------------|----------------------------|
| دنیا میں عجب رنگ نہ آئی ہولی | ہر ایک کو رنگین بنائی ہولی |
|------------------------------|----------------------------|

| | |
|-----------------------------|-------------------------------|
| اقسام کے رنگ دیکھنے کا ہرین | کی اپنے فلک پر بھی رسائی دہلی |
|-----------------------------|-------------------------------|

رباعی

| | |
|-----------------------------|-------------------------------|
| فولت ہر بہت دہرین غرت کم ہے | تکلیف بہت سی ہر فراغت کم ہے |
| سوار کیا تجربہ بین نے اوشاد | دنیا میں بہت رنج و رحمت کم ہے |

حضور پر نور سب گان عالی متعالی مدظلہ العالی
قطعہ دعائے در سال تحفہ طاؤس مشوعی ہر گل تویا وغیرہ پے نذر

| | |
|--------------------------|---------------------------|
| باغبان ازل سے گلشن میں | شاد ہے بلبل چین کی دھسا |
| باغ شاہ و کن بہ فضل کریم | رہے سر سبز اور پھلا پیولا |

بیست

| | |
|-------------------------------|------------------------------|
| ساقی ہے دور جام و نعلین مبارک | سب کچھ ہے آپہی کا فقط انتظار |
|-------------------------------|------------------------------|

وام ملکہ
خدمت حضرت خداوند نعمت قد قدرت اعلیٰ حضرت حضور پر نور بندگا
قصید ورنیت تسمیہ خوانی شاہزادہ بلند اقبال ہمایون فال

| | |
|----------------------------------|---------------------------------|
| مبارکی ہوئے کیونکر نیام بسم اللہ | حیرم شاہ میں ہر اہتمام بسم اللہ |
| ہے شاہزادہ شاہ دکن کو زیب پہن | کلام پاک خدا سے کلام بسم اللہ |

پئے مبارکی جشن تسمیہ خوانی
 خوشی زبانیں چہائی ہر استعداد کی
 ہوا چو اس سے آواز رس شہزادہ
 بحسن نیت سلطان حامی سلام
 ہو کیوں ز نشہ عشق محمدی آئین
 طہور جشن مبارک ہر امر و خیال
 مبارکی سے کہ ہر شروع قشاد سخن
 بر آئین شاہ کو یارب مقاصد دین
 فزون ہو دولت و اقبال عمر شہزادہ

عجب ہی حسن ہے تہنظام بسم اللہ
 ہر ایک زبان پہ ہے ورد و مہم بسم اللہ
 شروع کار نہ کیوں ہو مقام بسم اللہ
 ہو دین یاورد دنیا بکام بسم اللہ
 مے طہور سے مملو ہے جام بسم اللہ
 سر کتاب نہ کیوں ہو قیام بسم اللہ
 دعا پہ کیجئے اب اتمام بسم اللہ
 بہ فضل رتبہ غرنام بسم اللہ
 طفیل مرتبہ فیض عام بسم اللہ

قصید

شاہ کے سالگرہ لیکے جوائی ہندی
 محل عیش میں ہر رنگ جولای ہندی
 قدم اوٹھتا نہیں خامہ کا خوشی کی بین
 آمد آمد کی صدا غفلت شادی کی ہو ہم
 سرخرو ہر کس نا کس جو بڑ بیٹھے ہیں

گلشن دہر کی ہر آنکھ میں بیای ہندی
 حردم دید کے آنکھوں میں سائی ہندی
 پاؤں میں اس پر بھی شاید لگا کی ہندی
 باغ دنیا میں ہے کس کس آئی ہندی
 دسے رہی ہر رنگ خنای ہندی

| | |
|--|--|
| <p>شاہی ساگرہ شاہ دکن کی شکر دیکھ کر شاہ کی سرسبزی اقبال بلند سار و خوبانِ جهان اسپہ فدائین و الفت ساگرہ رکھتی ہو ولین محکم اہل محفل کی تیلی نے لیا چرم او سکو اسکی شوخی کی کہانیاں کوی توصیف کرے سرخ روئی ہو اسی سے وایم حاصل عمر بھر کیون نہ رہوں شہ کی دعا گوئین</p> | <p>خوب نقاش ازل نے ہی نہائی مہندی کیون نہ قدم نہ پر کرنا حدیہ سائی مہندی کیون نہ ہر گل کی کرے دیکھی صفائی مہندی کیون نہ غنچوں کی کرے عقدہ شامی مہندی بزم میں شاہ کو جب ہمسرا ہی مہندی کیون نہ عاشق کی کرے ہوشہر مائی مہندی قدم شہ سے نہ ہونڈ لگی جدائی مہندی خضر کے عمر کی دتی ہے دوائی مہندی</p> |
|--|--|

شاہ و آباد رہین تاصدقہ سی سال حضور
 شاد نے دلہ و عادی کے سائی مہندی

قصیدہ در تہنیت ساگرہ مبارک صاحب زادی صاحبہ
 حضرت ظل شہجانی مدظلہ العالی

| | |
|--|---|
| <p>بلیو کو گل گلزار مبارک ہو فضل نیر و شہا ساگرہ کی شاہی بہنو کا فرہین رہ عشق کو سن ازاد</p> | <p>شاہ کو جشن کا دربار مبارک ہو حقے ہر سال میں ہر بار مبارک ہو تہنیکو جبہ چین زمار مبارک ہو</p> |
|--|---|

سرو قمر کو یکستان کو مبارک ہو
تخت طاوس کی تخت کو نیت حاصل
ہو مجنوں کو عطا خلعت جبریل اقرب
یادہ و ساغر و ساقی جو ہایون ہو
مسکن غلام مبارک ہو تجھ اور غلط

ہم کو حسن قد و لدار مبارک ہو
رونق تاج گہر بار مبارک ہو
چشم دشمن میں حسد خار مبارک ہو
شیخ کو جیہ و دستار مبارک ہو
ہکو دہلیز و ریاری مبارک ہو

خلعت سالگرہ لعل و جواہر کا صلہ
شاد کو شاہ سہر بار مبارک ہو

قصیدہ و رہنیت ولادت میر عثمان علیخان بہادر شہزادہ و اللہ
حضرت نعل سبحانی مدظلہ العالی

ہو شاہ کے گہر جہنمزد و حیدر
عجب طرح کا دیکھو نور انظر ہے
بہی شور و غل ہے زمین آسمانین
کبھی شمس اور سج کے مقابل نہ ہوگا
خوشی سے مچی ہو ہم ملک و زمین
بے شادیاں نہ خوشی کے ہر ایکجا

پر پچھرہ گل و ہوس و لے شیدا
کہ ما در پدر کا وہ تخت جگر ہے
نہیں کوئی اور سکا ہر ثانی جہان میں
گرے ہر مہ چارہ رخ سے چندا
چکنے لگے غنم و لیسین چین میں
گھین نفہ نے گھین راگ نا لا

| | |
|------------------------------|----------------------------|
| امیرون نے گزرا فی تدرین خوشی | یہی عرض کی دست بستہ بہون |
| مبارک تجھے شاہ و نشان مبارک | ہوش ہزارہ تجھ کو بحق تبارک |
| سکندر نژاد اور دوار دولت | فلک مرتبت اور قائم مروت |
| و عاشاد کی ہے بھی دل سے دیم | الحی ہے شاہ و شہزادہ قائم |

لکھا شاد نے شاد ہوا اور خوشتر

اسے سال تولد زبے نیک اختر

تاریخ ولادت میر فاروق علیخان شاہزادہ والا تبار حضرت
بندگانِ عالی مدظلہ العالی

| | |
|---------------------------------|------------------------------|
| فصل ایزد سہوا شاہ و کن کو فرزند | نیراج چشم مہر نیر و نشان |
| شاد تاریخ کھی یون بحساب فصلی | جانان نور مکان شمع حرم سلطان |

ہوا الرحیم

تاریخ مراجعت سوارے بندگانِ عالی مدظلہ العالی
از شہرِ مکتہ

| | |
|-------------------------|----------------------------|
| ہوا شہ کے آئیے گلشن وطن | خران مین بہار آئی سوئے چمن |
| و عاشاد کی ہے قیامت ملک | خدا یا رہے شاہ ملک و کن |

قطرہ یارِ مخ منصبِ شبن در درگاہِ حضرت شیخ فرید شکر گنج
علیہ الرحمۃ المعروفہ دروازہ ہستی

| | |
|----------------------------|---------------------------|
| ز سخی حضرت ہاشم حسینی | جو مقبول در خیر الورا ہے |
| مزارِ حضرت خاموش پر جب | نصیب دروازہ جنت ہوا ہے |
| وہ بابِ جنتِ فیضِ شکر گنج | فضیلتِ جبکی ثابت بر ما ہے |
| کھی یون شاد تو یارِ مخ تیر | در درگاہِ سہرا زخند اس ہے |

قطرہ و غائب

ورشانِ اعلم حضرت خداوند نعمت قدر قدرت فلک شوکت
جہانِ نیاہِ ظلِ سجادِ مظلوم

| | |
|-------------------------|-----------------------------|
| ہے دعا بیلِ شیدا کی شاد | شاخِ گل پر بھی ہر صبح و شام |
| گلشنِ دہرینِ شاماتیرا | گلِ اقبالِ شگفتہ ہو مسام |

تاریخِ شکارِ گردنِ شیرِ حضرت سبحانی بندگانِ عالی متعالی
مظلومِ عالی و دامِ ملکہ و دولتہ

| | |
|------------------------------------|---------------------------------------|
| تو پرانِ راہِ واقع ہر جو کچھ فاصلہ | ناگہانِ شیرِ بربانِ کاہوا اسجا پہ گذر |
| ظلم کی دس کے ملی شاہِ دکن کو خیر | کہ رعایا کے مویشی کاہوا حالِ ابتر |

خید کا اوس کے کیا غم شدہ والائے
 ہر طرح خید کا سامان میا کر کے
 فضل ایزد و دمان پہنچاؤت مغرب
 جبکہ شاہین فلک شرق کی جانب چمکا
 جانور سار شکاری سبھ صرف شکار
 رعب شاہین کا جد ہر دبدبہ دلچہ پایا
 باز خوش سیر کی چالاک کی دھم باریے
 ہوئی چیتہ کی اندھیری اوہر گنگھوڑ جدا
 پڑی او سکی نظر قہر جو آہو کی طرف
 ایک کلین ہزار دیکھنے اس نے شکار
 حلقہ کھٹے ہی جو سب چھو ہوتا ہی کیا
 شہ کی مرضی کیونق جو ہو سار شکار
 ہوئے ہو چین شکاری شہ لا جو سار
 ہوئے ہمراہ ہوار کے امیر اور وزیر
 حکما اور مالیت تھے ہمراہ رکاب

اور سوار یکا دیا حکم نصرت کت و
 رونق افروز ہوا شاہ رعایا پرور
 رات پہر سب سب ام کے تابہ سر
 خید انجم پہ مسلط ہوا شاہ ہاوار
 سب کہا لوگ خیدا دیکھا اپنی جوہر
 لہک و راج کے دم جگہ ہو گئے کستر
 پیکو تر کے ہوئے خوشی سب یوزر
 وہ لگا گھوڑے نے اٹھ کر جو ادھر اڑا
 چوڑے پہلا ہرن ہوش ہو گیا کسر
 ایک ہی پنجہ میں صد ماگو کی چاک جگر
 گوشت کے گڑو گور سبھی ہوش کر
 پہر طلب پہر سواری ہوا قبل اکبر
 خوف سے کانپ کر گروں کے رعب اختیار
 گیا کہوں وہ ترک فوج وہ شہ انسر
 جمع اسجا پہ تھے ہر نوکے ارباب نذر

ہوا فرمان شدہ بجاہ کا اسم اب
 رونق افروز ہوئے خیمہ ولاد کن
 شدہ والا نے جوہن اسپہ چلائی ریف
 پیر تو ہر سو سے صدا لگی تحمین کی
 زہ کہا مہر نے اخست کہا گردون
 شاد ہو کر یہ دعا میری بھی کل سنگلی
 رہن محبوب علی شاہ سلامت دم
 عیش عشرت و رہن شاہ کن شاد

جلین اس نے پہ جہ شیر کی تیغ
 شیر غران ہی کھڑا سامنہ حاضر ہو کر
 ہو گیا تیرا جمل کا وہ نشانیک سر
 ہوئے اجاب بخش اعدا ہو گئے خاک تر
 بدت تیرا مات ہوا دشمن کا جگر
 بالہی رہن قایم شدہ والا اختر
 وایما لشت پناہ ان کے ہیں پیغمبر
 جب ملک چرخہ تابندہ میں شہنشاہ

عرض کی شاد تارخ نہ پخت
 سیر کو صید کو شاہ مہنا پیکر

وام ملکہ

خدمت حضرت خداوند نعمت قدرت حضرت حضور پر نور بندگان
 قطعہ تہنیت ولادت با سعادت شہزادی صاحبہ قبلہ دام ظلہا

شاہزادی حقو جب بخشی بفضل عین
 ہو ہادیوں شاہزادی تکر شاہ و کن

میرے آقا مکرم خسرو بجاہ کو
 عرض تارخ تولد کی اسید شاد

دام اقبال

خدمت حضرت خداوند نعمت قدر و درت اعلا حضرت حضور پر نور بندگا اعلیٰ
قطعه تہنیت تقرب چوتھی جشن سالگرہ مبارک شاہزادہ اویس صاحبہ دام

تاریخ

| | |
|---------------------------------|---------------------------------|
| روز افزون ہر سہ ماہی دل کی دعا | عمر و اقبال شہ ملک دکن |
| رسم چوتھی ہو مبارک سہ ماہی | شاد کر عرض سن فصلی جشن |
| ساقی و جام دیا وہ و جلسہ ہر کار | آیا بفت اور ہر موسم ہر کار |
| اقبال عمر و جاہ سیر شہر ہر کار | ہے شاد کی دعا کہ رہی حق تو ماہد |

ایضاً

| | |
|------------------------------|-------------------------------|
| پہ شہ دکن صاحب اقبال | جشن گرہ سال نیکو فال ہے |
| اور سالگرہ قاصد و تہی سال رہ | گنتی مین ہر ایک دن ہو چکا شاد |

تاریخ انتقال پر ملا عبد البنی شاہ صاحب

| | |
|------------------------------|----------------------------|
| خار غم و دیکر مین جب چل سے | عالم فانی سے شہ عبد البنی |
| ہائے وہ مجذوب کامل اٹھ گئے | لکھیا یون شاد گئے سال فات |
| جو کیا زمانہ مین تہے بے عدیل | جہان سے ادھے شاہ عبد البنی |

ہندی شہاد جب نکلاں وفات
کہا میر دلور خدا کے خلیل

تاریخ وفات کیشور شہاد تخلص باب فرزند راجہ کرواری پر شہاد
بہادر المتخلص باقی

سیرا دوست جیہ تخلص جاتنا
وادیتا کہ راہی ملک عدم ہوا
تاریخ ادسکی شہاد لکھی فی البیہ
باقی کانور چشم صد افسوس مر گیا

تاریخ و شہاد میر عبدالحسین شاعر

سرگے جب میر عبد اللہ حسین
شاعری کا اب فرما جاتا رہا
از سر افسوس تاریخ وفات
مین نے لکھی شاعر خوش گو گیا

تاریخ وفات فداحسین لکھنوی

شاعر تھا فداحسین نامی
افسوس وہ مر گیا قضا سے
تاریخ وفات مین نے لکھی :-
مشہور سخن ہوا۔ وہا سے

تاریخ وفات امام الدین صاحب

ہر کیسی چشم غم اور ہر کوئی آرزو دل
منہ سے کہتا ہر کوئی وادیتا ہر دستا
کیا را شہاد اب لطف مذاق دل
وہ امام الدین نصرت زندہ دل مر گیا

تمت الکتاب

قطعه تاریخ از تالیف افکار گه یار آبروی منشور و منظوم غرضه جبهه
منطوق و مفهوم راجه راجایان مہاراجہ راجکشن پرشاد بہادر
دام اقبالہ پیشکار سرکار عالم مصنف این کتاب

| | |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| در این زمان کہ پراگندہ بود دیوانم | ز طبع گشت چو شیرافوتش مجبور |
| و لگم گفت سنہ شاد از سہ نصاف | از اہتمام فریدی بشد مکتوب مطبوع |

قطعه تاریخ از زیب مسند سخنوری خانوادہ ہنر پروازی الجناب
راجہ رام کشن بہادر حقیقی عم حضرت مصنف دام اقبالہ

| | |
|--------------------------|--------------------------|
| گشت چو منظور نظر راج شاد | حاصل او را شدہ رنجور چشم |
| از خوشی دل پہ تاریخ طبع | عیش بگفتم سخن نو چشم |

قطعه تاریخ از نتیجہ طبع بلند فکر آسمان پیوند جناب راجہ سیر رنگ پرشاد
بہادر بہجت

| | |
|-------------------------------------|----------------------------------|
| زیب افراسی جان گردید چن این باغ نشا | عینہ کہ عالم از خوشی گل گل شکفت |
| از پہ تاریخ او بہجت زرد و آفرین | طبع دیوان کشن پرشاد و با گرد گفت |

قطعه تاریخ از سرمایہ اعتبار شعر از نان جناب گناتہ پرشاد صاحب
فہرت تخلص

| | |
|---|---|
| چاپش ایدون کلام شاد و الا مبت مصرع تاریخ او قسرت رقم نموده | شاد دل از دیدنش گردید هر فرد شبر طبع شد دیوان پاک پیشکار نامور |
| قطعه تاریخ از کایم طور سخندان | انی جناب نها کر پشاد مسرت مخلص |
| گشت چون مطیع دل دیوان شاد است مسرت بهر سال انطباع | گوی سبقت از سخندان ر بود گفت نامش گلشن فین وجود |
| قطعه تاریخ از خسر و ملک شیرین | ز بانی جناب سیر العیاص حیات |
| رخ دیوان شاد از دیو طبع ز قمر طبله باغ و بهار شش | نشاد الحال چون گردید نوری بگفت سال طبعش باغ صوری |
| قطعه تاریخ از ناظم بستان | تعارف بحال جناب امجد پشاد مستم مدرسه |
| علاقه پیشکاری | |
| کلامی بشد چاپ از فضل حق سنت خامه عشرت خوش قسم | که بوده است مطلوب آگاه دل رسم کرد مرغوب آگاه دل |
| قطعه تاریخ از طبع او جناب کچهن | پشاد بهر |
| گشت دیوان شاد چون مطیع یک تصنیف را به طبع شد | خاطر دوستان چون بگفت مصرع سال او بهار بگفت |

تقریظ نسخہ باغ شاد چکید قلم بلاغت رقم شک فروسی
 و طوسی روکش انوری و خاقانی مولوی حاجی محمد مظفر الدینی صاحب
 معتمد مظلہ صدر مدوگار صدر شیعہ خانہ سرکار عالی

زبان حمد گویائی جب اسی خالق بے مہتا کی عطا ہے۔ تو ہمارا دعویٰ
 ادس کی ثنا گوی میں عین خطا ہے۔ اگر ادس کی جانب سے مضامین
 دلچسپ لکھنا ہوتے۔ تو ہم اس گوہر تر کو سلاک نظم میں کیونکر پر و فر
 ہنگو اس موقع پر یہ شعر پڑھنا حسب حال اور اپنے نقص ہر گونہ پر قابل
 عین کمال ہر شعر

| | |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| آلہ تیری ثنائیں تجھی کو لایتی ہر | نہ قابل ایسکے کبھی دعویٰ خلائی ہر |
|----------------------------------|-----------------------------------|

درو و نامہ درو و رب و دو و اس صاحب مقام محمد کو زیبا ہے۔
 کہ شان ادس کی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ہے۔

درو و جس پہ خدائے کریم پڑتا ہو درو و خلق کی پرواہ بلا اس کی کیا ہو
 مگر ہمیں ہر پہ لازم پڑھیں درو و علم کہ وہ درو و مبارک ہمارا درو و کام
 اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ خریداران گوہر سیر
 مخموری۔ آشنایان بحر تغزلات شاعری۔ کو مشرودہ کہ اندنون سرمایہ فیض

ابدی کشادہ۔ اور گنجینہ فیوض سردی آمادہ افادہ ہے۔ پرخیل
 ہرگز نہ لائیں کہ شعر و سخن کا حصہ شاعران سلف کے ہی نصیب تھا۔
 یہ گمان ہرگز نہ کریں کہ الفاے مضامین نوانہیں سخنوران کہیں
 فضل حبیب تھا بہن نہیں وہ فیضان نامنا ہی تاقیامت ساری۔
 اور انہیں ارواح مقدسہ کا فیض ابھی تک جاری ہے۔ دلیل
 شاعر بران است و خم و خمنا نہ با مہر و نشان ست پاشو گئی
 ہر زمانے میں عطاے رب جلیل ہے۔ جس پر یہ دیوان شاد
 مصدق دلیل ہے۔ در حقیقت یہ دیوان عشقیہ نہیں آتشکدہ غلیظ
 اور فی زمانہ بے مقصد بے عدیل ہے۔ دیوان کیا دیوان خانہ ذریعہ
 نمونہ ہے۔ ہر ہر نگہ اس کا قابل صفات ہرگونہ ہے۔ عروسان الفاظ
 محبت کی ادا دکھاتے ہیں۔ پروگیاں مضامین نیرنگی سے اٹھ
 دل سے بہلاتے ہیں۔ ہر مصرعہ باغ موزونیت کا سرو آزاد۔
 ہر فقرہ گلزار حسن کا شمشاد ہے۔ ہر شعر شعور و ناشعاری میں ممتاز
 ہر بیت میں خانہ جمیوت کے انداز۔ ہر غزل غیرت چشم غزالان
 چین و چکل ہر قصیدہ حسرت افزائے صلاحیت طول امل ہر دیوان

حسد کا قافیہ اس کو دیکھ کر تنگ۔ ان محذرات فصاحت گفتار کو
 مشابہت سبحان و ایل سے تنگ ہے۔ ہر مطلع حسن مطلع آفتاب
 ہر منتخب دیوان فصاحت کا انتخاب۔ ہر مقطع کا جلوہ سخن شناسوں کے
 دل میں جاگیر۔ ہر مستزاد زبان و راز ان مطاعن کے لئے تنگی شیشہ
 مضامین تیز سیف زبانی کا اثر دکھاتے ہیں۔ یہودہ گواس کی نجات
 سے اپنی زمین آپ کٹ کر دم چراتے ہیں۔ پیچیدگی معنی زلف معشوق کو
 دام آتش میں قید کرتے ہیں سلاست مضامین طائر روح شاعرانہ
 قدسی کو صید کرتے ہیں۔ رباعیات میں چار عناصر کے ڈھنگ بہر
 جس سے دو چار ہونے کی چارہ گری میں پر یون کے پرے ہیں۔
 عارض اشعار قاعدہ عروض کا سرنامہ۔ رنگینی گفتار عروسانہ
 لئے پر زیب جامہ ہے۔ ہر خمسہ غیرت پنجمہ مر جان ہر سدس ششدر
 شش جہت کا سامان۔ خامہ مدح کے پر دو چار قدم بڑھتی ہے
 ایک قلم توٹ جاتے ہیں۔ حواس خمسہ طاہری و باطنی کے پنجمہ تھن
 ہنس کر چپکے چوٹ جاتے ہیں۔ ہفت آسمان میں ان مسدسات کی
 پنج وقتہ دہوم ہے۔ ہر مثنیٰ کے شوق مشاہدہ میں حوران نوجوان کا

بہشت بہشت میں جہنم ہے۔ ترجیع بند کی بندش سے قافیہ حاسدین
 وسعت معنی کے حسن آراؤ پر خرویشیوں کا جنگ ہے۔ یہ دیوان نہیں
 آتش کا پرکال ہے۔ جسکی حسرت سے روسیہ داغ لالہ ہے۔ ہر مغن
 گرم گلزار ابراہیم کا خلیل۔ ہر غنی بلخ سرمایہ فصاحت کی دلیل ہے۔
 شاعران کہن کی شاعری تازہ کرنے کے لئے یہ کلام مانع ہے۔
 مستعدان سلف کی قور یاد دلائی کے لئے یہ گلدستہ جدید محب رابع
 اس کا سودا جس کے سر میں بہر گیا۔ سیر کی طرح وہ جاوہر بیانی کی
 حسرت میں مر گیا۔ یہ کلام ہر چند زندانہ نہیں پر سوز و رست عام کم
 شراب کرتا ہے۔ عاشقانہ لطف و کہا کر محبت کا دل کباب کرتا ہے
 اس کی فیاضی فیض شاعری کی رغبت دلاتی ہے۔ جسدت تیری
 نعرہ حیدری بہر کر حاسدون کو الخفیظ الامان کا درستی ہے
 یہ کلام پر از شاد نتیجہ طبع راجایان راجہ راجہ کش پر شاد بہا
 آبروئے ہر شاگرد و فخر نہر استاد ہے یہ ہمارا جہاب اہم
 نرند رہا و پیشکار مرعوم کے فرزند دلہندہین ادر ہمارا جہ
 چند وعل متخلص شادان کے جگر گوشہ ارجمندہین جو ہر قدر دانے

و قدرت شناسی خاص ان کے خاندان امارت کا طریقہ ہے
 گوہر سخاوت و شجاعت ان کے دودمان وزارت کا شوق
 ہے۔ منسلکی ان کی جبین تعریف لکھو قلیس ہے۔ بہر کیا حاجت
 تقدیر پر طویل ہے۔ صرف چند بیات پر ہی ختم بیان کیجئے۔ اس کے بعد
 قطعہ ماریخ طبع دیوان لکھ کر اشہب نظم کو روک دیجئے۔

منظم

| | |
|----------------------------|---------------------------|
| دی مروت امیر نیک نہاد | راجہ راجگان کش پرشاد |
| آن کہ در شوق قطعش شادست | دل نیکوش فرحت آبادست |
| در دکن بہت اب میر ابن امیر | صاحب عقل و صاحب تدبیر |
| افتخار سے از د امارت را | رزد و فارے بدل وزارت را |
| باذل و عادل و سخا و کریم | عاقل و شاعر و ذکی و فہیم |
| قطرہ پیش پیش و ریا | ہنہ جود و فضل و علم و سخا |
| مہر برج سائے علم و ہنر | در محیط جود تازہ گہر |
| معدن لطف مخزن الطاف | مصدر حلم و صاحب انصاف |
| خادم بادشاہ ملک و کن | بندہ غیر خواہ شاہ زمین |

قدوی شاه جهان شاعر قدیم
خدمتش بیشکاری شاهست
قدر افزائی هر نجیب و شیرین
وصف او در بیان نمی گنج
خامه را نیست طاقت گویند
مست عالمی والا مقام سخن
در جهان تا که هست شادی غم
خاطر شاد و شاد و ایم باد

خاص و بلند پیشکار قدیم
زان فردن تر بکار آگاهست
دراودا من غریب و ضعیف
حلمش اندر زبان نمی گنج
مست عاجز لب از حدیث
برو عاقتم کن کلام سخن
رنج و شادی است تا بدیدم
سینه دشمنانش پر غم باد

قطعه تاریخ فارسی

چون ز طبع کلام فرحت بخش
اے معلی بمن سر طبعش

خاطر شاد شد نشاط افزا
گفت دل گلشن شاد را
۱۳۰۹

قطعه تاریخ زبان اردو

خوش وضع خوش فاش خوش اسلوب خوش
تاریخ طبع او که معلی نے یوں کہی

جسدم کلام راجہ ملک کن جیسا
دیوان شاد صاحب عالمی سخن جیسا
۱۳۰۹

ریختہ گلک غنیرین سلک ثانی جدیر و فرزوق ثالث
 لبید و محقق نقاب و فینہ خاقانی و انوری صراف خزینہ
 یعرب بجمتری حسان الہند ملک الشعر اسامان ششم
 ابوالقاسم مولانا فضل رب صاحب عجیبی شاعر خاص حضور
 نظام سدا اللہ ملکہ

سبحان اللہ شاہد سخن جن کا نظارہ فریب جمال شفیگان حسن بختی
 لئے برق طور ہے۔ اور شعلہ حسن ازل اور شعلہ نور جس کی
 ہر ادا میں خرام لیلیٰ مضمحل جس کا خرام اوستا و فتنہ عشر یہ وہ
 محمل نشین رعنائی ہے کہ اگر لیلیٰ و لکھتی تو عین ہو باقی۔ اور
 شیرین مفتون۔ جس کا دلگداز ذوق خلوتیان مہنی کہ لئے توجع
 بنو مندی۔ اور روان افرا شوق انجمن سخن کے لہو نشور
 ارجمندی۔ حق تو یہ ہے کہ اگر سخن کا قدم نہ ہو تا ظہور حدوت
 و قدم نہ ہو تا۔ سخن کی کیا بات ہے۔ جیسا کہ بات بات نہایت
 یہ وہ ساقی سیکدہ معانی ہے۔ کہ طلاق و خدات جس کو پیامین
 اور معانی دلپند جس کے نوالے۔ ایسا سخن جو مجموعہ کیا ست و دیوانگی ہو۔

اور خیر ختم رندی و فرزانگی کہیں تصرف کا دریا بہتا ہو۔ کہیں
 شیرعلت کا فیض رہتا ہو۔ کہیں توکل کا پایا باند ہو۔ کہیں رضا و تسلیم
 سخن ارجمند ہو کہیں نالہ و کل کی تشبیہات کی فکر ہو۔ کہیں یاسین و نعل کا
 نوکر ہو۔ کہیں چراغ بزم احباب جلتا ہو کہیں دور بادۂ ناب جلتا ہو
 کہیں ناقوس اشتیاق بجتا ہو۔ کہیں رعنا لہ گر جتا ہو۔ کہیں سوز
 و ساز نار و نیاز کی انجمن ہو۔ کہیں زلف یسلی غالیہ ساعی کا سخن ہو
 کہیں دو درآہ پہیلا ہو۔ کہیں ذکر محبوب و یلی ہو۔ کہیں برق نالہ
 کڑکاتا ہو۔ کہیں طائر روح پھڑکتا ہو۔ وہ ہمارے جہا راج درۂ
 التاج اکلیل ایالت نیر سپر حلاکت سخنور یگانہ ایسیر فرزانہ
 عالیجناب راجہ کشن پرشاد بہادر دام اقبالہ کا دیوان ہے
 حق تو یوں ہے کہ جس قدر دیوان موجود ہیں اور آئندہ مدون
 مرتب ہوں گے۔ ان سب دیوانوں کی یہ جان ہے۔ وہ
 آفتاب سپہر کمال۔ یہ اسی آفتاب کا فروغ بے مثال۔
 وہ سرچشمہ امجد ہے۔ یہ اسی چشمہ کی موج۔ وہ سہیل فخر
 علا۔ یہ اسی سہیل کی فروغ پاش ضیا۔ وہ بزم مہمانی کی صو

یہ شمع معانی کی لو۔ وہ لہجہ جو دہیہ اوسی وجود باوجود کی نمود۔ وہ
 زور قیام امارت کا نوح۔ یہ محفلان درایت کی روح۔ وہ لہجہ
 بلاغت۔ یہ حکم فصاحت۔ بلاغت اوسکی پیشکار فصاحت اوسکی شاہد
 بردار۔ وہ ماشاء اللہ آفتاب ظہور۔ یہ چشم بدور۔ اسی آفتاب کا
 نور۔ حق تو یہ ہے کہ فکر مصنف رضوان ہے۔ اور یہ نصف
 لطیف ریاض ارم۔ سطور قصور ہیں۔ اور مضامین حور۔ بین السطوح
 نہر لبین۔ اور نقاط درعدن۔ یا یون کھئے کہ سخن شیرین ہے۔
 اور مصنف فرما دیتے۔ اوسکا اندیشہ۔ اور مضامین جوئے شیرین
 کہ بکام دلہا شیرین بادیا یہ کہنے کہ سخن بحقیقت ایک طلسمِ جان تھا
 اور مصنف کی فکر روشن لوحِ طلسم۔ اور تیغِ قلم طلسم کشا ہے
 مرحلہ ہائے طلسم شبیہات ہیں۔ اور عجائبات استعارات مضامین
 رنگارنگ۔ اوس طلسم کی فوج۔ عذوبت الفاظ دریا اور معانی خوش
 اوس دریا طلسم کی موج۔ خدا کرے کہ مصنف کی دولت و اقبال کو
 متصاعد دیکھوں اور اقبال و دولت کو مصاعد پاؤں۔ دیوان کا
 نگارہ باعث حیرت ہو۔ اور اقبال کی مصاعدت موجب مسرت

پیغمبرانه و ده بے اندازہ و اسلام والا کرام عرشی مستہام

عربی

یار یک احوال و یک اجول و یک استنصر و یک استظہار اعظم شانک
 و ارفع مکانک و اعد تمامک و اسنے کلانک با سنان
 احمدک دبا سب جن اشکر فیک یارب و جی عن کرائب الارض نوآ
 اسما فی کل کور و کل مسا و صل علی سیدنا رسول الثقلین نبیک
 و حبیبک شیخ الام و صفیک وآلہ و اصحابہ و ازواجہ و اجابہ آمابہ
 فبقول عبد الضعیف اضعف الحلیقہ بل لاشی فی الحقیقہ ابوالقاسم
 محمد بن الشہیرہ فضل رب عرشی المتخلص حنفی المذہب الی زایت
 دیوانا عجمیا و کلاما غریبا عروس مجتہد بانواع الحیل مرآة محبلاہ
 تنکس فیہا اشباح صن البلاغۃ و الفصاحتہ و الدراریۃ و اللطافتہ
 ثمانۃ معانیہ کالعروۃ الوثقی لطفۃ مبانیہ کشجرۃ الحکد و ملک یاسی
 حاویۃ علی کنایات مستطرفہ و استعارات مستظرفہ و خمس لطیفہ
 و نوادر لطیفہ شتمہ علی فواید مفیدہ و فرائد سدیدہ و فصاحتہ ہمایۃ
 و بلاغہا نہایتہ شاملتہ علی عبارات حسنہ عذیبہ غیر مرۃ تنفع المبتلی

بفسا والاخلط لاسيما السوداء والمه

ففي كل نقط من روض من الين وفي كل طرقة من عقد من الدر
يردى بها كل غليل ويشفي بها كل عليل كيف لا وهو من تعين عن بحر الواسل
وجبه الفاضل ذات عقل وافر ادب باهر فص غائم الاياله نص آيات
الحشمة والجلالة كامل البشارة عالم الاشارة سدة السنية طيار الكلمة
والشعر ادبها به العبد كيف الايا والغربا فوسم باق العجايب
حين جولانه جوده جيد في طي المسافة وميدانه ليث اجم الفصاحة
اللسانية بحث بساين البلاغة البدينية حضرت به عرصة مراعي
البيان حضرت به وجوه مدعي المعاني والبيان الذي هو محمدا
بين الايمان بنزله الفراسة والطلاقة والدايت والرشاقة لعلو
جانه وسوايمه ومنصبه اشتبه به جماله راجه كثر برشاو بهادور
المخلص به شاد حرسه الله الے يوم التنا وكبريت النبي والاحقاد
وبذا اخر المرام والحمد لله على التمام واصلى على النبي افضل الانبياء
الكرام وعلى آله وانه واجبه وذرياته الے يوم القيام -

فارسى

دادار - درون راول دل را ذوق و ذوق را از آرزو داد و بی
 داده - دروغ را زانغ و دل را داغ و او را دارائی و آه را از دوری داده -
 آغوش که از دل در دو داغ در و ده و آرام دل را از درون زد و ده
 و ده آه را روی ارادت و زواری دل درون آرائی آورده - داد
 و درون داغ زده آزرده دل در دو دل را از او را که و درون را از
 دور و دوش و داد و او را ز دور و دران داد و داد - و درون آداب
 ازادی را آواره و دران آدم آزاری در دل آزارده و در دو داغ
 زاده ره آورده داده - آدم آزارده در آزار و در دویم روان و شرم
 آورد - و درون داغ زده و روی و آزرده - و ده دل آرائی
 او را که و او را که که داغ از دل زد و ده و او را و درون دارائی
 را از آدم ارادت روان در و آورده و ده - آرزوی دل که
 داغ درم را از زد - آدم زاده از ده راول دادن بران دارد
 که در دم اثر آورد - دن و در و او را که آورده که در بغ را
 ارزش و رک را ز دوران داده - او از هم را ز خواری دوران
 از آوازه اوج زواریان در دل روی از راه در آورده -

اوزان

رازول دبح در زور و آرد
 داغ دل اندر دم درون دارد
 ز داغ راز رزی آور دزی داغ
 روح او را که از نش آورده
 دل آ زاده دبح راز آرد
 آ ز ذوق در رم که آزار و
 در و را داغ دل به راز آور و
 آ ز زوی در رم روان دارد
 انار آل ب داده ام دل ساید
 در و را راز ده ز داغ درون
 آ ز زوی که در و خون داری
 از و رون آ ز زوی دون آور
 دل ز داغ دور و آری
 از س داغ ده ز داغ در رم

در و را داغ روی زرد آرد
 آفخ از و ز که دون دارد
 ذوق آورده روی دل داغ
 در و را دل ز و زرش آورده
 ذوق آواره دم آ ز آرد
 دل ز رده ام از ان ناز
 آ ز زوی ره و راز آرد
 آ ز را در دل و دان دارد
 در و ز و آ که زاده ام دل ساید
 از و رون دور در اادت دان
 دان که آن آ ز زوی دون داری
 روح او را که درون آور
 آ ز را آه روی زرد داری
 آ ز زوی در رم روان در رم

| | |
|--------------------------|-----------------------|
| اذا نزل زواری درون زاری | وام دورا روش حل زاری |
| دارم آن دل که ز او دورا | آه از دور و دورا دورا |
| آه از آن آرزو که داغ آذی | دل که دورا آه فدواری |

آرام دل زار که درد و داغ را زود و دروش ادب دان را
 ذوق آزادی از راه ادب دور آورده - روی دل در او را
 راز زاده آرزو آورده که دوزخ و دوش را از ذوق درون
 داغ دارم به ادراک روش درد و داغ آن از زوئی و دوزخ
 دارد - ده ده ای و ارث درج دوری و درم دژم ارک
 روح ادراک در قهره فره آن اوزان را دور آورده
 دور را دارد و دل را از ادراک را دور آری از دوری و
 و ارغی را زرب دور و دام درم به آواز آوران ادراک
 دروی آوان زنا و روی فدوادی که آزاره دل و ازاده
 روان دور راوی - راز و درون را در و س آب آورده
 دور راه روی و از آن آوری و اناق روزی ده و داد
 دوران را در ادراک آورده و دور و درون را در و از نه

دراز بپود و دوزره دوزه در او باقی آورده و دوش داده
 او را که را در دل و راز را در ورون آزرده آوردن که او را که
 راز را از ورون دل در راه دزدان دادن ای دارا
 دوران آن داور آزرده روان را در و دور داری دارا دام
 دوره ازاده و دل غ و دور و ازل زوده زوده داره و
 آوازه دارا را که دار و نمانده اے داور را دوی دای
 دور - و رش را درم دار و اے دور و

تاریخ

| | |
|--|--|
| <p> در طبقه نهان کرده و صد مافه تانما با فرقه خوشید سهیل است نمودار یک ساغر گر زنده بود از شئی عطار کلکش نه بیان است که بستر آزار آن مهر و خشنده و این لیک بر قفا این را بد و صد گوهر جانند خردار ان نخل عمل باشد و این نخل شردار </p> | <p> دیوان مهاباج که از مشک فحش فکرش به بین ماند که از جمله بر جیش این کوهر تاننده ز صبهها معانی معنی است بالفاظ که قبرست به بین آن ماه فرزند و این حور خرامان آنرا بد و صد کیسه دل شتیر مانند آن در عدن دار و این گوهر کافی </p> |
|--|--|

آن نور شبستان بود این ناز و بستان
آن صولت کو دارد و این بطوت رحم
این نظم عجب نیست که از تیغ فصاحت
و ان ملک سر شد چون حافظ شیراز
عرشی بنین کرد خیال بن یانچ

آن باد بهار آمد و این آب که بار
آن شوخ فسونگر بود لغبت سنجار
تسخیر کند ملک هند گفت
بخشد بلب قد قشای بت عیار
ماتف رفک گفت که چشمه گفت

وله

در بگزوری در حق داری
تایخ نوائے این نوائین

هر فار و خسی که بود فستم
هر چشمه فن شعر گفتم

چکیده قلم بلاغت رقم نایب سیمیل شاعر بے بدل رشک بخشی
طوسی مولوی محمد عبد الجبار خان آصفی نظامی سر رشته دار
محکمیت اعلی حضرت بندگان مالی خلد الله ملکه و سلطنت

بسم الله الرحمن الرحيم

الله الحمد که کلچین اندیشه از سر در بوائے سپهرن گریبان آسود و
بهار تازه رنگین خیالی به رخ نگاه شوق در گلزار جاوید رنگینی کشود
الله الله این گلزار است یا بیکده سرچش امانت که موج گلشن رنگ

هیچ صبا بدماغ رسائی تا مل طوفان ز گنبد، - چو م شقاقتش مانده
 پیاله های باوه ارغوانی بشکست لشکر خار جلوز میر - هانا امروز
 روز وصله آزمائی میکده آسمان معانیت - و انداز طرف دریاکشا
 کیفیت روحانی که حرفیانی که از خمیازه پیرائی خار عمر با بوسه لب
 ساغر فشکند و از اودام دروسا گمین زمانه در خیال عشرت برخ
 طبیعت بستند بعدا نوشتن این باوه مر و افکن نگ رخ باختند
 و از اندیشه سیل خرامی نشه اش بیان سواران آب از بجگی
 سپر انداختند انداختند که ساقی در یادشگاه را با خوش مشربان خوش
 التفاتیت که اگر نگامه صد محشر غبار تفرقه انگیز و بدست فیض
 چشم دوخته اند - و اگر شورنهر قیامت نمک فتنه ریز و از آتش
 مهر گرمی خیالش بکباب رسائی ذوق رخ بر افروخته اند - یعنی
 مرغوش نشه شوکت و مانع کیفیت رسیده دولت طغرافشور -
 ظهور ظهور اوجی خیال مهر کمال شوکت شان حشمت نشان
 اسیر شوق شیدا ذوق نظیری نظیر عطار و دبیر ظهیر سخن نصیرین
 مربع نشین چار بالش عظمت طراز و باوه امات گوهر اکلیل

دانش فص خاتم بنیش آفتاب اوج اقبال - سپهر رفت کمال
 اختر برج تفاخر عالیجناب مہاراج کشن پرشاد بہادر کہ در پرتو
 خمار انگیز چہلشتہ اقبال و کمال ہنر و دہلاداشتہ و حیرت افان
 بزم سخن را بجام پیانی افادت و افاضت خشک لبہ نگہداشتہ
 کمالش برہان تجمل نفس انسانی و علم فصاحت و دلیل شرف ایمان
 بنوائے مدی خوانیش سرسنی عراقیان قیامت آثار و بصدا
 نور و زعجش از دست افشانی ترکان قنہ محشر آشکار از ملاحظت
 گفتارش ہندیان کان ملاحظت بزخم جگر انپاشتند و از
 سرگرمی بیانش عجیبان شعلہ آتشکہ در سینه سوختہ کاشتند
 ہر حرفش افکندست سوز انگیز و ہر کلامش شعلہ آیت تجلی خیزد
 آتش طبع آتش چندان سرگرمی نداشت کہ بہ حجر دروزگار پسین
 اثر نمود ہندیش دیدی و شعلہ فکر شعلہ را دم سردے زمانہ آن قدر
 نگذاشت کہ از دود و غیر بنیش و شگاہ سنبیل و ریحان چیدے
 از مطلق آبدارے گوہر الفاظشن دل بحر اسیر گرداب پریشانی و ان
 رشک رسائی زلف منہایش طبع سودا و ایتس جنون جولانی

در جزیره هستی زمانه قلم قضاوت قضا بر صغیر نام ناخ از بیشتر لغی
 انشا و یوانش صغیر است که در سر خلیل جز سودای جسمه
 فروشی نمی چید و در دل مومن غیر موائے عشق تبار خیالش
 نمی تجدد یا عود هند بست که آینه شایان کعبه کلبه پارسه
 و شگاه و بالا نگت خوش هر گوشه چیده با زنگین نغمه لیلی است
 با جوش بهار افسون بهر گلی خود میدید یا پر زو ریت که بشیشه افلاک
 نازک افسون خوانی ماروت فن زمانه حمله آراسته یا خیل غلات
 که بهوائے حلقه کند صیاد و حشیان مضامین بچو لان شوخی بر خاسته
 یا آتش که سر گرمی خیال سمندر شربست که در جنت آتش که غم
 و شگاه خوش چیده است و سر گرمی خیال دیگر گرم نقصان را با تشر
 پرستی مضمون گرم خود کشیده باند شلوغ است که بروایح عرب
 عجم و هند مترنج گردیده بهر دماغ پردی نارک خیالان بو
 کیفیت تازه میدید بهما شایسته شگول که بچشم نیم باز و ایر
 ساغر کیفیت جنون دوری پیوده و از آبرو دے کشیده حروف
 جوهر شوخی برق عرض نموده نقطه های افشانش شکست رویه

بجوہم آوردہ و حروف چشمہ دارش آباب رسائی گشتی ہلال طوفانی
 بپاک کردہ - بہ مقامے کہ صدائے در و بلند است شور قیامت
 پنبہ سوز اسرافیل است و بجائے کہ پیام وصل عرش کند است
 یک فسخ نویدش جبرئیل - سرخی عنوان گواہ خوزیری تیغ بگاہ
 محبوبان - و شکن نامہ شادان شکست عہد خوبان - متانت
 عبارات آثار ثابت قدمی عشاق - و سیر شم اختلاط الفاظ
 و معانی نشان خونگر می ارباب وفاق - شوخی کلمات نشتر غمخوار
 شفاک - و صفائی مضامین سادگی حسن پری چہرگان بیباک

| | |
|--|--|
| حریفانیکہ از مستی بچو شدند مے مغرورہ غرور معالی ازین مے طرفہ نیزنگ آشکار است مے کہنہ و لے تازہ رسیدہ است ازین مے گر کند یک جرعه خمر ورین مے ز اہتر از ذوق مستی چہ ہستی ہستی جاوید بانی | مے راجہ کشن پر شاد و نوشند فروغ و ید جام مشالی کہ از رنگش نفس موج بہار است بجام ہم فلک ز گمش ندیدہ است اناحق از لبش چرشد چو منصور بود کیفیت آغا رہستی بے نشانند کمال عنوشانی |
|--|--|

همی بینم جهان ساقی پرست است
 بهمانا از سخن شد شاد و ساقی
 بیا اعراس پرست بزم گفتار
 تعالی اندازین دیوان رنگین
 ز ترکیبش غاصر مختلط شد
 ز تسبیحش چو بلبل لب به بند
 گهر و جنب لفظش پاره رنگ
 چنان باشد فروغش در بطن لب
 فصاحت موج بجز گفتگویش
 ز تبلیغش خرد آئینه پرواز
 ز طبعش موج بحب شنوی زد
 قصاید نیست معراج کمال است
 غزل خیل غزالان را کنند است
 چو از مرگان ترکان جنت آماج
 پے سیل خرام نازستان

بنزد قشهر کسے ساغر بدست است
 معانیش بود صیقل باقی
 ستان جام از صراحی هم برادر
 به نظمش دیده شد و امان گلچین
 ز ترکیبش طبایع مزبیط شد
 بروست باغ امکان گل خنزد
 ز رنگینی معنی لعل سیرنگ
 نماید پیش لفظ او کو اکب
 بداعت جوش اعراق غلغلیش
 بیان در سر سیه خوبانید آواز
 که مضمون جوش طوفان نوی زد
 رسول این شرف اوج خیال است
 رم شوخی معنی پای بند است
 دل خارا نماده رخه محتاج
 ندید بهر ذل و حشت پرستان

| | |
|-------------------------------|----------------------------|
| پیر خفاست خوبان کشیده است | قیامت هم بد نبالش سیده است |
| چو از نوش لب جانان سخن بر آید | سیحار انفس در سینه نباشند |
| چو شمع افروخت از دست جفا | زده آتش بجان پار سائی |
| چو ترک چشم خوبان تیغ گیرد | اجل مست آید و از ذوق میرود |
| اگر چهر است ز بهر مرگ جوشد | زبان از حرف تلخی میفرود شد |
| اگر وصل است از هستی نیست | نقش سرچشمه آب حیات است |
| عجب کیفیت ناز و نیاز است | نفس گریختن محو گداز است |
| چو این نشود از طغرای امام | مطر ز شد بحسن جلوه تام |
| تشاط از فکر سالت سینه پرود | ز اشک فات بشاد آینه پرود |

ریخت خامه ز من زمان و ابو یوسف و ویران منبع معقول
و منقول مطلع فروع اصول فقیهه عظیم العیدیل اویس جبریل
از یس نبیل خباب مولوی محمد عجیب صاحب فرنگی محلی وکیل
در بهاول و مصنف قانون شهادت و قانون حلف
و دیگر کتب عربی و فارسی

الحمد لله الذی وجب وجوده فی الایمان و اتفق تصورہ کل حین

في الآن تصديقه مستلزم لفلاح الدارين بمقتضى لقضاي الثقلين قيا^{سنا}
 نتج من مقدمات عرفانه وليس من اصغرو ولا اكبر الا انه تحت حكمه
 واحسانه والصلوة والسلام على رسولنا الذي القطع به تسلسل
 النبوة ودارت به دورة واير الهديت الـ يوم النشور فينا نه
 سلم العروج الـ مارج الكمال وتقرب حضرت رحمن الغفور ملك
 مملكة اسلا ننا ملك رقاب احكامناكم من اخلاق رويته وشيم
 زويته به صارت قابلية للتهذيب وكم من رصاص وجديد به عادت
 صالحته للتهذيب من اطاعة فكان صدره في صدر جنة الفردوس
 واهتدت به قبائل غير قنابيه كالحرج واللاوس وعلى آله واصحابه
 الذين بهم استنارت بهم دور عرفان البدا الفياض وكان لهم اتباع
 او امير بهم وبنوا وبنوا به تهي الاغراض فالله بهم صل وسلم على
 سيدنا وبنينا الهاشمي القرشي ابد الآباد وعلى اتباعه وانصاره
 واعلمه الامجاد والي يوم التكاثر وبعد فهذا عجب الديوان
 واغرب البيان فصيح سليس بليغ نفيس خالي عن الزلات والسقطات
 عارى عن التعقيد والمغالطات سمعت عن محاسن هذا المنظوم وادبها

و شناسد نامن افواه لاف و کید و مدح و مذهب و هو من نتایج الافکار امیر
 الاعظم و رئیس الاکرم مخلص به تشیرف للدولة و الاقبال مبین
 الامثال بالسطوت و اجلال کشف و قایق البدایع و عرف
 حقایقها صراف خزینه الصنائع و منبر مضاویقها الوارسیما
 و سبلة علی رزانتہ رائہ و آثار صحتہ فکرہ لا یحتمل من وفور
 ذکائمه فخلق نخلق ابتداء و جل بانواع بر و حسان جامع بین
 الصفات الجمال و الجلال و الشجاعت و الفیضان زینة المجاس
 و المحافل زبدة الاقران و الامثال جناب راجہ کشن پرشاد بہادر
 پیشکار اداہم اللہ اقبالہ و بلغ اللہ الی ما یتمناہ و اجلالہ بالغرۃ و اعلمت
 نافذ القضاہ و القدر و خالق الیل و النحر و الحرمتہ افضل الانبیاء
 سید البشر و آلہ و اصحابہ کالنجوم و الدرر مادامت الصفا و الکدر۔

ریختہ خامہ اعجاز ہنگامہ شاعر ظہوری ظہور نظیری نظیری
 جناب منشی محمد عبدالقدوس صاحب التملص بہ قدسی
 شاگرد و برادر کہین ملک الشعراء ساسان ششم الباقاسم
 مولانا فضل بہ صاحب عرشی نجلہ

بنام خداوند آمرزشگر

سپاس یگانه مانا نایزدان را که لپست و بلند آفرید و نادان و خرد
 مهر و شان را علل شکر خند داد و نونها لان را شاخ برومند نه
 آغازش را آغاز - نه انجامش را انجام - بے همه و با همه و همه
 رخشد و با همه ماند و بے همه باشد و دور و مار را روزی داد و نور
 و نار را چهره فروزی - خدایا ندانم چو نی و بکه شانی - که و کجائی کرد
 کرده تست نه فرشتگانست شناختند نه پرشتگانست - از سر فرازان
 سر فرازی - و از همه فرازی میکنی هر چه میخواهی - یک را کجاول
 گدائی بخش - و یک را اکیل شای چه گویم و کیا جویم حیرانم -
 سیدانی هر چه نمیدانم اگر گوشک سپهر است و گرفتیل
 ما و مهر برافراخته و برافروخته تست اگر پرستش کده
 براسمی است و گراور کده زر و دشتی ساخته و سوخته تو عهدین برادر
 آموزگارم مولانا عرشی مظهر العالی چنانکه در مثنوی لیلی
 مجنون می فرماید -

قتدیل فرور یک صحرا

اے مهر تو بر بساط عبدا

از حکم تو گل چراغ برکت
 نه خیمه آسمان کشیدی
 گسترده تست خوان دوران
 ای سیمه بدایت کار
 تابو و نمود بود از تست
 در راه تو اطق پاشسته
 هر ذره بهر تست بینا
 از مهر تو سنگ کان ز رشد
 مهر گریست چونور پاشد
 گل گوهر شب چراغ گردد
 از بیل بدجله با که جوش است
 از سوز تو سنگ را به گوهر
 داراے درونی و برونی
 کنیت یقین نوشت نه توان
 دریا به سبوح چگونه گنج شد

هم لاله زمل ایان برکت
 بی چوبه در لیسان کشیدی
 هم سر کشد و هم سلیمان
 ای تکلمه نهایت کار
 پیدائی هر وجود از تست
 هر گام مست عصا شکسته
 هر قطره به فیض تست دریا
 قطره بنوال تو گهر شد
 صد برق بفرق طور پاشد
 آتش به خلیل باغ گردد
 شور تو مسلم خروش است
 صد نعل باتش است مضمهر
 وانا برونی و درونی
 این ره بقدم نوشت نه توان
 صحرای بکد و چگونه گنج شد

رایت شرف آدم زادگان فرار لنگر خوش افراخته و بناطه
 از انبیا مان بے نیازم ساخت تا گهر ماے سپاست تبار سخن
 سفت آید و ناگفته ناگفته - درون به فروغ پاستی مہر سخن غاورستان ^{است}
 و اندیشہ بفرادانی نشاء معنی خستمان - ہر جا کہ گل مے بالہ
 بلبل مے مالہ - سر و سر میکشہ - قمری ز مر مہائے میکشہ
 من کہ بناطہ نادہ راے آب خضر در دہن دارم و چشمہ ^{کوثر}
 بساغر سخن - چون سخن بنجیدہ و روان پالائے از نہان خانہ
 ضعیفتری بخرام طاؤس و رقتار کبک وری چشم آید ستم است
 اگر زبان سخن سرائی بجلق خامشی نشیند و زبان ستایش نکشاید -
 دیوان امیر نامور مہاراج روشن گہر کہ نخت و اختر پیشکارش
 و اقبال و دولت غاشیہ بردارش باد بہ کالید چاپ و آید
 و قدسی سخن سر کہ مشک پنیر قلش ختن ختن طلبہ ماے مشک
 مے پاشد خاموش باشد سلم عنبرین رقم راجہ ما کہ جان نجستہ چم
 در کالبد گفار مبدد و پاکیزہ بار بدش در راز شگافی و نہان
 و ریابی بر فراز حصار ز مروین نہ طارم مے رسد - بر ماے

در بانش و فروش اندیشه سر آمد روزگار - و از حلقه گفتار گستران
 ستوده ستوده یادگار است و از بهشت از گیتی آشوب بپاس داشته
 بکام و دگرش رساند بے آئینش پندار پروانش پشیمان
 روزگار تازه ویش را در ماکت پیشین فرزانگان پاشانی
 روزگار اگرش بگذرد - بهمانا بر این فرزانہ یکدند آفرینہا گستران
 نے - نے پندار را چہرہ دستی بکار سپد - گزشت از پیشینان -
 فرازینان ہم اگر چنین نجستہ گفتارش بشنوند بفرز پاپہ بون
 و در بانش فرو دیان از دور و فی انگیز بگردند کلکش درینختہ - بر بیع تازہ
 ارژنگ نامی بی رنگ ریختہ - کہ بجا گانگی دروش و تازگی بر سر دود
 شکر فی سخی گسری و پاکیزگی نہاد این نگار بستہ بہ پیشین
 بر سر و دانستی ندارد و خامہ شکفتی نگارش در پیکرستان سخن روا
 فیرب تندیسی بر تختہ گفتار نگار بستہ کہ دیدن بر نگارش پیموختی
 شاد - فخواست دانش خواستار اول نہا شکبایی سید ہر قدی
 بے نوا کہ گفتارش بیابان رسیدہ سیراخی بے خواستہ از بانش
 مے چکد و الایزدان این نگارین نور در اوراز روزگار کہ بکرا

نرسد بهایونی بار و آن فرزانه یگان امیر روشن روان را
به ستاد اقبال ازل آورد کام بخش کار و گار وار و گار

| | |
|--|---|
| چون به فرمان راجه باؤل معنی تاناک در الفاظ یا بالفاظ معنی روشن دید چون روے شاید معنی کاروان فصاحتش وار و چون رآید سبیل تعنیفش برهواز و زجوش سور و سرور کلاک قدسی نشست تا بخشش | طبع گردید تقسم پاک جناب نیرے هست در حجاب سحاب شاید هست هست بر کشید نقاب گفت دل افی نه لعل حجاب صد شعر طبله تا غنیر ناب ز آسمان خیال چون جناب تاج خود آفتاب عالم تاب سخن شاد گوهر ناب ۱۳۰۹ |
|--|---|

ریخته خامه عنبرین شامه مخمور یگانه و یگانه زمانه جناب
مولوی میر حشمت علی صاحب حیدر آبادی میر نشی محکمہ
ناظم صاحب پٹہ خانجات ممالک محروسہ سرکار عالی
شاگرد جناب حیدر حسین خان صاحب مرحوم جناب علی صاحب اہم

تشریف لکھنؤ میں کیا خدا کی اور نعت رسول کبریٰ کی

ہزار ہا شکر ہے اوس مخلوق عالم کا جس نے کن سے کائنات کا
جلوہ دکھایا۔ اور کتنا بڑا احسان ہے اوس بادشاہ مکرم کا جس نے
ہم کو اسی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نبایا ہی ہمارے دلوں کو روشنی چراغ ہدایت اور پیر دی صحابہ
کرام و ائمہ اطہار سے منور کیا۔ ہمارے جہنم کو بادشاہ اولی الامر
اہل اسلام کی اتباع کا فرمان دیا۔ وہ بادشاہ فرید دن فرخ پرورد
دارا شوکت جمشید حشمت جو خاندان آصفی کا چراغ روشن ہے
اوس کا خطاب و نام مبارک نظام الملک آصفیہ نواب
محبوب علیخان بہادر والی دکن ہے۔ خداوند ملک و سلطنت

سیر محبوب علیخان گوہر کان دکن
ہے عروج آسمان جاہ دیوان دکن
شیر سے چشم رہنمائی نور الان دکن
کاخ کسرا سے ہے برتر طاق دیوان دکن
کان زر کہتا ہے پلو میں بیابان دکن

خلفہ میں تیری ہی یارب یہ سلطنت دکن
شیخ جو درخشا ہے بادشاہ نامدار
کیا لکھنؤ اوصاف انصاف شایع تھا
چشم معمار فلک کو کیوں نہ چیرنی کا
ہر شے بیولا پہلا ہر اشرفی کو پہل

| | |
|--|------------------------------------|
| کیا تعجب ہے جو وہو کا خلد کا زاہد کوہو | کم ہین بین حور و علمائے سینان و کن |
| ہو عاشقت کی یارب شکر تازہ رک | رونق و سرسبزی گلہا خندان و کن |

اللہ اللہ کیا شہر اور کیا شہر یار ہے۔ کہ جس کے دربار میں ہمیشہ
 علم و فضل کا گلشن پر بہا رہے۔ ہر گہری علماء و روزگار او شعرا
 نامدار حاضر رہتے ہین۔ ادنے ادنے شخص یہاں کے اپنے کو
 فصحاء و بلینگ کہتے ہین۔ گرم بازاری شعر و سخن بدرجہ غایت مشہور ہے
 جس کی شہرت نزدیک و دور ہے۔ اگرچہ کہ طبقہ ادلے میں
 حضرت نواب مغفرت آباد آصف جاہ پادشاہ المتخلص شاکر۔
 و راجہ راجایان مہاراج چند و لعل شادان و شیخ حفیظ صاحب حفیظ
 و خواجہ نصیر صاحب دہلوی کا و کن کے شاعر و نین شہرہ عام تھا۔
 اور طبقت ثانی میں جناب حیدر حسین صاحب حیدر اور جناب
 شمس الدین صاحب فیض گنجور و غیرہ کا نام تھا۔ مگر الحمد للہ
 فی الحال طبقہ عالیہ میں بھی قدر وافی سے ہمارے نکل اللہ کے
 عروس سخن جلوہ دکھلا رہی ہے۔ اور ہر طرف سے مددائے
 شعر و سخن کا نین آرہی ہے حیدر آباد و غیرت ہندوستان

بن گیا ہے یہاں کی فصاحت زبانی پر وہابی کا گمان ہو گیا ہے
 میرے سخن کی اگر صداقت منظور ہے۔ اس گلہ تہ باغ شاد کی
 سیر کیجئے۔ اور چشم انصاف سے ہر شعر کو ملاحظہ فرما کر دواؤ
 سخن دیجئے کہ ہمارے مہاراج تو اس بلوغ جوانی و گل مراوند گانی
 معدن وجود و سخا محض علم و حیا خلاصہ خاندان ذی کمال چراغ
 و دودمان راجہ راجایان مہاراج چند و لعل پیشکام خسر و ملک
 حیدر آباد امیر ابن امیر راجہ کشن پرشاد بہادر شاد نے کس
 روش سے ہر گل مضمون کو باغ سخن میں جلوہ گر فرمایا۔ کہ جسکی
 سرسبزی و تازگی سے ناظرین نے شمر لطف اٹھایا۔ اگر اس کی
 شادابی پر ہمارے کو صبا و نسخ ملاحظہ کرتے دہن قطارہ کو گوہر
 لطافت سے بہرتے۔ اور خواجہ حیدر علی آتش اس گلزار
 خلیس کے وصف میں گرم زبان رہتے۔ سوز و میر اس کے
 سودائی بن کر سوز دل کا صدمہ دل پر بہتے۔ اس کلام کی
 تعریف میں زبان لال ہے اور اس کی وصف میں نقص اپنا
 ظاہر کرنا عین کمال ہے لہذا اس کے وصف میں توصیف سے

گذر تا ہون اور ایک قطعہ تاریخ لکھ کر ختم کلام کرتا ہوں۔

| | |
|--------------------------|------------------------|
| ہو جب طبع بہ گلدستہ نشاد | بجز عمدہ باشان بلاغت |
| کمی حشمت زیوت تاریخ ادبی | چہا دیوان نشاد این قوت |

قطعہ تاریخ از کشتن بعن جوینہ داماد جناب امجد کرداری پر شاد و بہادر
باقی تخلص

| | |
|---------------------------------|--------------------------------|
| دیوان شاد طبع بشد خوش ویرن زبان | باقی ہمیشہ باد در آفاق نام شاد |
| از صدق دل بخت کشتن بعن سال او | لمہم رغبت پذیرا کلام شاد |

قطعہ تاریخ از جناب محمد عبد الوارث خان صاحب جاگیر دار
وارث۔ صدر ناظم دفتر نمائی چہرہ جا بانگاہ نو اب
شمس الامیر اکبر خورشید جاہ بہا مذ طلہ العا

| | |
|------------------------------|------------------------------|
| چہپ گیا دیوان کشتن پر شاد کا | اب مہیا ہو گیا سامان شاد |
| رنج کو وارث جگہ ملتی بنین | بہر گیا ہے عیش سے سامان شاد |
| جس کی تو تاریخ مین بھی بوجیش | شاد ہون مین دیکھ کے پلو اشاد |
| ۳۹۵ | ۹۱۱ ۹۱۱ ۹۱۱ ۳۹۵ |

ایضاً

| | |
|---|--|
| طبع دیوان شاد شد و آرت | بدل آمد نشاط رفت طال |
| من چو دیدم کلام آن دشمن | نور چشم سخن نوشتم سال ۱۳۰۹ |
| قطعه تاریخ از محمد سراج الدین صاحب شکور فرزند خود محمد شکور صاحب مرحوم شاگرد جناب شمس صابری آبادی | |
| اندیزین آفتاب چو شد مطبوع طبع | این کلام خوشتر از فرمان شاد |
| گفت سال انطباع او شکور | شدر شد طبع دل دیوان شاد ۱۳۰۹ |
| قطعه تاریخ از تاجیک شاعر بنی بدل جناب محمد امیر حمزه صاحب امیر مددگار میرنشی محکمہ نظم صابریہ خانجات | |
| کیچے سیر باغ شاد کی خوب | ہنیں ممکن کہ ایسا دیوان ہو بار در شاد کا گلستان ہو ۱۳۰۹ ۱۳۰۹ |
| قطعه تاریخ از مولوی محمد عبداللہ صاحب داروغہ آئینہ خانہ پیشکار سرکار عالی | |
| چون این عروس زیبا پوشیدہ ریلویم | از سیر باغ حشمت ماند گل شکفتم دیوان شاد گشتہ مطبوع طبع گفتم ۱۳۰۹ |
| تاریخ انطباعش از عبدالمنسرت | |

قطعه تاریخ از طبخ از جناب محسن اعظم صاحب منشی حکیم صدر تعلقه داری

علاقه پیشکاری

| | |
|--------------------------------|------------------------------|
| شد طبع چو دیوان چهار اوج بهادر | گویم اگرش انوری دهر نیرید |
| از بهر سنش خامن احسن اعظم | اشعار شکر ریز شد طبع رستم زد |

قطعه تاریخ از جناب منشی اسحاق بیگ صاحب مددگار جناب
حکیم اکمل مولانا شمس الدین بیهار

| | |
|---------------------------|----------------------------|
| بفضل نهادند ایزد تعالی | چو شد طبع دیدان آفتاب نعمت |
| ز فرط خوشی ساقیا عرض کردم | سن الطیاعش گلستان حشمت |

قطعه تاریخ از جناب محمد حسین صاحب شاد و رقم خوشنویس
علاقه پیشکار سرکار عالی

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| از غنایات کریم کار ساز به نیاز | من طبع شد چون کلام راجه عالیجناب |
| ای حسین از بهر سال او سر خوش گفت | خوش بگو اگر دیده ایدل چالانامی |

قطعه تاریخ از جناب ام ادمار صاحب آزاد علاق و دار پیشکاری

| | |
|----------------------------|----------------------------|
| چاپ چون گردید زیبا باغ شاد | چشم از دیدش شاد و ناز |
| عرض کرد آن او خوشدل سالاد | طبع شد دیوان شاد و سر فراز |

قطعه تاریخ از بلیش شاه و سخندان مولوی محمد عبدالمنان صاحب
صیغه دار عدالت محکمه ناطقه حاج

| | |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| راجہ عالی گہرا جگشن پر شاد شاد | داد حکم طبع این دیوان نعت اقباس |
| ای محرم مصرعہ تاریخ طبعش عرض کن | شاد ایمان شد کلام شاد مطبوعہ انار |

قطعه تاریخ از یک تار عرصہ سخوری مولوی محمد عبداللہ صاحب
عرفہ حاج الدین صاحب قاضی زادہ تعلیم تہری ضلع برہنی

| | |
|----------------------------------|------------------------------|
| طبع شد دیوان شاد از فضل داد کریم | زین نوید نعت افر گشت خوش این |
| گفت فاروقی بسال الطباعش فی البیہ | نسخہ زیبا شد مطبوعہ اہل زمن |

قطعه تاریخ از طوطی شکریستان معنی پروری جناب میرزا بابعلی صاحب
زور صیغہ دار محاریرہ خانہ عامہ سرکار

| | |
|---------------------------------------|--|
| اطہر نامی بن ایک شاعر میرا جناب | ہے محبت پر محمد ادرک جو کامل اعتقاد |
| یک بیک اگر انہوں نے یوں کہا اصرار | چاہتا ہوں شاعری کی میں مقرر تجھ داد |
| ذی کمال و پیشکار حیدر آباد کن | تاج فرق شاعری و زیب نکتہ کیقباد |
| آج وہ چھپو تو میں دیوان انیا یا گدا | تو بھی کہہ تقریظ اجی ہمارے دنیا میں یا |
| بزرگچہ کہی نہیں تقریظ تھی تہمت جو حکم | ہے فقط سوزن طبعیت بن نہیں ہوں |

| | |
|--|--|
| طبع کی زبردور وجہ آراستہ پیراستہ زور نے لکھی ہو کیا تاریخ مطبع چنان | ہو گیا روشن کلام راجہ عالمی شاد چپ کیا اب داو دیوان کش پر شاد |
| بخوش فکری جناب سیتل پر شاد | صاحب خرم تلمیذ جناب فیض خرم |
| عجب میر سخن راجہ کشن پر شاد ہیں کیا کلی خرم نے یہ تیاری دیوان کی تاریخ | افضل قلع درابن خوش انشاد وہ وہ ہو دیوان ناو شاد کا تیار وہ وہ |
| و لہ | |
| جب چپا دیوان راجہ کشن پر شاد کا خوب خرم نے کھی خوش ہو کر تاریخ طبع | ہو گئے انجم شمار اوپر چپ کیا اسکا کیا چپا دیوان شاد میر شعر آ چپا |
| از طبع اذ جناب محمد راج الدین جہا منہ جدار | |
| شد چو مطبوع زمان از فضل حق از پے تاریخ او با صد خوشی | خوش کلام شاد والا مرتبت تاج گفتم بوسان معرفت |
| از طبع اذ جناب سید اعظم احمد حسینی صاحب اطہر مدو کار محافظہ دکن خزانہ عامرہ و خلف الصدق شاعر از گنیا امولانا افسر صاحب مرم حیدر ابا | |
| جہا راجہ کشن پر شاد نے اطہر راج نے لکھا یہ سال | جب کہ چپوایا کلام طبع زاد وہ فسخ چپ کیا دیوان شاد |

تقریظ

یخته قلم مشکین رقم ناشر پیشانی شاعر اعجاز خیال لطیفی
 نظر فرزانه روشنگر فخر پیشینان جناب مولو
 محمد رفیع الدین صاحب فرید می هستم کتابخانه پیشکاری
 و قاضی زاده و محاسب زاده تعلقه پاتهری صنایع پریشانی
 سلمه رب برادر زاده و تمیز رشید سخور خاقانی دوران
 روکش طهوری و طغرا جناب مولوی حاجی محمد طغرا الدین صاحب
 صدر مددگار پشه خانه سرکار عالی

بنام یزدان

یارب ساغر مر دافکن کدام میگردد بگوش آمده که زمین سخن
 بیکه چشم ترک میفروش است - و انجمنان قلم و طهور نشاء هستی
 یک قلم باده نوش یکے را پائے شکب و توان از نیستی میلش فرو
 و یکے را دست از تندی صبا چون عضو ترش میلز در ایام
 گرم رفتاری طاوس کلک قنہ خرام در خیابان معنی آفرینی و بدله
 نگاری بستایش شاید بیست که نظر فربس حسن از آل و درش

فتنه فروغ قدسی جالیت که دیده حسن پرست معنی را
 از دیدن و گنجین نگاه را از گل نظاره چیدن باز داشته نگاه
 جادو پناهش که فسون بایلیان بکشمه چشم نیم بازش طرف
 نمی شود پلنگ بر بریست که در نیتان خفته و بخون گرمی جلالت
 صدمه درس عتاب بشیر گردون گفته - ناظره بدین فروزش
 حسن زاهد فریب و شاهدهی بدین فره فروغ از جمله ضمیر و نهانمانه
 خاطر که بدر نیامده کلک لا ابالی پوسه رفیعانست وقت آفرین
 هنوز بتامیش حسن خود سوزش بخش و نیامده که صد هزار
 برق ایمن بهر پیغوله آن مانده یخت که تا صورت میدن
 اسرافیل از کابیهی شمع و قالب هوش آید و باد و بزم
 هستی در اندام شان بجوش ندانی که آن شاید ناسید پرستار
 بدین رعنائی کیت و آن برق ایمن بدین فروزش یورست
 بدانکه آن مرقعه دشمن و اثر زنگ خود آموزی اشارت است
 بدیوان جناب شاد که در زبان یخت رخ افروخته و برق
 حیرتش خرمن فکر خنجران معنی بر بند سوخته و فلز دانی برق بجارش

از پرینز آدلان معنی که در نقاب الفاظ بروی مانی معانی بر سر و دوش
 کشیده بدین زیبائی زیبائی انجمن فروزند - و دیده بصیرت دوز -
 اگر تریخ خسرو و جام جسم را در قلم و آشکار پرتان چشم
 سر ندیده باشی این گنج باد آورده را بدیده دل نگیرد که از زمین تا
 آسمان آشکار بنگری و طوبی را بر زمین و خود را بر طوبی سوار
 بنگری - و ارم را چون مشتاقان جمال یار و رکشاده یابی و آب کوثر
 بساغر فتاده - عیشیان را بدان فره ازل آورد که محشوی
 به سیح و اراغی زمین و آسمان زمرسه پرواز بینی و سیدالانبیاء
 خاتم المرسلین را بر صفه قباب قوسین فراز سندانس با شفیقه خوشتر
 و راز و نیاز آن مایه فکر فلک پوئے که درین کشور سخن منجر آمد
 و بر هر گوشه و شمارسان نظر میکشاید سیاه آمیزه گمان میداند
 که این گفتار بگفتار او می ماند - این نامه آسمانی است که برین فرخ
 گهر و کشور سخن از فراتر عرش معالی فرو داده که صدره بر نهاده
 باکش از بلند نا نشان سپهر مقننس و رود آمده - نازم و نوکا
 خود و رسائے بخت رسائی جهانیان و ذره خاک با نشان دکن ملائک

که این چنین سخن بلند تراز کاخ حصار باخضر و این مایه روشن گهر
 سخنور گرامی نژاد و مہاراجہ نامور تارک امارت را افسر و عروس
 دولت راز یورشع و چرخ شہستان داوری نو بہار چہستان
 سوری بہر روزگار ما باشد و چنین قدسی نہاد ورین عہد بطلست
 مہد از آسمان رفعت فرو آید اگر لوائے بلند آوازی افراتشن
 خواہم و سر پر سخنوریش پایہ فراز فرق طوبے نہم و آب خضر
 بظلمات جویم و دہشت مسلم اول ارسطوی الہی و زبان سخن
 سراے روکش ظہوری و طغرا مولانا محلی مدظلہ دایم گیرم
 و اسرافیل صد ہزار سال از صور میدان باز ایستد و رفیعاے
 فریدی اندرین نور و روزگار از فرہ فرہنگ و فروزش نظم
 و پیناے خیال و تواناے فکر و گمانباے استقلال و پاکیزگی گوہر
 و دوشیزگی سخن و سازگاری اختر و پروہ کشای قلم فادر زری
 اندیشہ علوی خرام آن یگانہ فرزانہ لیلیک نگارش کشد و از
 نہانخانہ ضمیر با تامل و از انامل نجاسہ و از خاصہ نباسہ سپاراز
 دریا قطرہ و از خون دانہ نبرد اشته باشد نہالی نشاندن

و گسختانی نامیدند و از قطره آب دریا سبب پیش آوردن
 آسوزگارانه فطرت را گوش تابی دادن است و اساس شوخ
 چشمی و زمین سخن نهادن یارب این دیوان را بدیوانگده
 قبول و اجابت کده انجن آرایان معنی پیر نیز افرامه و این
 نگارین نور دانه نگار را بوالا سئ مشور رحمت و توفیق کرم
 پاشی بر سینه پیشکاری جلوه فرما کن ع این دعا از من و از خلق خدا آمین

قطعه تاسخ

آسمان است این کتابت می آید
 بد فروغ آفتاب نظم پاکش در نهان
 از فروغش طارم و وار را مانند زین
 اندر قیافه نریدی سال طبعش شد عیان

بهست مهر و ماه و پر دین تابان افلاک
 به چو مهر گنبد گردنده باشد و کسوف
 و از شمعش طبعه عطار را مانند الوان
 چاپ شد و یوان شاد از لطف و آواز

۱۹

آن مہاراج امیر اللہ
راحت جان خیرین شعرا
۹

طبع فرمود چو دیوان شگرف
گفت هاتف به فریدی سانش



211

2012

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

ن
علا

احمد شہ کہ باغ شاد من تیاج افکار

شاعر نازک خیال شیرین مقال مہاراجہ جشن پیر شاد شاد

بکمال حسن و خوبی یو طبع سہ آراستہ و پیراستہ کر کے معزز قدر و دانو کی قدر دانی کیلئے

ملاحظہ میں لایا جاتا ہے جس قدر نسخہ درکار ہوں ہمارے پاس سے طلب فرمائیے

جائیں مگر کوئی صاحب اس کے طبع کا قصیدہ حصول جازہ جیہ مصنف

نہ فرمائیں والا یہ فائدہ فائدہ کے عین ضمن حقانون

سہ کار نقصان اٹھانا پڑیگا

المشتہد

محمد رفیع الدین فیروزی

نکارہ ایشکاری

Checked
1987